ابنِ صفی

جلد نمبر
36

جاسوسی دنیا

106- خونی ریشے

107- تیسری ناگن

108- ریگم بالا

جاسوسی دنیا

جلد نمبر 36

106	خونی ریشے
107	تیسری ناگن
108	ریگم بالا

ابن صفی

اسرار پبلی کیشنز

الکریم مارکیٹ، مین کبیر سٹریٹ

اردو بازار لاہور۔فون : 7321970 - 7357022

جملہ حقوق محفوظ

اس ناول کے نام ، مقام، کردار اور کہانی سے
تعلق رکھنے والے اداروں کے نام فرضی ہیں۔

پبلشر..........خالد سلطان
پرنٹر............یمانی پریس

سیل ڈپو: عثمان ٹریڈرز
الکریم مارکیٹ، مین کبیر سٹریٹ
اردو بازار لاہور۔فون : 7321970

جاسوسی دنیا نمبر 106

خونی ریشے

(پہلا حصہ)

پیشرس

''خونی ریشے'' تاخیر سے پیش کر رہا ہوں۔ کراچی کی آب و ہوا کو اب کچھ کہنے کو جی نہیں چاہتا۔ لہٰذا جب بھی کسی کتاب میں تاخیر ہو..... اسے تبخیر معدہ کا نتیجہ سمجھ کر بیچارے مصنف کو اپنی دعاؤں میں یاد کر لیا کیجئے.....!

بہرحال یہ کتاب لکھی گئی اور آپ کے ہاتھوں میں ہے! ایک دن اور ایک رات کی کہانی۔ دیکھئے اس رات کے گریبان سے طلوع ہونے والا دوسرا دن آپ کے لیے کتنی دلچسپیاں لاتا ہے۔

فریدی اور حمید کے سلسلے میں ایک طویل داستان کی فرمائش عرصہ سے کی جا رہی تھی..... بہتیرے پڑھنے والوں نے تو پچھلی کتاب ''دھواں ہوئی دیوار'' کے متعلق ہی تحریر کیا تھا کہ اس میں ایک لمبی کہانی بننے کے امکانات موجود تھے۔ پھر اس کا گلا ایک ہی جلد میں کیوں گھونٹ دیا گیا.....!

اس سلسلے میں کیا عرض کروں.....؟ پڑھنے والوں میں دو طرح کے اصحاب موجود ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ چاہے کچھ ہو کہانی ایک ہی جلد میں ختم کی جائے۔ دوسرے کا کہنا ہے کہ کئی جلدوں میں پھیلی ہوئی کہانیاں زیادہ دلچسپ اور بھرپور ہیں۔ لہٰذا ایسی ہی کہانیاں لکھی جائیں.....!

تو پھر بتائیے کیا کروں.....؟ اس کے علاوہ اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ کبھی آپ کی فرمائش پوری کروں اور کبھی کسی دوسرے صاحب کی..... اپنی مرضی کو دخل دوں تو سننا پڑتا ہے۔ زنگ لگ رہا ہے آپ کے قلم کو..... شعلوں کے سیٹ والے ابن صفی کو آواز دیجئے.....! درندوں کی بستی والے ابن صفی کو پکاریئے..... آپ اتنے مولانا کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ بڑھاپا شروع ہو چکا ہو تو اللہ اللہ کیجئے! وغیرہ وغیرہ.....!

اچھا صاحب.....! خونی ریشوں پر نظر رکھیے گا.....! ہو سکتا ہے۔ انہی کہانیوں کی یاد تازہ ہو جائے جن کے حوالے آپ اکثر دیتے رہتے ہیں.....! ویسے آپ مطمئن رہئے اگر بڑھاپا شروع ہو گیا تو آپ کو اس کی اطلاع ہرگز نہ ہونے پائے گی کیونکہ براہِ راست ملاقات تو ہوتی نہیں.......

بیس سال پہلے کی تصویر مرتے دم تک چھپواتا رہوں گا۔ آپ میرا کیا بگاڑ لیں گے۔ والسلام

ابن صفی

۲۹-۹-۸۰

پُراسرار ماتحت

برفباری شروع ہوگئی تھی۔ لہٰذا جیپ بائیں جانب کی ایک ایسی ڈھلان میں اتار دی گئی جہاں وہ برف باری سے کسی حد تک محفوظ رہ سکتے تھے۔

ان کے درمیان بیٹھے ہوئے آدمی نے خوش ہو کر کہا۔''یہ تو بہت اچھا ہوا۔ میرے خواب میں برفباری بھی شامل تھی!''

برفباری پر خوشی کا اظہار کرنے والا...... خلا میں آنکھیں جمائے مسکراتا رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اس وقت بھی کوئی سہانا خواب ہی دیکھ رہا ہو......!

برف کے ذرات لحہ بہ لحہ گھنے ہوتے جا رہے تھے۔ پھر چاروں طرف سفیدی ہی سفیدی چھا گئی!

وہ جیپ ہی میں بیٹھے رہے کیونکہ جیپ کے اوپر چٹان کا ایک بڑا حصہ سایہ کئے ہوئے تھا اور وہ برف کے ذرات سے کسی قدر محفوظ ہو گئے تھے۔

''آپ دیکھ رہے ہیں!'' دفعتاً حمید ڈھلوان سے سڑک کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ ''اگر یہ جگہ برف سے اٹ گئی تو اوپر پہنچنا کتنا مشکل ہو جائے گا!''

''پروامت کرو......!'' ان کے درمیان بیٹھے ہوئے آدمی نے جھوم کر کہا۔ وہ ہاتھ کو جنبش دے گی اور راستہ صاف ہو جائے گا......!''

''تم خاموش رہو......!'' حمید جھلا کر بولا......! لیکن فریدی نے اسے ایسے انداز میں گھورا تھا جیسے اسے اس کا یہ رویہ پسند نہ ہو......! حمید برا سا منہ بنائے ہوئے دوسری طرف مڑ گیا!

یہ تیسرا آدمی فریدی کا نیا اسسٹنٹ سب انسپکٹر واجد تھا......!

چھبیس ستائیس سال کا یہ بلند و بالا جوان ٹیکم گڈھ سے تبدیل ہو کر امر سنگھ کی جگہ پُر کرنے آیا تھا......!

حمید کی موجودگی ہی میں اس نے اپنے کاغذات کرنل فریدی کے سامنے پیش کیے تھے......اور مسکرا کر بولا تھا۔ ''خواب دیکھنا میری ہابی ہے جناب!''

حمید چونک کر اسے گھورنے لگا تھا کیونکہ خود اس کے علاوہ فریدی کے سامنے اس طرح زبان کھولنے کی جرأت اور کسی میں نہیں تھی۔ پھر اس سے بھی زیادہ حیرت اسے فریدی کے رویئے پر ہوئی تھی......اس نے مسکرا کر سر کو جنبش دی تھی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا!

اس کے بعد تو دونوں کے درمیان ایسی بے سروپا گفتگو شروع ہو گئی تھی کہ حمید بوکھلا کر کبھی ایک کی شکل دیکھتا تھا اور کبھی دوسرے کی......اور پھر ایک ہفتے تک وہ یہی سمجھتا رہا تھا کہ واجد کے روپ میں کوئی بدروح فریدی پر حملہ آور ہوئی ہے......!

وہ اس سے گھنٹوں بے سروپا گفتگو کرتا رہتا......اس دوران میں ایک بار بھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا تھا جب فریدی نے اس کی کسی بات کی تردید کی ہو......!

وہ کچھ بھی کرتے رہتے حمید کے کان پر جوں نہ رینگتی......! لیکن بہر حال اسے رینگنا پڑا کیونکہ اس اوٹ پٹانگ گفتگو کا اختتام اس نامراد سفر کی تیاریوں پر ہوا تھا......!

واجد انہیں کسی نامعلوم منزل کی طرف لیے جا رہا تھا اور اب وہ ٹیکم گڈھ سے بھی گزر چکے تھے!

حمید پچھلے واقعات پر غور کرتا رہا......سردی اتنی شدید تھی کہ اس کی ناک سن ہو کر رہ گئی تھی جسے وہ بار بار ہتھیلی سے رگڑنے لگتا تھا......! برفباری بدستور جاری تھی۔

فریدی کے ساتھ رہ کر حیرت انگیز حالات سے دوچار ہونا کوئی نئی بات نہ تھی لیکن یہ واقعہ سراسر دیوانگی کی پیداوار تھا......!

بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ واجد نے کہا کہ وہ خوابوں کی سرزمین پر ضرور قدم رکھے گا......آپ نے فرمایا ''ضرور! میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا......!''

اور بس سفر شروع ہو گیا......ٹیکم گڈھ میں وہ ایک دن کے لیے ٹھہرے تھے۔ حمید نے واجد کے متعلق چھان بین کرنے کی کوشش کی تھی......! اور اس چھان بین کا نتیجہ یہ نکلا تھا۔

واجد عام حالات میں ایک ذمہ دار اور سنجیدہ آدمی ہے لیکن کبھی کبھی اس پر دورے سے پڑتے ہیں اور وہ سمجھ میں نہ آنے والی باتیں کرنے لگتا ہے۔

حمید نے یہ چھان بین فریدی کی لاعلمی میں کی اور پھر اسے نتیجے سے آگاہ کرتا ہوا بولا۔

''سچ مچ آپ کا جواب نہیں ہے۔''

اس کا لہجہ طنزیہ تھا...... لیکن فریدی بڑی خوشدلی کا مظاہرہ کرتا ہوا بولا...... ''تفریح حمید صاحب......! معمولات میں تبدیلی ہی کا نام تفریح ہے......!''

''معمولات میں تبدیلی......!'' حمید کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی......!

''ہاں فرزند......!''

''کوٹھی کے پھاٹک پر سر کے بل کھڑے ہو جانے سے بھی معمولات میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہو سکتی تھی یہ اتنا بھیانک سفر کیوں؟ خدا کی پناہ...... سردیوں کا موسم اور یہ علاقہ!''

اتنے میں واجد آ گیا تھا اور فریدی نے حمید کو اس طرح گھور کر دیکھا تھا جیسے اس مسئلے پر اس کی موجودگی میں گفتگو نہ کرنا چاہتا ہو......!

حمید ٹھنڈی سانس لے کر تن بہ تقدیر ہو گیا تھا لیکن ٹھنڈی سانس لینا اور بات ہے اور ٹھنڈک کا خوشدلی سے مقابلہ کرنا اور بات۔ اس وقت تو اسے اس کے علاوہ اور کچھ یاد نہیں تھا کہ وہ کیپٹن حمید ہے اور اسے زندہ رہنا ہے۔

برف باری برف کا طوفان معلوم ہوتی تھی......! فریدی نے جیپ کے سائڈ کور بھی چڑھا دیئے تھے اور بار بار انہیں ہلاتا جا رہا تھا۔ دفعتاً اس نے حمید سے پوچھا!

''کافی پیو گے!''

''انگارے چباؤں گا......! مہیا کر سکیں گے آپ!''

''بالکل گدھے ہو......!'' فریدی مسکرا کر بولا!

''مجھے اپنے بالکل گدھا ہونے پر فخر ہے...... خواہ مخواہ مصیبتیں نہیں تلاش کرتا پھرتا!''

''اف فوہ...... کپتان صاحب......!'' واجد جھک کر آہستہ سے اس کے کان میں بولا......'' آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ آپ کی ساری کوفت دور ہو جائے گی!''

''بھلا وہ کس طرح جناب عالی......!'' حمید بھنا کر بولا!

''ابھی میں نے آپ کو اپنے خالو جان والے موٹیل کے بارے میں تفصیل سے کچھ نہیں بتایا!''

''آپ کیا بتائیں گے......؟'' لہجے کی خشکی بدستور برقرار رہی۔

اتنے میں فریدی برساتی پہن کر نیچے اتر گیا......! بات جہاں تہاں رہ گئی اور وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''میں ذرا اس چٹان کے پیچھے جا رہا ہوں!'' فریدی چیخ کر بولا۔ ''تم دونوں یہیں ٹھہرو!''

کچھ دیر بعد واجد نے کہا۔ ''ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میرے خالو کی بیوی بہت زندہ دل واقع ہوئی ہیں......!''

''خالو کی بیوی......!'' حمید کے لہجے میں تمسخر آمیز حیرت تھی!

''ہاں......اوہ اچھا......!'' وہ کھسیانی ہنسی کے ساتھ بولا......!''میں اسے خالہ نہیں کہہ سکتا......! کیونکہ وہ خالو کی دوسری بیوی ہے......! میری خالہ تو عرصہ ہوا مر چکیں!''

''اور تم انہیں اب تک خالو ہی سمجھتے رہنے پر مصر ہو!''

''پھر کیا سمجھوں......!''

''تمہاری مرضی لیکن موصوفہ کو بھی تمہیں خالہ ہی کہنا چاہئے!''

''شرم آتی ہے......! کیونکہ اول تو یہ کہ وہ امریکن ہیں......! اور دوسرے میری ہی ہمعصر ہوں گی......!''

''کوئی فرق نہیں پڑتا تم انہیں امریکن خالہ کہہ سکتے ہو۔ بچپن میں میری ایک بتولن خالہ تھیں اور پڑوس میں بھینس والی خالہ بھی رہتی تھیں ایک کو اُود بلاؤ والی خالہ کہا کرتا تھا...... کیونکہ اود بلاؤ ان کی کمزوری تھی......! امریکن خالہ تو شاندار لگے گا......واہ......خیر جہنم میں جھونکو خالاؤں کو یہ بتاؤ کہ تم ہمیں کہاں لیے جا رہے ہو!''

وہ حیرت سے بولا......''میں کہاں لیے جا رہا ہوں۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں!''

''کیا مطلب؟''

''مطلب بھی آپ ہی سمجھائیے......! پتہ نہیں بعض اوقات آپ کیسی باتیں کرنے لگتے ہیں......!'' واجد کے لہجے میں ناگواری تھی۔

''تمہاری بے تکی بکواس ہی کی بناء پر اس سفر کا پروگرام بنا تھا!''

''میں نے تو کبھی کوئی بے تکی بکواس نہیں کی......!''

''کیا تم میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو......؟'' حمید گرم ہو گیا!

''میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کس مزاج کے آدمی ہیں۔!''

''ابھی کچھ ہی دیر پہلے تم نے کہا تھا کہ تمہارے خواب میں برفباری بھی شامل تھی اور وہ اشارہ کرے گی، راستہ صاف ہو جائے گا!''

''میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی......''

''اچھا خاموش رہو......!'' حمید گرج کر بولا۔!

''عجیب آدمی ہیں آپ......!''

''شٹ اَپ......!''

واجد خاموش ہو کر غصیلے انداز میں دوسری طرف دیکھنے لگا......!

برفباری کا وہی حال تھا۔ آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن فریدی واپس نہ آیا واجد بھی خاموش تھا۔ کچھ دیر پہلے اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار تھے لیکن اب حمید محسوس کر رہا تھا جیسے اس کا ذہن ان تمام باتوں سے صاف ہو گیا ہو جو کچھ دیر پہلے شکر رنجی کا باعث بنی تھیں......! آنکھوں میں عجیب سی معصومیت نظر آنے لگی تھی اور خدوخال میں نرمی سی پیدا ہو گئی تھی۔

دفعتاً وہ حمید کی طرف مڑا......اور اس سے لپٹ کر دھاڑیں مارنے لگا۔

''ارے......ارے......!'' حمید پر بوکھلاہٹ طاری ہو گئی......وہ اسے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا تھا......لیکن واجد اس سے چمٹا ہوا زار وقطار روتا رہا۔

''ارے۔ او......میاں......بس ختم کرو کوئی بات نہیں......ارے بھئی......او بس بھی کرو!''

''وہ آرہی ہے......!'' واجد روتا ہوا بولا......''خدا کے لیے سائیڈ کور ہٹاؤ!''

''پھر وہی بکواس......!''

''میرے بھائی......میرے دوست......!''

''تم پاگل ہو......سو فیصدی پاگل......!'' حمید مایوسی سے بولا۔

''میں پاگل نہیں ہوں......! خدا کے لیے کور ہٹا دو...... میں اس کی آہٹ سن رہا

ہوں...... پلیز حمید صاحب...... حمید بھائی......!''

''ہو سکتا ہے تم پاگل نہ ہو...... لیکن اب میں ضرور پاگل ہوں جاؤں گا۔ حد ہے کوئی بے ہودگی کی...... ابھی کچھ دیر پہلے کیا بکواس کر رہے تھے!''

''میں کچھ نہیں جانتا تم سائیڈ کور ہٹا دو......!'' واجد ہچکیاں لیتا ہوا بولا۔ انداز کسی ضدی بچے کا سا تھا......!

''کور ہٹانے کا مطلب سمجھتے ہو......!'' حمید آنکھیں نکال کر دھاڑا۔

''وصال یار......!''

''برف میں دفن ہو کر؟ کیوں؟''

''برف نظر کا دھوکا ہے......!''

''اچھی بات ہے تو جاؤ جہنم میں......!'' حمید نے کہہ کر اسی کی طرف کا سائیڈ کور ہٹا دیا۔ نہ صرف کور ہٹا دیا بلکہ واجد کو بھی جو دھکا دیا ہے تو وہ نیچے جا پڑا۔

''کیا ہوا...... کیا بات ہے......؟'' دفعتاً فریدی کی آواز آئی اور پھر حمید نے دیکھا کہ وہ اسے اٹھا رہا ہے۔

اٹھا کر جیپ کے قریب لایا اور اسے اندر بٹھاتا ہوا بولا......''یہ کیا ہوا۔''

''دھکا دے دیا تھا میں نے......!''

''کیا مطلب......!''

''اگر آپ نے مطلب پوچھا تو اب خود کسی چٹان سے چھلانگ لگا دوں گا!''

''آخر بات کیا ہے......!'' فریدی بھی سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

''اگر یہ پاگل ہے تو بتا دیجئے......! اگر نہیں ہے تب بھی مجھے اس کا علم ہونا چاہئے۔''

''چلو چھوڑو...... تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہئے!''

''کیوں۔؟ کس لیے......!''

فریدی جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ واجد بڑبڑایا۔ ''اوہو...... میں بھیگ گیا ہوں شاید......!'' اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اپنے کپڑوں سے برف کے ذرات جھاڑنے لگا!

حمید نے اسے قہر آلود نظروں سے دیکھا اور پھر فریدی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''میں کسی ایسے غار کی تلاش میں تھا جہاں پناہ لی جا سکے!''

حمید نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی اور ونڈ اسکرین پر نظریں جما دیں......!

''برفباری کب تک ہوتی رہے گی......!'' واجد نے جیسے خود سے سوال کیا؟ کوئی کچھ نہ بولا!

وہ بڑبڑانے لگا...... ''خالو کا موٹیل زیادہ دور نہیں ہے......لیکن یہ مجبوری آپڑی ہے۔!''

''میں تمہاری خالہ سے ملنے کے لیے بہت بے چین ہوں۔'' حمید کا لہجہ زہریلا تھا۔

''آپ کو ان سے مل کر خوشی ہوگی۔ بہت خوش اخلاق ہیں......'' واجد نے مسکرا کر کہا......اور حمید اپنی کھوپڑی سہلانے لگا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ اسے واقعے کے بعد وہ اس سے اس طرح پیش آسکے گا۔

''کیا ہم یہاں سے بہ آسانی وہاں تک پیدل جا سکیں گے۔'' فریدی نے پوچھا!

''جا تو سکتے تھے......لیکن یہ برفباری!''

''تم اس کی پرواہ نہ کرو......ہم جیپ یہیں چھوڑ دیں گے......!''

''میں پیدل نہیں چل سکتا......!'' حمید بھنا کر بولا۔

''تو پھر شرافت سے یہیں بیٹھے رہو......!'' فریدی غرایا۔

اس نے دوبارہ سائیڈ کور لگا دیا تھا......!

''اچھی بات ہے جناب......!'' حمید سر ہلا کر بولا۔ ''میں پائپ پینا چاہتا ہوں۔''

''برف باری ختم ہونے پر......!'' فریدی نے خشک لہجے میں کہا......! ''ورنہ دھواں اندر بھر جائے گا!''

''اچھا تو پھر کافی پلایئے......!'' حمید نے بالکل کسی ضدی بچے کے سے انداز میں کہا جو کسی ایک خواہش کے پورے نہ ہونے پر فوراً ہی کوئی دوسری خواہش ظاہر کر بیٹھے!

''میں تم سے کہہ کر گیا تھا کہ اس کا خیال رکھنا......!'' فریدی نے کافی کا تھرماس اٹھاتے ہوئے کہا۔

''جی بہتر ہے......! اب خیال رکھوں گا......دودھ کی بوتل تیار کر لاؤں...... یا صرف چسنی سے بہل جائے گا!''

''حمید......! میں سنجیدہ ہوں!''

''کیا یہ گفتگو میرے لیے ہے......!'' واجد نے مسکرا کر پوچھا!

''نہیں جناب......! آپ تو گانٹھ کے پورے ہیں......! ہاں اب فرمائیے۔! وہ کتنی دیر بعد آپ کے لیے برف کی چادر ہٹائے گی......!''

''کون......؟''

''اوہ......'' حمید اسے خونخوار نظروں سے گھور کر رہ گیا!

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر آپ تھوڑے تھوڑے وقفے سے مجھ پر غرانے کیوں لگتے ہیں......!'' واجد نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں...... یہ اس کی عادت ہے......'' فریدی نے کہا!

''بُری عادتوں کا گہوارہ ہوں......؟'' حمید سرد لہجے میں بولا۔

''لو کافی لو......اب بکواس بند......!'' فریدی نے اس کی طرف کافی کا کپ بڑھاتے ہوئے کہا۔

دوسرا کپ اس نے واجد کو دیا تھا اور پھر اپنے لیے بھی انڈیلنے لگا تھا۔

''یہ جیپ اس برف میں دفن ہو جائے گی......!'' حمید بڑبڑایا۔

''فکر نہ کرو......!'' جواب ملا۔

اور حمید نے انتہائی درجہ کی جھنجھلاہٹ کے عالم میں سوچا کہ سچ مچ اسے کوئی فکر نہ ہونی چاہئے کیونکہ برف جیپ کے پہیوں کے لیول تک آ گئی تھی اور کچھ دیر بعد شاید وہ جیپ کا دروازہ کھولنے میں بھی دشواری محسوس کرتے۔

وہ زہر کے گھونٹوں کی طرف کافی حلق سے اتارتا رہا۔

کچھ دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ برفباری کی شدت میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

''کرنل فریدی کا اقبال....'' اس نے طنزیہ انداز میں ٹھنڈی سانس لی لیکن فریدی....ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو......!

کچھ دیر بعد برفباری بالکل تھم گئی۔

''اب نیچے اترو......!'' فریدی جیپ سے اترتا ہوا بولا......! اس کے بعد اس نے جیپ کے پچھلے حصے سے تین بیلچے نکالے اور ایک ایک بیلچہ دونوں کی طرف بڑھا دیا!

واجد نے بیلچہ ملتے ہی جیپ کے آس پاس سے برف ہٹانے کا کام شروع کر دیا۔! لیکن حمید اپنا بیلچہ بغل میں دبائے کھڑا خلا میں گھورتا رہا۔ فریدی بھی کام میں لگ گیا تھا......! دفعتاً اس نے سر اُٹھا کر حمید کی طرف دیکھا اور بولا......! ''تمہیں کیا ہو گیا......!''

''وہ آرہی ہے......!'' حمید نے خوابناک سے لہجے میں کہا......!'' بال بچوں سمیت ایک بچے کے ہاتھ میں جھنجھنا ہے......اور دوسرے نے بلی کی دم پکڑ رکھی ہے۔''

''بکواس مت کرو......! برف ہٹاؤ......!''

''میں جا رہا ہوں......تنہا ہوتی تو خیر کوئی بات نہ تھی ...... بال بچوں سمیت میں کسی عورت کو بھی برداشت نہیں کر سکتا......!'' حمید نے کہا اور بیلچے سے برف ہٹا ہٹا کر سڑک کی طرف بڑھنے لگا!

فریدی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی......! اور واجد اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔!

حمید نے واجد کی آواز سنی......!'' یہ انہیں کیا ہو گیا ہے!''

''کچھ بھی نہیں......تم اپنا کام کرو!''

حمید سڑک پر پہنچ کر ان کا انتظار کرنے لگا......سڑک پر برف کی تہہ زیادہ موٹی نہیں تھی۔!

کچھ دیر بعد اس نے جیپ کے انجن کی آواز سنی اور پھر پہلے ہی کے سے پوز میں آ گیا......!

انجن کی آواز برقرار نہ رہ سکی......! پھر وہ صرف سلف اسٹارٹر کے گھومنے کی آواز سنتا رہا تھا۔!

کچھ دیر بعد وہ پھر نشیب کی طرف بڑھا......اور یہ دیکھ کر اسے ہنسی آ گئی کہ فریدی اور واجد دونوں جیپ کے انجن پر جھکے ہوئے ہیں......!''

وہ بیلچہ ہلاتا ہوا ان کے قریب جا پہنچا......! دفعتاً فریدی نے سر اٹھا کر اس سے کہا......!''تم واجد کے ساتھ جاؤ......! فیول پمپ کام نہیں کر رہا......!'' جیپ یہیں چھوڑ دینی پڑے گی۔''

''اور آپ بھی یہیں رہ جائیں گے......!''

''تم وہاں سے واجد کے عزیز کی گاڑی لاؤ گے۔! سامان یہاں نہیں چھوڑا جا سکتا۔''

''چلئے جناب......!'' حمید نے طویل سانس لے کر واجد سے کہا۔

وہ دونوں چل پڑے......سردی مزاج پوچھ رہی تھی! حمید نے اوورکوٹ کا کالر کانوں تک اُٹھا لیا تھا۔ واجد اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

''کیا میں تمہیں مضحکہ خیز لگ رہا ہوں!'' حمید نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا!

''نہیں جناب......! آپ تو بہت خوبصورت لگ رہے ہیں!''

''کیا لوگوں نے میرے خلاف تمہارے کان بھرے تھے......!''

''اس سوال کا مطلب میں نہیں سمجھا......!''

''ٹیکم گڈھ سے چلتے وقت لوگوں نے میرے بارے میں تمہیں کچھ بتایا تھا۔''

''میں نے یہی سنا تھا کہ آپ بہت خوش مزاج آدمی ہیں......لیکن اس کے برعکس میں دیکھ رہا ہوں کہ......!'' وہ جملہ پورا کیے بغیر خاموش ہو گیا......!

''تم نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے......!''

''آپ کئی بار اسی قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں......!'' واجد نے جھنجھلا کر کہا اور چلتے چلتے رک گیا۔

''کیا میں غلط کہہ رہا ہوں......؟''

''میں پوچھتا ہوں......! میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے......!''

''خیر......خیر......چلتے رہو......!'' گفتگو کے لیے رکنا صحت کے لیے مضر ہے!''

واجد ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑاتا ہوا پھر چلنے لگا! حمید سوچ رہا تھا۔ فکر نہ کرو بیٹے......میں تمہیں دیکھوں گا۔! کچھ دیر بعد اس نے واجد سے پوچھا......''تمہارے خالو کی عمر کیا ہوگی؟''

''پچاس پچپن......!''

''آنٹی کی......!''

''انہیں سے معلوم کر لیجئے گا......!'' واجد نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''اتفاق سے میرے کسی خالو کو ابھی تک دوسری شادی کرنے کا موقع نہیں مل سکا ورنہ میں تمہیں اپنی آنٹی کی عمر بتاتے ہوئے قطعی نہ شرماتا......!''

''کیا آپ میری توہین کرنا چاہتے ہیں......!'' واجد پھر رک گیا۔

''چلتے رہو......!'' حمید لاپروائی سے بولا۔!

''نہیں میں اسے برداشت نہیں کرسکتا!''

واجد کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا......! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اب وہ اس کے ساتھ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائے گا۔ پھر اچانک وہ بے ساختہ مسکرا پڑا اور چہرے کی کرختگی آن واحد میں غائب ہوگئی......آنکھیں دور کہیں کسی نامعلوم جگہ نگراں تھیں۔

حمید کی مٹھیاں بھنچ گئیں......! اب یہ مردود پھر وہی بکواس شروع کر دے گا لیکن وہ مردود خاموشی سے بائیں جانب مڑ کر ڈھلان میں اترنے لگا۔

''کیا وہ موٹیل سڑک سے ہٹ کر ہے......؟'' حمید نے اس سے پوچھا۔

لیکن وہ جواب دیئے بغیر ڈھلان میں اترتا رہا......حرکت خطرناک تھی...... کیونکہ برف کی تہہ کے اوپر سے اندازہ کرنا مشکل تھا کہ نیچے کیا ہوگا۔

حمید نے سوچا ممکن ہے راستہ دیکھا بھالا ہونے کی بناء پر وہ اتنے اعتماد کے ساتھ قدم اٹھا رہا ہو۔!

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ ڈھلان سے اتر کر پھر مسطح زمین شروع ہوگئی تھی!

حمید رک کر پائپ میں تمباکو بھرنے لگا...... واجد چلتا رہا......! وہ بہرحال اس کی آنکھوں سے اوجھل نہیں تھا اس لیے اس نے اطمینان سے پائپ سلگانے کیلئے لائٹر نکالا....!

دفعتاً پشت سے فریدی کی آواز سنائی دی......''اسے پکڑو......آگے نہ بڑھنے دو......!''

پھر وہ خود ہی دوڑتا ہوا اس کے قریب سے گزر گیا۔ اس کے قدم ٹھیک انہیں جگہوں پر پڑ رہے تھے جہاں برف پر واجد کے قدموں نے نشانات بنائے تھے۔ حمید بھونچکا رہ گیا۔

پھر غیر ارادی طور پر اس کے قدم بھی اسی سمت اٹھنے لگے تھے اور وہ بھی دوڑ ہی رہا تھا....!

اس کے قریب پہنچنے سے پہلے فریدی نے واجد کو جالیا......!

واجد آپے میں نہیں تھا......! زبان سے تو کچھ نہیں کہہ رہا تھا لیکن چلتے رہنے پر مصر نظر آ رہا تھا......! فریدی کی گرفت سے نکل جانے کے لیے اس طرح مچل رہا تھا جیسے اس دخل اندازی پر اپنی کسی محبوب شے سے محروم ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہو......!

حمید خاموش کھڑا حیرت سے انہیں دیکھتا رہا......!

واجد تھوڑی دیر تک تو خود کو فریدی کی گرفت سے چھڑا لینے کی کوشش کرتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا یہ انداز جارحانہ روش اختیار کرنے لگا۔

حمید کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے! فریدی تو جیپ کی نگہداشت کے لیے وہیں رک گیا تھا...... پھر اس طرح انہیں غافل رکھ کر تعاقب کی ضرورت کیوں محسوس کی......اور اب یہ دیوانگی......!

اس وقت وہ دونوں ہی اسے پاگل معلوم ہو رہے تھے۔ بالآخر فریدی نے اسے نیچے گرا کر سینے پر گھٹنا ٹیک دیا......!

''اوہ سر......! اوہ جناب عالی......!'' واجد کی گھگھیاہٹ سناٹے میں گونجنے لگی......!'' آپ......کک......کیوں ہلاک کر رہے ہیں......!''

فریدی اسے چھوڑ کر ہٹ گیا......! نہ صرف ہٹ گیا بلکہ بڑے ہمدردانہ انداز میں اسے برف پر سے اٹھانے بھی لگا۔

''کیا مجھے یہاں سے بھاگ جانا چاہئے......!'' حمید پائپ کو جیب میں ڈالتا ہوا بڑبڑایا۔

اتنے میں اس نے فریدی کو کہتے سنا......!''تم چلتے چلتے گر گئے تھے میں تمہیں اٹھا رہا تھا!''

ساتھ ہی وہ اس کے کپڑوں سے برف کے ذرات بھی جھاڑتا جا رہا تھا!

دفعتاً حمید آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخا......!''خداوندا میں کیا کروں؟''

وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور واجد بڑے گھمبیر لہجے میں بولا۔

''کپتان صاحب میری سمجھ سے باہر ہیں۔''

''خدا کا شکر ادا کرو کہ کپتان صاحب بھی اپنی کھوپڑی سے باہر نہیں ہو گئے......!'' حمید شور مچانے کے سے انداز میں چیخا۔''ورنہ تم دونوں کی خبر گیری کون کرتا......!''

''غیر ضروری باتوں سے احتراز کرو۔'' فریدی غرایا۔

اور وہ لوگ پھر سڑک کی طرف مڑ گئے......!

''یہ ہم کدھر نکل آئے......!'' واجد چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا......!''یہ کپتان صاحب شاید......؟''

''ہاں ہاں۔! کپتان صاحب ہی تو تمہیں ادھر لائے تھے۔'' حمید نے سر ہلا کر کہا......! ''ورنہ تم تو سیدھے اپنے خالو کی بیوی کی......!''

''شٹ اپ......!'' فریدی کا لہجہ بے حد ناخوشگوار تھا......!''خاموشی سے چلتے رہو!''

حمید نے پھر جیب سے پائپ نکالا اور اسے سلگانے لگا۔

سڑک پر پہنچ کر فریدی نے رکنے کا اشارہ کیا اور بولا۔

''تم دونوں یہیں ٹھہرو...... میں جیپ لا رہا ہوں......! وہ دونوں...... خاموش رہے......پھر فریدی ہی نے وضاحت کی۔

''فیول پمپ ٹھیک ہے......! اوورفلو ہو گیا تھا!'' فریدی جب کچھ دور نکل گیا......تو واجد نے پُرتشویش لہجے میں کہا......!''میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے!''

''بھلا تم کس طرح سمجھ سکو گے......؟'' حمید نے سوال کیا۔

''میں کیا بتا سکتا ہوں؟''

''فکر نہ کرو مستقل قریب میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ بس کسی طرح ایک چھت میسر آ جائے!''

ٹھیک دس منٹ بعد جیپ ان کے قریب آ پہنچی۔

''چلو بیٹھ جاؤ۔'' فریدی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

''اس کے علاوہ اور چارہ بھی کیا ہے......؟'' حمید برا سا منہ بنا کر بولا۔

''تم ہوش میں رہو۔ اچھا......!''

حمید چپ چاپ اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا!

''واجد کو بیچ میں آنے دو......!'' فریدی بولا۔

حمید بھنّا کر اتر گیا......! پھر واجد کے بیٹھ جانے پر دوبارہ بیٹھا تھا۔

جیپ چل پڑی......حمید سوچ رہا تھا......! واجد پاگل ہو یا انہیں بیوقوف بنا رہا ہو...... دونوں صورتوں میں اس کے لیے فریدی کا انداز احمقانہ نظر آتا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے!

اس وقت واجد نے پھر اپنے خالو کے موٹیل کا ذکر چھیڑ رکھا تھا......!

''خالو صاحب خاصے مالدار آدمی ہیں......لیکن امریکہ سے واپسی پر ان کا دماغ الٹ گیا ہے......آبائی کاروبار کو ترک کر کے موٹیل کھول بیٹھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ اسی عورت کے کہنے پر ہوا ہے!''

''تمہاری مراد ان کی امریکن بیوی سے ہے......؟'' فریدی نے پوچھا۔

''جی ہاں......! بظاہر تو وہ بھی بے حد شریف معلوم ہوتی ہے......!''

حمید نے ہونٹ سکوڑے لیکن کچھ بولا نہیں......!

''اوہ...... یہ لیجئے...... ہم پہنچ گئے......!'' واجد نے بائیں جانب اشارہ کر کے کہا۔

بائیں جانب لکڑی کے لٹھوں سے بنائی ہوئی ایک عمارت موجود تھی جس کی بیرونی دیواروں پر براؤن پینٹ کیا گیا تھا۔

''اب آپ مجھے یہیں اتار دیجئے۔ ورنہ مجھے دیکھتے ہی بھڑک اٹھیں گے......!'' حمید اوپری ہونٹ بھینچ کر بولا۔

''باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔'' فریدی نے کہا۔ ''تم جا کر تین کمروں کا انتظام کرو......! ہم دونوں گاڑی ہی میں رہیں گے......!''

''بہت بہتر جناب عالی......! ''حمید سینے پر ہاتھ رکھ کر کسی قدر جھکتا ہوا بولا......''ممنون ہوں آپ کا کہ آپ نے یہ خدمت میرے سپرد کی...... اب دیدار کرنے والوں میں پہلا آدمی کہلایا جا سکوں گا...... بہت بہت شکریہ۔''

''تم یہ کام ایک ذمہ دار آدمی کی طرح انجام دو گے......!'' فریدی غرایا۔ حمید جیپ سے اتر چکا تھا۔

ہینڈل گھما کر اس نے عمارت کا صدر دروازہ کھولا......اور اندر قدم رکھتے ہی اسے گرمی کا احساس ہوا...... یہ ایک بڑا ہال تھا جس میں پیٹرومیکس لیمپ روشن تھے۔

وہ حمید کو سوالیہ نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

''آداب عرض کرتا ہوں جناب......!'' حمید کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر بولا۔

''تسلیمات......! فرمایئے......!''

''مجھے اور میرے ساتھیوں کو تین کمروں کی ضرورت ہے......!''

''میں شکاریوں کو کمرے نہیں دیتا......!'' خشک لہجے میں کہا گیا۔

''شکاری......!'' حمید کے لہجے میں حیرت تھی۔ ''ہم شکاری نہیں ہیں۔ سرکاری ملازم ہیں جیالوجیکل سروے کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں!''

''کاغذات دیکھے بغیر یقین نہیں کیا جا سکتا......!''

اتنے میں بائیں جانب کا دروازہ کھلا اور حمید کی آنکھوں میں ساتوں رنگ لہرانے لگے۔
ہال میں داخل ہونے والی ایک سفید فام غیر ملکی عورت تھی۔

''کاغذات میرے آفیسر کے پاس ہیں!''

''کہیں بھی ہوں......! کاغذات دیکھے بغیر جگہ نہیں دے سکوں گا......!''

''کیا بات ہے!'' عورت نے موٹے آدمی سے پوچھا۔

''کوئی بات نہیں۔! میں شکاریوں کو جگہ نہیں دے سکتا!''

''یہ ہٹ دھرمی ہے ڈیئر......!''

''تم نہیں سمجھ سکتیں......!''

''پچھلے سیزن میں بھی تو کئی شکاری یہاں ٹھہرے تھے!''

''میں انہیں ذاتی طور پر جانتا تھا......!''

''کل تک آپ ہمیں بھی ذاتی طور پر جان جائیں گے۔!'' حمید نے بڑی شائستگی سے کہا اور عورت کی طرف ملتجیانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کتنے آدمی ہیں۔'' عورت نے اس سے پوچھا......!

''مجھ سمیت صرف تین عدد......! اور میں ان صاحب کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہم لوگ پیشہ ور شکاری نہیں سرکاری ملازم ہیں۔ جیالوجیکل سروے کی غرض سے ادھر آئے ہیں!''

''آپ کوئی بھی ہوں اور کسی بھی غرض سے آئے ہوں۔ کیا فرق پڑتا ہے!''

''لسلی......!'' موٹا غرایا۔!

''تم خاموش بیٹھو......تم کبھی اچھے بزنس مین نہیں بن سکو گے......!''

موٹا کھا جانے والی نظروں سے خلا میں گھورنے لگا۔

''سامان اور ساتھی کہاں ہیں......!'' لسلی نے حمید سے پوچھا۔

''وہ باہر ہیں......! میں انہیں لاؤں گا!''

''تین کمرے......!''

''جی ہاں......!''

''کھانے میں گوشت کے علاوہ اور کچھ نہیں مل سکے گا۔''

''میں جانتا ہوں ان اطراف سے پہلے بھی میرا گزر ہو چکا ہے۔''

''بس تو پھر جائیے۔''

''کوئی آدمی مدد کے لیے بھی چاہئے......!''

''یہ مشکل ہے جناب......! اپنے سارے کام آپ کو خود انجام دینے پڑیں گے۔ ہمارے یہاں صرف سیزن ہی میں ملازم ہوتے ہیں۔ آج کل ادھر کون آتا ہے۔ اکرام شکاریوں کو کمرے دینے کے خلاف ہیں لہٰذا سردیوں میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا پڑتا ہے!''

''اچھا محترمہ......! بہت بہت شکریہ......!'' حمید احتراماً کسی قدر جھک کر بولا اور موٹے کی طرف دیکھ کر کہا...... ''آپ بالکل مطمئن رہیں، جناب آپ کو ہماری ذات سے قطعاً کوئی تکلیف نہ ہوگی......!''

باہر آ کر وہ اس مقام کی طرف بڑھا جہاں جیپ روکی گئی تھی......لیکن وہاں تو سناٹا تھا۔ جیپ کا کہیں پتہ نہ تھا......البتہ اس کی واپسی کے نشان برف پر بہت واضح تھے۔!

''کیا مصیبت ہے......!'' وہ پیشانی پر ہاتھ مار کر بڑبڑایا......!

ہال کی گرم فضا سے باہر آیا تھا اس لیے سردی پہلے سے کئی گنا زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔

اب کیا کرنا چاہئے؟ اس نے سوچا اگر تنہا واپس گیا تو موٹے آدمی کے اندیشوں میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ شاید وہ ایک منٹ کیلئے بھی اس کا وجود برداشت کرنے کو تیار نہ ہو سکے۔

آخر وہ گئے کہاں؟ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر عمارت کی طرف واپس ہوا۔ ہال میں لسلی کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اور اس کا رخ صدر دروازے ہی کی طرف تھا۔

حمید قریب پہنچ کر بولا...... ''شاید وہ نشان دہی کے لیے اسی وقت جھنڈیاں گاڑنے نکل کھڑے ہوئے ہیں......! تھوڑی دیر بعد واپس آ جائیں گے......!''

''تو آپ بھی ان کے ساتھ ہی تشریف لائیے گا......!'' موٹا غرایا......!

''اکرام پلیز......!'' لسلی اس کی طرف مڑ کر بولی۔ ''خاموشی عقلمندی کی علامت ہے۔''

''تم جانو......!'' موٹے نے غصیلے انداز میں شانوں کو جنبش دی!

لسلی پھر حمید کی طرف متوجہ ہو گئی تھی......!

''یہ سروے کس قسم کا ہے جناب......!'' اس نے حمید سے پوچھا۔

''ان اطراف میں پلاٹینم کی کانیں موجود ہیں!''

''جی...... پلاٹینم......!'' موٹے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''جی ہاں......اس میں کسی شبہ کی گنجائش اب نہیں رہی......!''

''اب سے کیا مراد ہے آپ کی......!''

''جدید ترین آلات نے یہاں پلاٹینم کی نشاندہی کی ہے۔''

''اگر یہ سچ ہے......اگر یہ سچ ہے......!'' موٹا مضطربانہ انداز میں بڑبڑایا۔

حمید اس کے موڈ کی تبدیلی کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

دفعتاً موٹے نے آگے جھک کر پوچھا۔ ''آپ جانتے ہیں کہ آس پاس کی زمینوں کا مالک کون ہے؟''

''مجھے علم ہے کہ وہ خوش نصیب آپ ہی ہیں......؟'' حمید نے اندھیرے میں تیر پھینکا۔

''آپ کا خیال درست ہے......لیکن اگر اس میں صداقت ہے تو پھر میری پوزیشن کیا ہو گی!''

''آپ کو ان زمینوں کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔''

''یہ تو کچھ بھی نہ ہوا......!''

''تو پھر رائلٹی کے اصول پر معاملہ طے کر لیجئے گا......!''

''خیر......خیر......دیکھا جائے گا۔''

شدت جذبات سے موٹے کی آواز کانپ رہی تھی۔ اس نے لسلی سے کہا......! ''انہیں سب سے زیادہ آرام دہ تین کمرے دکھا دو۔''

''جیسے بھی ہوں گے گزارہ کر لیا جائے گا......میں فی الحال یہیں ٹھہر کر اپنے ساتھیوں کا انتظار کرنا چاہتا ہوں......!''

''ایز یو پلیز......'' موٹے نے کہا اور کاؤنٹر کے مقابل والا دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا۔

''بہت چالاک معلوم ہوتے ہو۔!'' لسلی آہستہ سے بولی اور پھر ہنس پڑی۔ حمید بھی اس ہنسی میں اسی طرح شامل ہوا تھا جیسے خود بھی اس سچویشن سے محظوظ ہوا ہو۔

لسلی دفعتاً سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔! ''اب سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو!''

''میں آدمی ہوں اور ایسے سخت موسم میں کسی چھت کی تلاش میں نکلا ہوں۔''

''واقعی شکاری ہو......!''

''بہت پرانا......لیکن فی الحال شکار میرے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔''

''کیا کرتے ہو......!''

''صبر کرتا ہوں۔''

''کیا مطلب؟''

''ابھی شادی نہیں ہوئی!''

''تم لوگ شادی دیر سے کیوں کرتے ہو......!''

''تاکہ ذرا دیر سے موت آئے......!''

''کافی پیو گے......!''

''اگر حالات اجازت دیں......؟''

''کوئی ایسا دشوار مسئلہ نہیں......! سماور میں پانی جوش کھا رہا ہے۔''

''کیا موٹا آدمی تمہارا منیجر ہے۔''

''اگر شوہر کو منیجر کہا جا سکے تو یقیناً ہے۔!''

''کہنے کو تو جھینگر کو بھی شوہر کہا جا سکتا ہے۔ یہ آدمی تو خاصا دبیز ہے!''

''کیا تم میرے منہ پر اس کا مضحکہ اڑانا چاہتے ہو۔؟'' لسلی نے ترش روئی سے سوال کیا۔!

''کافی مادام......! بات سے بات نکلتی ہے۔ بہر حال میں اپنے رویئے پر نادم ہوں!''

وہ اٹھ کر کاؤنٹر کے پیچھے چلی گئی اور سماور سے کافی پاٹ میں گرم پانی انڈیلنے لگی۔

پھر ایک منٹ کے اندر ہی اندر کافی کا پیالہ حمید کے ہاتھ میں تھا۔

''تمہارے سابق شوہر کا بھانجا واجد......!'' حمید جملہ پورا نہ کر سکا، کیونکہ واجد کے نام پر ہی وہ اچھل پڑی تھی......!

''کیا تم اسے جانتے ہو......!''

''ہاں......وہ بھی ہے ہمارے ساتھ......! وہی تو ہمیں یہاں لایا ہے!''

''کیا اس پاگل نے تم سے پلاٹینم کی بات کی تھی......!''

''نہیں۔ اس نے یہاں تک صرف ہماری رہنمائی کی ہے!''

''تم نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے......!''

''کیوں؟''

''اکرام اسے اندر نہیں آنے دے گا!''

''کیوں؟''

''وہ میں نہیں جانتی۔! لیکن پچھلی بار اس نے اسے یہاں سے دھکے دے کر نکلوا دیا تھا!''

''آخر کس بناء پر......اس بیچارے کا قصور!''

''میں نے ابھی کہا تھا کہ مجھے اس کا علم نہیں!''

''بڑی عجیب بات ہے کیونکہ وہ تو راستے بھر مسٹر اکرام کی شان میں قصیدے پڑھتا آیا تھا!''

''وہ پچھلی بار یہاں کب آیا تھا......؟'' حمید نے پوچھا۔

''غالباً پچھلے ماہ کی بات ہے!''

''اور پھر مسٹر اکرام نے اسے یہاں نہیں ٹھہرنے دیا تھا۔''

''جی ہاں یہی بات ہے! لیکن مجھے جھگڑے کی نوعیت کا علم آج تک نہ ہو سکا۔ کئی بار اکرام سے پوچھنا چاہا مگر وہ ہمیشہ ٹال گیا!''

''مجھے ان حالات کا علم نہیں تھا......اب کیا ہوگا......!'' حمید بڑبڑایا اور اپنے چہرے پر ذہنی الجھن کے آثار طاری کر لیے تھے۔

''کیوں کیا بات ہے......!'' سلمیٰ اسے بغور دیکھتی ہوئی بولی۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ واجد کا کیا بنے گا......!''

''میں خود بھی نہیں سمجھ سکتی کہ اسے تم لوگوں کے ساتھ دیکھ کر اکرام پر کیا ردعمل ہوگا..!''

''کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی چاہئے......میں مسٹر اکرام کو بتا سکوں گا کہ واجد کو کیوں ساتھ لایا گیا ہے!''

''ہاں.... یہ مسئلہ پہلے ہی طے ہو جانا چاہئے ورنہ اکرام شاید اسے دیکھتے ہی بھڑک اٹھے!''

وہ کاؤنٹر کے پیچھے والے دروازے سے گزر کر دوسری طرف چلی گئی اور حمید کافی ختم کر کے پائپ سلگانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اکرام سمیت واپس آ گئی۔ اکرام کے چہرے پر عجیب قسم کی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لسلی اسے کوئی بری خبر سننے کیلئے تیار کر کے لائی ہو؟''

''کیا آپ نے مسٹر اکرام کو بتا دیا ہے محترمہ......!'' حمید نے بڑے ادب سے پوچھا۔

''میں بتا چکی ہوں......!''

''کیا قصہ ہے......؟'' اکرام نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں سوال کیا!

''ہم جہاں بھی سروے کرنے جاتے ہیں زمین کے مالکان کوئی نہ کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں......! لہٰذا جب ہمیں معلوم ہوا کہ آپ واجد کے رشتہ دار ہیں تو ہم نے اس سے تذکرہ کیا۔ اس نے کہا مجھے ساتھ لے چلو میں سب ٹھیک کرا دوں گا لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ آپ ایک پڑھے لکھے اور سمجھدار آدمی ہیں تو واجد کو لانے کی ضرورت ہی نہیں تھی....!''

''ٹھیک ہے......اور وہ یہاں ایک رات بھی نہیں گزار سکے گا......!''

''تو پھر وہ کہاں جائے گا...... برف باری بھی ہو چکی ہے......!''

''سوال یہ ہے کہ وہ لوگ میری اجازت حاصل کیے بغیر جھنڈیاں کیوں گاڑنے گئے ہیں۔ سو فیصد اسی مردود کی شرارت ہے......اگر اس کی خالہ مر گئی تو اس میں میرا کیا قصور۔ کیا میں بھی اس کے ساتھ دفن ہو جاتا۔ دوسری شادی نہ کرتا......!''

''اوہ......معلوم ہوتا ہے رنجش کی خلیج بہت وسیع ہے۔!''

''بہت زیادہ......! وہ سی۔ آئی۔ ڈی کا انسپکٹر ہونے کا غرہ دکھاتا ہے۔ میں بھی دیکھوں گا، کتنے پانی میں ہے......!''

اکرام خاموش ہو کر ہانپنے لگا......! پھر بولا! ''ہو سکتا ہے اسی نے پلاٹینم والی ہوائی چھوڑی ہو۔ مجھے ان زمینوں سے محروم کر دینے کی اسکیم بنائی ہو۔''

''نہیں جناب ایسی کوئی بات نہیں......! زمینوں کے متعلق ہوائی چھوڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ماہرین طبقات ارض اس کا تصفیہ کرتے ہیں......!''

بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی!''

''میں نہیں سمجھا......!''

''سنئے جناب......! میں دل کا برا نہیں ہوں۔ میری نظروں میں اس کی وہی وقعت تھی جو اس کی خالہ کی زندگی میں تھی لیکن اس نے کینہ پروری کی حد کر دی!''

''کیا کوئی بہت ہی نامناسب حرکت اس سے سرزد ہوئی تھی......!'' حمید نے لسلی کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''حرکت نہیں کمینہ پن کہیے!''

''اگر مناسب سمجھئے تو مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیے!''

''کیا بتاؤں......حد درجہ مضحکہ خیز بات ہے......!

''پھر بھی......!''

''ایک ماہ قبل وہ یہاں مقیم تھا اور اس نے آسیب زدگی کی اداکاری شروع کر دی تھی!''

''اوہ......!''

''کچھ غیر ملکی بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ عورتیں تھیں...... وہ خائف ہو کر دوسرے ہی دن یہاں سے رخصت ہو گئے!''

''میں واجد کی اداکاری کی نوعیت بھی معلوم کرنا چاہوں گا......!''

''تم بتاؤ......!'' موٹے نے لسلی سے کہا......!'' مجھے پھر غصہ آ گیا ہے اور میرا دماغ قابو میں نہیں......!''

ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے صدر دروازے پر ٹھوکریں مارنی شروع کیں۔

''اوہ......کون ہے......؟'' موٹا زمین پر پیخ کر غرایا۔

حمید صدر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا...... ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔

کرنل فریدی واجد کو دونوں ہاتھوں پر اٹھائے کھڑا تھا۔ واجد کی آنکھیں بند تھیں اور وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

''میری شکل کیا دیکھ رہے ہو......! پیچھے ہٹو......!'' فریدی نے کہا۔ حمید پیچھے ہٹا اور اکرام سے ٹکرا گیا۔

''یہ...... یہ کیا ہے......؟ کک ...... کیا مطلب......!'' اکرام ہکلایا۔ حمید کے پیچھے پیچھے وہ دونوں بھی صدر دروازے تک آئے تھے۔

''اوہو......واجد......!'' سلمیٰ کی کپکپاتی ہوئی آواز سناٹے میں گونجی......!''

''کوئی جگہ بتاؤ...... یہ بے ہوش ہے......!'' فریدی ہال میں داخل ہوتا ہوا بولا۔

''یہاں.... یہاں اس کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔! یہ مکار ہے......!'' اکرام دھاڑا....!

فریدی بے ہوش واجد کو ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے آگے بڑھتا رہا اور بالآخر اسے کشادہ کاؤنٹر پر لٹا کر ان کی طرف مڑا......!

اکرام حمید سے کہہ رہا تھا۔'' آپ لوگ براہِ کرم ضد نہ کریں......اس آدمی کے لیے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ خواہ یہ دم ہی کیوں نہ توڑ رہا ہو میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں....!''

''کیا تم نے کمروں کے لئے بات نہیں کی.....؟'' فریدی نے حمید کو مخاطب کیا۔

''صرف دو کمرے ہمیں مل سکیں گے......!'' حمید بھرائی ہوئی آواز میں بولا......!

''واجد کو یہ یہاں قیام نہیں کرنے دیں گے!''

''کیوں......؟''

''مسٹر اکرام ہی وجہ بھی بتا سکیں گے......!''

فریدی نے موٹے کی طرف دیکھا......!

''یہ قطعی نجی اور ذاتی معاملات ہیں......!'' اکرام نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔'' بس میں اتنا ہی کہوں گا یہ شخص یہاں قیام نہیں کر سکے گا!''

''اس نے آپ سے اپنی رشتہ داری بتائی تھی......!''

''اس کی خالہ مر گئی......رشتہ داری بھی ختم......!''

''اور اگر یہ اسی حال میں مر گیا تو......؟''

''میں کیا کر سکتا ہوں......!'' اکرام نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی! لسلی حمید سے آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی۔ ''اکرام تو غصے میں پاگل ہو جاتا ہے! تم چلو میرے ساتھ میں کمرے کھولے دیتی ہوں۔ وہ سچ مچ بے ہوش معلوم ہوتا ہے!''

وہ انہیں سوال و جواب میں الجھا چھوڑ کر عمارت کے اس حصے میں آئے جہاں رہائشی کمرے تھے۔

''مجھے واجد سے ہمدردی ہے......! وہ کسی ذہنی بیماری میں مبتلا ہے۔'' لسلی نے کہتے ہوئے ایک کمرے کا دروازہ کھولا۔

حمید نے خاموشی ہی میں بہتری سمجھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اکرام نے پلاٹینم والی بات چھیڑ دی تو فریدی کس حد تک اسے نبھا سکے گا۔ کیونکہ اسے تو ان حالات کا علم نہیں تھا......!

لسلی نے اس دوران میں اسے تینوں کمرے دکھا دیئے!

''اگر مسٹر اکرام اپنی ہی بات پر اڑے رہے تو تم کیا کر سکو گی!'' حمید نے دفعتاً سوال کیا۔

''وہ میری مخالفت نہیں کر سکتا......! میں نے ابھی تک اپنی رائے محفوظ رکھی ہے۔''

''تم بہت اچھی ہو!''

''شکریہ! ایسی کوئی بات نہیں......! ہم بزنس کرتے ہیں۔'' لسلی مسکرائی! وہ پھر ہال میں آ گئے۔ یہاں فریدی اکرام کو سمجھانے کوشش کر رہا تھا کہ وہ ایک رات سے زیادہ قیام نہیں کریں گے اور اس سہولت کی جو انہیں فراہم کی جائے گی بڑی سے بڑی قیمت ادا کی جاسکتی ہے!

''نہیں یہ ناممکن ہے......!'' اکرام بولا۔

''اکرام......!'' دفعتاً لسلی نے غصیلے لہجے میں اسے اپنی طرف متوجہ کیا......! وہ مڑ کر احمقانہ انداز میں جلدی جلدی پلکیں جھپکانے لگا!

''ان لوگوں کا قیام یہیں ہوگا...... یہ میرا فیصلہ ہے......!''

''تب پھر مجھے جہنم میں جھونکو......میں کچھ نہیں جانتا!''

اکرام نے کہا اور کاؤنٹر کے پیچھے والے دروازے میں داخل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''اسے کمرے میں لے چلو....!'' لسلی نے حمید سے کہا اور فریدی نے واجد کو پھر ہاتھوں پر اٹھا لیا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے لسلی بھی رہائشی کمروں تک آئی تھی۔ اس کے چہرے سے ظاہر

ہو رہا تھا جیسے واجد کی بے ہوشی کے بارے میں تفصیل معلوم کرنے کیلئے بے چین ہو.....؟

واجد کو ایک آرام دہ بستر پر لٹا کر سکون سے ڈھانپ دیا گیا......! فریدی کی آنکھوں میں تشویش کے آثار تھے۔

''یہاں کے لیے آتشدان بھی ضروری ہوگا۔'' اس نے حمید سے کہا۔

حمید نے لسلی سے کہا اور لسلی فوری طور پر کسی انتظام کے لیے وہاں سے چلی گئی۔

''یہ کھڑاگ اب میرے لیے بے حد تکلیف دہ ہو گیا ہے......!'' حمید کچھ دیر بعد بڑبڑایا پھر پوری طرح فریدی کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

''میری طرف دیکھئے......! ہم یہاں جیالوجیکل سروے کرنے آئے ہیں!''

''اکرام کی گفتگو سے میں نے اندازہ کر لیا تھا......؟ لیکن وہ اتنا احمق نہیں معلوم ہوتا۔ جتنا تم سمجھے ہو......!''

پھر حمید نے مختصر الفاظ میں اسے واجد کے بارے میں اکرام کے خیالات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ان کے آپس کے تعلقات کچھ عجیب سے معلوم ہوتے ہیں......خود واجد نے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ بڑے پیار سے اپنے خالو کا تذکرہ کرتا رہا تھا!''

''ان باتوں میں نہ الجھو!''

''لیکن یہ بے ہوش کیسے ہوا!''

''سوال یہ ہے کہ اب اسے ہوش کیونکر آئے!''

''بات نہ اڑائیے......آپ خواہ مخواہ اپنا وقت ضائع نہیں کر سکتے!''

''تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو......!'' فریدی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

''اور یہ بھی جانتا ہوں کہ دنیا میں صرف یہی ایک چیز آپ کے لیے حصول لذت کا ذریعہ ہے!''

''لہٰذا اپنے کام سے کام رکھو......!''

''آپ کی مراد لسلی سے ہے نا۔!'' حمید بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔

فریدی واجد کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی تھی......! اتنے میں لسلی بھی کمرے میں داخل ہوئی۔

''کیا اسے ہوش آ گیا......؟'' اس نے پوچھا!

''نہیں......!'' حمید اسے بغور دیکھتا ہوا بولا۔ ''کیا مسٹر اکرام بہت زیادہ ناراض ہیں!''

''پتہ نہیں......میں تو آتشدان درست کر رہی تھی۔ چلو اسے اُٹھا لاؤ۔''

''ہوں......ضرور......ضرور......!'' حمید دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

ڈائننگ ہال میں پہنچ کر حمید ٹھٹھک گیا......کیونکہ سامنے ہی اکرام ہاتھوں میں رائفل سنبھالے کھڑا تھا اور اس کے تیور اچھے نہیں تھے......!

''کیوں......؟'' لسلی کے لہجے میں حیرت تھی!

''تم یہاں سے چلی جاؤ......'' اس نے رائفل کی نال سے کاؤنٹر کے پیچھے والے دروازے کی طرف اشارہ کیا!

''آخر بات کیا ہے؟''

''میں ان لوگوں کو یہاں نہیں ٹھہرنے دوں گا!''

''تم وہ آتشدان اٹھا لے جاؤ......!'' لسلی نے اس کی بات سنی ان سنی کر کے حمید سے کہا۔

کاؤنٹر کے قریب ایک بڑے سے آہنی آتشدان میں کوئلے دہک رہے تھے۔

''میں کہتا ہوں انہیں یہاں سے جانا پڑے گا......!'' اکرام دھاڑا۔

''یہ ظلم ہے مسٹر اکرام......'' حمید خشک لہجے میں کہتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اکرام راہ میں حائل ہو گیا۔

''نہیں......!''

''وہ مر جائے گا......!'' حمید بولا۔

''جہنم میں جائے......!''

حمید نے لسلی کی طرف دیکھا......! اس کے چہرے پر بھی جھلاہٹ کے آثار نظر آئے۔

وہ آگے بڑھی اور اکرام سے رائفل چھیننے کی کوشش کرنے لگی......حمید انہیں اسی حال میں چھوڑ کر آتشدان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تم اتنے ناسمجھ کیوں ہو گئے ہو......!'' لسلی اکرام سے کہہ رہی تھی۔

وہ دونوں جھگڑتے رہے اور حمید آتشدان اُٹھا کر رہائشی کمروں کیطرف چلا آیا۔ واجد اب

بھی بے ہوش تھا! فریدی کی بتائی ہوئی جگہ پر آتشدان رکھ کر حمید نے واپس جانا چاہا۔

''کہاں چلے!'' فریدی نے اسے ٹوکا تھا۔

''اکرام کے ہاتھ میں رائفل ہے...... اور وہ لسلی سے جھگڑا کر رہا ہے......!''

''رائفل......!''

''ہمیں یہاں سے نکال دینے کے لیے اس حد تک بھی جا سکتا ہے۔''

''ہوں......!'' فریدی سگار کا گوشہ توڑتا ہوا بولا...... ''خیر میں دیکھوں گا۔''

''اسے یا اس کی بیوی کو......!''

دفعتاً فریدی بے ہوش واجد کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا! ''تم اسے کیا سمجھتے ہو!''

''وبال جان......!''

''یہ ایک کیس ہے حمید صاحب!''

''اور اس طرح لمبا لمبا لیٹا ہوا ہے...... لیٹی ہوتی تو خیر کوئی بات نہ تھی......! میں اسے دائی کا کیس سمجھ لیتا!''

''فضول باتیں نہ کرو......! اکرام کو سنجیدگی سے گفتگو پر آمادہ کرنا ہے تمہیں لینڈ سروے کی بات نہ کرنی چاہئے تھی......!''

''کیا میں جانتا تھا کہ واجد ایک کیس کی حیثیت رکھتا ہے......؟'' حمید نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''مجھے خود بھی ان دونوں کے تعلقات کا علم نہیں تھا......! ورنہ خود ہی کوئی احتیاطی تدبیر کرتا۔''

''لیکن اس نے تو یہاں پہنچ کر کہہ دیا تھا کہ اگر اکرام نے اسے دیکھ لیا تو کمرے کرائے پر نہ دے گا......!''

''اور اس کے فوراً بعد ہی اس کی ذہنی رو پھر بہک گئی تھی اور میں اس سے اس کے متعلق کچھ معلوم نہ کر سکا تھا......!''

''لیکن آپ اس کے بعد کہاں غائب ہو گئے تھے......!'' حمید نے سوال کیا۔ اس نے بھی یہ نہ پوچھنے کا تہیہ کر لیا تھا کہ واجد کس قسم کا کیس ہے۔

''ساری باتیں تم ابھی نہ سمجھ سکو گے......!''

''سمجھنے کے لیے بے چین بھی نہیں ہوں......! میری خواہش تو صرف اتنی سی ہے کہ اکرام یہاں دو چار دن قیام کرنے دے!''

فریدی اسے گھور کر رہ گیا! کچھ بولا نہیں۔

''یہ اب بے ہوش نہیں ہے...... بلکہ گہری نیند سو رہا ہے......!'' فریدی کچھ دیر بعد اٹھتا ہوا بولا......!'' آؤ چلیں...... میں اکرام سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔''

وہ دونوں وہاں سے ہال میں آئے......اکرام کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے قریب ہی دو آدمی شانوں سے رائفلیں لٹکائے کھڑے تھے لسلی موجود نہیں تھی۔

یہ دونوں آدمی وضع قطع سے پیشہ ور شکاری معلوم ہوتے تھے ان اطراف میں بھی سردیوں میں بڑے بالوں والی لومڑیوں کا شکار ہوتا تھا۔

قریب پہنچنے پر حمید کو ان دونوں کے چہرے کچھ جانے پہچانے سے لگے اور وہ دونوں بھی انہیں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہے تھے......!

دفعتاً لسلی کاؤنٹر کے پیچھے والے دروازے سے برآمد ہو کر مضطربانہ انداز میں بولی۔

''اکرام خواہ مخواہ بات نہ بڑھاؤ......!''

''تم چپ رہو......!'' وہ اس کی طرف مڑے بغیر کاؤنٹر پر ہاتھ مار کر دھاڑا۔

''بات تو تمہیں ختم ہی کرنی پڑے گی پیارے اکرام......'' ان میں سے ایک شکاری نے نرم لہجے میں کہا! ''مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں کرنل فریدی کے مقابل کھڑا ہو سکوں!''

''کون کرنل فریدی......!'' اکرام اچھل پڑا۔

اتنے میں فریدی نے آگے بڑھ کر نرم لہجے میں کہا! ''اب تمہیں اطمینان ہو جانا چاہیے کہ تم کسی خطرے سے دو چار نہیں ہو!''

پھر وہ ان دونوں کی طرف مڑا اور مسکرا کر بولا......!''تم شاید گرومی کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہو!''

''جی ہاں...... جناب!''

''کک...... کرنل...... فف فریدی...... یعنی کہ......'' اکرام ہکلایا......اس کے چہرے پر عجیب سے آثار تھے...... پھر وہ لسلی کی طرف مڑ کر جھینپتے ہوئے انداز میں بولا......!''کوئی

بات نہیں ہے...... سب ٹھیک ہے...... یہ واجد کے محکمے کے ایک بڑے نامور آفیسر ہیں......! لل لاحول ولاقوۃ یعنی خواہ مخواہ...... واہ بھئی!''

''کوئی بات نہیں۔! میرے اسسٹنٹ نے تمہیں صحیح بات نہیں بتائی تھی۔ ہم میں سے کوئی کبھی نہیں بتاتا......!''

''میں بے حد شرمندہ ہوں جناب......!''

حمید نے لسلی کی طرف دیکھا......! اس کے چہرے پر گہرا سکون تھا۔

''اور اب......'' فریدی تھوڑی دیر بعد بولا۔ ''مجھے تم سے واجد ہی کے سلسلے میں گفتگو کرنی ہے!''

''ضرور...... ضرور......!'' اکرام مضطربانہ انداز میں ہاتھ ملتا ہوا بولا۔

شکاری کاؤنٹر کے پاس سے ہٹ کر ہال کی ایک میز کے گرد جا بیٹھے تھے۔ اس نے ان کی طرف اشارہ کر کے لسلی سے کہا۔ ''تم ان لوگوں کے لیے کافی کا انتظام کر دو!''

وہ سر کو خفیف سی جنبش دے کر وہاں سے چلی گئی......!

فریدی کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر جھکتا ہوا آہستہ سے بولا......!'' کیا ان شکاریوں کا پڑاؤ کہیں قریب ہی ہے؟''

''جی ہاں......! اب یہی دیکھ لیجئے کہ ان سے میرے اچھے تعلقات ہیں......! لیکن میں نے انہیں یہاں قیام نہیں کرنے دیا۔'' اکرام نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

''واجد کیسا آدمی ہے؟''

''یہ...... یہ...... آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟''

''ظاہر ہے کہ آپ اس کے رشتہ دار ہیں......؟''

''مجھے ویسے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی تھی...... لیکن پچھلے ماہ وہ غیر ملکیوں کے ایک قافلے کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ ان میں شامل بھی نہیں تھا لیکن ان کے ساتھ ہی یہاں پہنچا تھا۔ میں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ کیونکہ میں اس کو ہمیشہ سے پسند کرتا رہا ہوں۔ اس کے لئے علیحدہ کمرے کا انتظام کیا۔ اس کی آسائشوں کا خیال رکھا۔ لیکن......!''

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا...... فریدی استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

اکرام تھوڑی دیر بعد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ ”رات اس نے شرافت سے بسر کی تھی...... لیکن دوسری صبح غیر ملکیوں کے قافلے کی ایک لڑکی کے پیچھے پڑ گیا تھا......! وہ یہیں کاؤنٹر پر مجھ سے بات کر رہی تھی کہ وہ آ گیا...... پہلے احمقوں کی طرح اسے گھورتا رہا۔ پھر بولا تم ہی ہو۔ وہ تم ہی ہو...... میں نے تمہیں کہاں کہاں تلاش کیا......! وہ بے چاری حیرت زدہ رہ گئی...... مجھ سے پوچھنے لگی کہ یہ کیا بک رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں...... اس وقت یہاں ہم تینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا...... میں عجیب طرح کی دہشت کا شکار ہو گیا۔ سوچ رہا تھا کہ اگر اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اس طرف آ نکلا تو کیا ہو گا......! اتنی دیر میں وہ نامعقول بالکل پوجا کرنے کے سے انداز میں گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے تھے...... اس کی حرکت پر لڑکی بیچاری اور زیادہ بوکھلا گئی...... پھر دفعتاً مجھے غصہ آ گیا اور میں نے واجد کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا......! لیکن وہ اپنی دھن میں مگن جو جو کچھ منہ میں آ رہا تھا بکے جا رہا تھا۔! لڑکی سراسیمگی کے عالم میں رہائشی کمروں کی طرف بھاگ نکلی...... اور وہ خود بے ہوش ہو کر گر گیا......!“

اکرام پھر خاموش ہو گیا......!

”کتنی دیر بے ہوش رہا تھا......!“ فریدی نے پوچھا۔

”اس سلسلے میں وقت کا صحیح تعین نہ کر سکوں گا...... لیکن وہ بہت دیر تک بے ہوش رہا تھا اور اسی حال میں رہائشی کمرے تک لے جایا گیا تھا اور پھر مسخرہ پن ملاحظہ فرمایئے۔ دوبارہ ہوش آنے پر کسی طرح یقین ہی نہیں کر رہا تھا کہ اس سے کوئی نازیبا حرکت سرزد ہوئی ہو گی، لڑکی موجود ہی تھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا......! کچھ بھی ہو جناب میں تو لڑکی کی شرافت پر عش عش کر رہا تھا......! اس نے اپنے ساتھیوں سے اس بے ہودگی کا تذکرہ تک نہیں کیا تھا...... ورنہ شاید واجد کے ہاتھ پیر سلامت نہ رہتے......!“

دوسری شام کو غیر ملکیوں کا وہ قافلہ یہاں سے رخصت ہو گیا میں ان لوگوں کی موجودگی میں بات نہیں بڑھانا چاہتا تھا...... لیکن ان کے جاتے ہی میں نے واجد کو بھی نکال باہر کیا!“

اس کے خاموش ہو جانے پر فریدی کسی سوچ میں ڈوب گیا، پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ ”وہ قافلہ کہاں سے آیا تھا اور کدھر گیا!“

''وہ لوگ دارالحکومت سے آئے تھے اور ریگم بالا کے قدیم مندر دیکھنے جارہے تھے!''

''واجد کہاں سے آیا تھا......؟''

''میں نہیں جانتا......اس کے بارے میں اس نے کچھ نہیں بتایا تھا لسلی نے بھی اس سے پوچھا تھا!''

''کیا وہ ایسا ہی آدمی ہے کہ لڑکیوں کے پیچھے دوڑتا پھرے۔'' فریدی کے اس سوال پر حمید کھکار کر چھت کی طرف دیکھنے لگا۔

''میں کیا بتاؤں جناب......! اس واقعہ سے پہلے تو میں اسے ایک بے حد نیک نفس لڑکا سمجھتا رہا تھا!''

''کیا دلیل ہے نیک نفسی کی......!'' حمید برا سا منہ بنا کر بڑبڑایا۔

''جی ......!'' اکرام چونک کر حمید کی طرف مڑا ہی تھا کہ فریدی نے دوبارہ اسے اپنی طرف متوجہ کرلیا!

''اس قافلے کا کوئی آدمی اس سے پہلے بھی کبھی یہاں دکھائی دیا تھا!''

''گائیڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں......!''

''کوئی جانا پہچانا آدمی ہے؟''

''جی ہاں وہ ٹیکم گڈھ میں رہتا ہے!''

''واپسی میں بھی وہ قافلہ یہاں ٹھہرا تھا!''

''جی نہیں......!''

فریدی پھر کچھ سوچنے لگا ......! تھوڑی دیر بعد اس نے اس لڑکی کے متعلق کچھ اور بھی سوال کیے جسے واجد نے اکرام کے قول کے مطابق دہشت زدہ کر دیا تھا......اور ان سوالات کا مقصد یہ معلوم کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ لڑکی نے بعد میں واجد کے متعلق اکرام سے کسی قسم کی گفتگو تو نہیں کی تھی......!

کمروں کی طرف واپسی پر فریدی نے حمید سے کہا......!''اکرام کے بیان کے مطابق لڑکی قطعی لاتعلق معلوم ہوتی ہے......!''

''ان لڑکیوں کو تو اس وقت تک تعلق پیدا نہیں ہوتا جب تک کہ بے ہوشی موت میں نہ

تبدیل ہو جائے، چاہنے والوں کی پرواہ اس وقت تک نہیں کرتیں جب تک کہ وہ دفن نہ ہو جائیں! اور پھر ہر محفل میں بڑے آرٹسٹک انداز میں اپنی سوگواری کا اظہار کرتی پھرتی ہیں!''

''میں تمہیں مثنوی زہرِ عشق کا درس نہیں دے رہا تھا!'' فریدی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''کچھ بھی ہو......! اس وقت نیک نفسی کی دلیل سن کر گہرا صدمہ پہنچا ہے......!''

دفعتاً فریدی چلتے چلتے رکا...... اور پھر کاؤنٹر کی طرف مڑ گیا......! حمید وہیں کھڑا رہا......! اتنے میں اسے لسلی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔

''اب کیا حال ہے اس کا......!'' اس نے پوچھا۔

''گہری نیند سو رہا ہے!''

''اگر پہلے ہی سچ بول دیتے تو بات اتنی کیوں بڑھتی!''

''ہوں......اوں......! تم نے ان بے چاروں کو کافی نہیں سرو کی۔'' حمید نے دونوں شکاریوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اکرام سرو کرے گا...... میں نے تیار کر دی ہے......! بڑی مصیبت آ جاتی ہے سیزن ختم ہونے پر...... میں ہی اسے کفایت شعاری سکھاتی ہوں ورنہ وہ سردیوں میں بھی نوکروں کی فوج برقرار رکھے!''

''واجد جس قافلے کے ساتھ آیا تھا اس میں کوئی لڑکی بھی تھی!''

''ہاں شاید تھی تو......!''

''کیا واجد نے اسے چھیڑا تھا......!''

''نہیں تو......! میرا خیال ہے کہ وہ ایک بہت ہی شائستہ آدمی ہے......! اکرام نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس پر کسی قسم کے دورے پڑتے ہیں......!''

حمید نے فریدی کی طرف دیکھا وہ کاؤنٹر پر جھکا ہوا اکرام سے کچھ کہہ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ واپسی کے لیے مڑا لسلی اس طرح حمید کے پاس سے ہٹ گئی جیسے وہ وہاں اس کی موجودگی پر معترض ہو گا۔

''چلو......!'' فریدی قریب پہنچ کر بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ تم اس سے واجد کے متعلق گفتگو کر رہے تھے......!''

''واجد سے کم تو نہیں ہوں میں......اپنے متعلق گفتگو کر رہا تھا، اسے بتا رہا تھا کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔''

''بکومت......!'' فریدی نے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا......!

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا......حمید اس کے پیچھے تھا۔ لیکن اسے دیوار پر وہ روشن دائرہ صاف نظر آ رہا تھا جس سے دور کی پہاڑیاں نظر آ رہی تھی اور واجد کا بستر خالی تھا......!

فریدی تیزی سے اس دائرے کی طرف بڑھتا چلا گیا......! دیوار کو بڑی صفائی سے کاٹا گیا تھا......اتنا بڑا سوراخ تھا جس سے ایک آدمی بہ آسانی گزر سکتا تھا......وہ پھر خالی بستر کی طرف مڑا......!

واجد کا دور دور تک پتہ نہیں تھا۔

پرس اور پستول

سب سے پہلے فریدی اس راستے سے باہر نکلا تھا۔ یہ عمارت کی پشت تھی......حمید بھی باہر نکلا اور اس نے برف پر کئی آدمیوں کے قدموں کے نشانات دیکھے جو ڈھلان میں اتر کر اگلی چڑھائی تک چلے گئے تھے۔

''وہ سڑک ہے......!'' فریدی چڑھائی کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ ''اسے یہاں سے اٹھا کر لے جایا گیا ہے!''

پھر وہ یک بیک چونک کر مڑا اور تیزی سے دیوار کے اس خلاء سے گزر کر کمرے میں داخل ہوا ساتھ ہی حمید کو آواز دی۔ ''جلدی کرو۔ کہیں وہ ہماری گاڑی کو بیکار نہ کر گئے ہوں!''

حالات سے پوری طرح باخبر نہ ہونے کے باوجود بھی حمید کسی بڑے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہو گیا۔

وہ تیز رفتاری سے ہال میں پہنچے......لیکن یہاں لسلی کے علاوہ اور کوئی نظر نہ آیا۔

فریدی حمید کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتا ہوا خود تیزی سے باہر نکل گیا......! حمید نے اس میز پر کافی کے لوازمات رکھے دیکھے جہاں دونوں شکاری بیٹھے تھے......لسلی کاؤنٹر پر تھی۔

حمید نے کافی پاٹ کا ڈھکن اٹھا کر دیکھا......کافی پاٹ لبریز تھا۔

''تم چاہو تو اسے استعمال کر سکتے ہو......! وہ دونوں چلے گئے۔؟''لسلی نے اسے آواز دے کر کہا۔

''یہ لوگ کہاں گئے......؟''

''پتہ نہیں تمہارے جانے کے بعد اکرام ان کے لیے کافی سرو کر رہا تھا کہ دفعتاً دونوں اٹھ گئے......!''

''مسٹر اکرام کہاں ہیں......؟''

''وہ اسے بھی ساتھ لے گئے ہیں......!''

''کہاں!''

''اکرام جلد ہی واپس آنے کو کہہ گیا ہے......! مجھے خود بھی حیرت ہے وہ اس طرح کہیں نہیں جاتا......!''

حمید نے طویل سانس لی اور مڑ کر صدر دروازے کی طرف دیکھا۔

فریدی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا......! تو کیا سچ مچ وہ اپنی گاڑی سے ہاتھ دھو بیٹھے......! بات قرین قیاس بھی تھی۔

جو لوگ اسے لے گئے تھے انہوں نے اس کا خیال تو رکھا ہی ہوگا کہ فوری طور پر ان کا تعاقب نہ کیا جا سکے......! اگر وہ گاڑی نہ لے گئے ہوں گے تو کم از کم اسے قابل استعمال نہ رہنے دیا ہوگا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کاؤنٹر کے قریب آیا......!

''سردی بہت ہے......ایک کپ اور پیو......!''لسلی بولی۔

''کیا وہ دونوں اچانک ہی اٹھ گئے تھے......!''

''نہیں......باہر سے اس کے کسی ساتھی نے دروازہ کھول کر کچھ کہا تھا۔''

''اوہو......کوئی تیسرا آدمی!''

''بات کیا ہے......!''لسلی چونک کر اسے گھورتی ہوئی بولی......''تم اس طرح کیوں پوچھ رہے ہو......!''

''میرے چیف کی واپسی پر معلوم ہو جائے گا......!''

''اس سے مجھے نہ جانے کیوں خوف معلوم ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر میرے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں......عجیب سی تھرتھری سارے جسم میں پڑ جاتی ہے۔ بچپن میں یہی کیفیت چڑیا گھر میں شیروں کے کٹھرے کے پاس سے گزرتے وقت ہوا کرتی تھی......!''

''سچ پوچھو تو وہ چڑیا گھر ہی کے قابل ہے!'' حمید اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

''میں نہیں سمجھی......!''

''تمہیں دیکھ کر اس کے جسم کے سارے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہوں گے!''

''کیا بات ہوئی......!''

''بپھرے ہوئے درندے کے جبڑے میں ہاتھ ڈال دے گا لیکن کسی عورت کا قرب اس کیلئے قرب قیامت سے کم نہیں اب یہی دیکھ لو کہ خود باہر گیا ہے۔ کیا مجھے نہیں بھیج سکتا تھا۔''

''بڑی عجیب بات ہے......!''لسلی بڑبڑائی۔ پھر وہ دونوں ہی چونک پڑے۔ دروازے پر کوئی باہر سے ٹھوکریں مار رہا تھا۔

حمید تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن اس دوران میں بغلی ہولسٹر سے ریوالور بھی نکال چکا تھا۔ ہینڈل گھما کر دروازہ تو کھولا......لیکن خود......اوٹ ہی میں رہا......داہنے ہاتھ کی انگلی ریوالور کے ٹریگر پر تھی اور وہ کسی لمحے بھی فائر کر سکتا تھا۔

اندر داخل ہونے والا فریدی تھا اور اب اس نے اکرام کے پہاڑ جیسے جسم کو دونوں ہاتھوں میں اس طرح اٹھا رکھا تھا جیسے وہ کوئی ننھا سا بچہ ہو۔

لسلی بوکھلا کر اس کی طرف دوڑ پڑی۔

''یہ کیا ہوا......یہ کیا ہوا......!''

''کسی کمرے میں چلو جہاں بستر ہو......!''فریدی نے نرم لہجے میں کہا......!

حمید بھی دروازے کی اوٹ سے نکل کر ان کے ساتھ ہو گیا تھا۔

لسلی انہیں اکرام کی خواب گاہ میں لائی۔

فریدی اسے بستر پر لٹا کر حمید سے بولا۔ ''سر پر چوٹ لگنے سے یہ بے ہوش ہو گیا ہے!''

''کیا بات ہے......! مجھے بتاؤ...... یہ کیسے ہوا۔'' لسلی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔

''میں نے اسے گیراج میں بے ہوش پڑا پایا تھا......!''

''وہ لوگ کہاں گئے؟''

''کون لوگ......؟''

حمید نے لسلی کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے فریدی کو وہ سب کچھ بتایا جو اس سے معلوم ہوا تھا......!

''وہ ہماری گاڑی بھی لے گئے......!'' فریدی بولا...... اور پھر لسلی سے پوچھا......!

''کیا گیراج میں کوئی گاڑی تھی......!''

''ہاں...... ہماری وین......!'' لسلی نے جواب دیا۔

''وہ بھی اب وہاں موجود نہیں ہے......! میرا خیال ہے کہ وین ہی کو لے جانے کے لیے انہوں نے اکرام پر حملہ کیا!''

''لیکن کیوں...... لیکن کیوں؟''

''اس لیے کہ ہم ان کا تعاقب نہ کر سکیں......!'' حمید بولا۔

''آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے...... وہ دونوں شکاری تو اکرام کے شناسا تھے۔ ان پر اسے اتنا ہی اعتماد تھا کہ تم سے نپٹنے کے لیے انہیں بلوایا تھا۔''

''کہاں سے بلوایا تھا......!''

''اوہ...... یہ سب باتیں پھر ہوتی رہیں گی......! اکرام کے لیے کچھ کرو۔ یہ کیسے ہوش میں آئے گا...... میں کیا کروں...... میرے خدا...... کتنا منحوس دن ہے!''

''میں اسے دیکھ رہا ہوں......!'' فریدی بولا۔ پھر اس نے حمید سے کہا......! ''تم مسز اکرام کو واجد والے کمرے میں لے جاؤ۔''

''کیوں......؟ وہاں کیوں۔'' وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولی۔

''تاکہ حالات سے متعلق تمہاری حیرت رفع ہو سکے......!''

''کیا بات ہے......؟'' وہ حمید کی طرف مڑی۔

''میرے ساتھ آؤ......!''

''خدارا کچھ تو بتاؤ...... یہ کیا ہو رہا ہے......؟'' وہ جھنجھلا کر چیخی......! اور حمید کے پیچھے پیچھے کمرے سے نکل آئی۔

''یہ سب کچھ واجد کی وجہ سے ہوا ہے......؟''

''تو اکرام ٹھیک ہی کہہ رہا تھا......؟''

''وہ بھی غلط فہمی میں مبتلا تھے......!''

وہ آخر کو واجد والے کمرے میں داخل ہوئے اور لسلی سامنے والی دیوار پر نظر پڑتے ہی ٹھٹھک گئی۔

''یہ کیا ہوا......'' اس نے بالآخر بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''اس طرح وہ واجد کو نکال لے گئے۔ ساتھ ہی تعاقب کے سارے ذرائع بھی منقطع کر گئے!''

''لیکن یہ...... اس صفائی سے...... تم خود دیکھو کہ شہتیر کتنے موٹے ہیں اتنے تھوڑے وقفے میں یہ کام قطعی ناممکن ہے......! اتنی گولائی میں تراشنا قطعی ناممکن!''

''تو کیا تم بھی اکرام والے آسیب کے امکانات پر غور کر رہی ہو......!''

''لیکن پھر واجد کا کیا معاملہ ہے!''

''اصل معاملے کا علم میرے چیف کو ہے۔! بہرحال خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے اس سے نجات ملی!''

''میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا!''

''ضرورت بھی کیا ہے سمجھنے کی۔ ہوش آنے پر کچھ نہ کچھ مسٹر اکرام بھی سمجھا ہی دیں گے!''

''چلو...... یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے۔ مجھے اکرام کے پاس ہونا چاہئے تھا۔''

وہ پھر اکرام کی خواب گاہ میں آئے...... اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا...... فریدی اب بھی وہیں تھا...... اور پر تشویش نظروں سے اکرام کی طرف دیکھے جا رہا تھا......!

''ہم وقت ضائع کر رہے ہیں......!'' حمید کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا۔

''اس کے ہوش میں آنے سے پہلے کوئی قدم اٹھانا بے سود ہوگا۔'' فریدی کا جواب تھا۔

''تدبیر کی گئی ہے......'' ذرا دیر بعد......!'' ویسے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔'' فریدی گھڑی پر نظر ڈالتا ہوا بولا۔ ''تم بیٹھ جاؤ۔!''

اس نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ لسلی چپ چاپ جا بیٹھی......!

حمید کی نظر اکرام کے چہرے پر تھی......اکرام کے پپوٹے گردش کرنے لگے تھے۔ کچھ دیر بعد ہونٹ بھی ہلے اور ہلکی سی کراہ نکلی۔ اس کے بعد اس نے آنکھیں کھول دی تھیں۔

پلکیں جھپکائے بغیر چھت کی طرف گھورتا رہا......لسلی نے کچھ بولنا چاہا تھا......لیکن فریدی نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

کچھ دیر بعد......اکرام کراہا......''ذلیل کمینے......کتے......!''

''تم کس سے مخاطب ہو......!'' فریدی نے سوال کیا......!

''اوں......!'' اس نے چونک کر آواز کی جانب سر گھمایا......اور پھر اٹھنے کی کوشش کی۔!

''نہیں....!'' فریدی ہاتھ اٹھا کر بولا۔ ''لیٹے رہو....! تمہارے سر میں چوٹ آئی ہے!''

''لل......لسلی کہاں ہے......! وہ محفوظ تو ہے نا!''

''میں یہاں ہوں۔!'' لسلی سامنے آتی ہوئی بولی۔ ''یہ کیا ہوا۔ کیونکر ہوا۔''

''بتاؤں گا......بتاؤں گا......! میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ناصر اتنا کمینہ ثابت ہوگا۔ اسے تو میں نے کبھی یہاں قیام کرنے سے بھی نہیں روکا تھا!''

''تم ان کے لیے گرما گرم کافی لاؤ......!'' حمید نے لسلی سے کہا۔ ''اب کوئی خدشہ نہیں رہا!''

''ہاں......کافی......! یہ بہتر رہے گا......میرے لیے۔'' اکرام بڑبڑایا۔ لسلی کے انداز سے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانا چاہتی ہے۔

حمید نے پھر کہا اور وہ اٹھ گئی۔

پھر کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی......آخر فریدی نے پوچھا۔ ''ناصر اسی کا نام تھا جس نے مجھے پہچانا تھا!''

''جی ہاں......وہی تھا جناب......! میں سوچ بھی نہیں سکتا!''

''تم باہر کیوں گئے تھے؟''

''وہ مجھے لے گیا تھا۔! اسے تھوڑا سا پٹرول چاہئے تھا......! اس کے لیے میں اسے گیراج میں لے گیا۔ وہاں اس نے وین کی چابی طلب کی۔ ابھی میں کچھ کہنے نہیں پایا تھا کہ اس کے دوسرے ساتھی نے میرے سر پر کوئی وزنی چیز ماری۔ پھر مجھے ہوش نہیں کہ کیا ہوا۔''

''وہ نہ صرف تمہاری وین لے گئے بلکہ میری جیپ بھی!''

''آخر کیوں......؟ انہوں نے ایسا کیوں کیا!''

''تم انہیں کہاں سے لائے تھے!''

''وہ اتفاقاً خود ہی آ گئے تھے!''

''لیکن قریب ہی قیام ہو گا......!''

''ہاں وہ غار یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے! سردیوں میں یہ لوگ لومڑیوں کے شکار کے لیے آتے ہیں اور غاروں میں رہتے ہیں! میں اپنے یہاں کسی کو قیام نہیں کرنے دیتا......! اور پھر وہ اس کے اخراجات بھی تو برداشت نہیں کر سکتے!''

''اچھی بات ہے......!'' فریدی طویل سانس لے کر بولا۔ ''کچھ دیر خاموش لیٹے رہو......! جو کچھ بھی ہونا تھا......ہو چکا!''

''واجد......واجد......واجد......آخر وہ ہے کیا بلا......!''

کوئی کچھ نہ بولا......فریدی سگار کا گوشہ توڑنے لگا۔

حمید نے جیب میں تمباکو کی پاؤچ ٹٹولی۔

پھر تھوڑی دیر بعد لسلی کافی کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی تھی...... بڑا کافی پاٹ تھا اور چار کپ......فریدی اور حمید کو بھی کافی پیش کی گئی۔

اکرام اٹھ بیٹھا تھا اور پرتشویش نظروں سے لسلی کو دیکھے جا رہا تھا۔

''میں خائف نہیں ہوں!'' دفعتاً لسلی ہنس کر بولی! ''تم ذرہ برابر بھی پرواہ نہ کرو...... میرا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا......تم جانتے ہی ہو بس اتنا ہے کہ گاڑی کے بغیر ہم دشواریوں میں پڑ جائیں گے!''

''صرف گاڑی ہی کے لیے مسٹر اکرام سے یہ برتاؤ ہوا ہے۔'' فریدی نے کافی کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا......! ''اب آپ لوگوں کے لیے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں! وہ صرف اتنا

ہی چاہتے تھے کہ ہم ان کا تعاقب نہ کر سکیں۔''

''تعاقب....!'' اکرام نے طویل سانس لی اور پھر ایسا لگا جیسے کچھ کہتے کہتے رک گیا ہو۔

حمید اسے گھورے جا رہا تھا۔

''کیا کسی طرح تعاقب ممکن ہے۔!'' بالآخر اس نے سوال کیا۔

''ممکن تھا...... لیکن افسوس......! میری موٹر سائیکل بھی وہ مردود ناصر تین دن ہوئے عاریتاً لے گیا تھا...... میں تو سمجھا تھا شاید آج وہ اسے واپس کرنے آیا ہے......!''

دفعتاً فریدی اٹھ کھڑا ہوا...... چند لمحے خاموشی سے اکرام کو دیکھتا رہا...... پھر بولا۔ ''کیا تم خود میں اتنی توانائی محسوس کر رہے ہو کہ ہمارے ساتھ اس غار تک چل سکو!''

''نہیں مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے......!'' اکرام نے کہا اور کراہتا ہوا پھر لیٹ گیا۔

''میں چل سکتی ہوں......!'' سلمیٰ بول پڑی۔

''ہرگز نہیں......!'' اکرام کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

''مجھے اپنی گاڑی واپس چاہئے...... سمجھے تم!''

''جہنم میں گئی گاڑی...... میں دیدہ دانستہ تمہیں کسی خطرے میں نہیں پڑنے دوں گا!''

''ان کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے!'' فریدی بولا۔

''تحفظ...... ہونہہ...... آپ اس کا تحفظ تو کر نہ سکے جسے ساتھ لائے تھے......!''

''اکرام فضول باتیں نہ کرو......!'' سلمیٰ نے جھنجھلا کر کہا۔

''تو...... تم جاؤ گی ان کے ساتھ......!''

''یقیناً جاؤں گی...... تم آرام کرو......!''

''تمہارے لیے آرام بے حد ضروری ہے......!'' حمید بولا۔

''میں کچھ نہیں جانتا......!'' اکرام غصے میں اپنی رانیں پیٹنے لگا۔ پھر اٹھ بیٹھا اور انہیں خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا بولا۔ ''جب تک مجھے واجد کی کہانی نہ معلوم ہو جائے ہرگز نہیں جانے دوں گا۔''

''آرام سے لیٹ جاؤ۔'' فریدی نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔ ''یہی تو ہمیں بھی معلوم کرنا ہے کہ واجد کی اصل کہانی کیا ہے...... تم نے مجھے بھی بتایا تھا کہ اس نے آسیب زدگی کی اداکاری کر کے ایک لڑکی کو خوفزدہ کرنا چاہا تھا لیکن اب اس واقعے کو کیا کہو گے......!''

''وہ دوبارہ یہاں مرنے کیوں آیا تھا!'' اکرام نے کسی جھگڑالو عورت کے سے انداز میں کہا۔

''میں لایا تھا اسے......!''

''کیا معلوم کرنا چاہتے تھے......!''

''وہ اس حال کو کیونکر پہنچا......!''

اکرام پھر کچھ نہ بولا......اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں اور گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔

''کیا خیال ہے......!'' حمید نے لسلی سے پوچھا۔

''اکرام کی حالت ٹھیک نہیں معلوم ہوتی۔ میں کہیں نہ جاؤں گی!''

''جاؤ...... مجھے مرنے دو......!'' اکرام حلق پھاڑ کر چیخا لیکن آنکھیں نہیں کھولیں۔

لسلی نے حمید کو چلنے کا اشارہ کیا اور کمرے سے باہر نکل کر حمید سے بولی۔''یہ اس کا خاص انداز ہے۔طوعا کرہا مجھے کسی بات کی اجازت اسی طرح دیتا ہے!''

سردی بہت بڑھ گئی تھی......وہ پیدل ہی سڑک کی طرف چل پڑے۔لسلی نے پوستین پہن لی تھی اور حمید محسوس کر رہا تھا کہ اسے چلنے میں دشواری ہو رہی ہے۔

''خاصا وزن لاد لیا ہے تم نے اپنے اوپر......!'' اس نے کہا۔

''مجبوری ہے......سردیوں میں اس کے بغیر میں باہر نکلنے کی ہمت نہیں کر سکتی!''

''پتہ نہیں کس جانور کی کھال ہے۔وہ تمہاری آئیڈیالوجی سے اتفاق بھی رکھتا تھا یا نہیں!''

''مجھے صرف اس سے غرض ہوتی ہے کہ کھال آرام دہ ہے یا نہیں، آئیڈیالوجی وغیرہ وہ اپنے ساتھ لے گیا ہوگا......''لسلی مسکرا کر بولی۔

''دنیا کی ساری عورتیں اس آئیڈیالوجی پر متفق ہیں!''

''کیا عورتوں نے تمہیں گہرے صدمے پہنچائے ہیں؟''

''بہت زیادہ......!''

''صورت سے تو نہیں معلوم ہوتا......!''

''سردی بہت زیادہ ہے ورنہ ضرور معلوم ہوتا!''

سڑک پر پہنچ کر فریدی رک گیا۔

''بائیں جانب......!''لسلی ہاتھ اٹھا کر بولی۔

فریدی ان سے کئی قدم آگے چل رہا تھا۔

کچھ دور چلنے کے بعد لسلی نے کہا......!''آج کا دن شاید مجھے زندگی بھر یاد رہے...... آخر واجد بے ہوش کیسے ہوا تھا؟''

''اگر مجھے علم ہوتا تو تمہیں ضرور بتا دیتا!''

''کیا تمہارے چیف نے نہیں بتایا!''

''ابھی تک انہیں موقع ہی نہیں مل سکا......! واقعات پر واقعات پیش آتے چلے گئے!''

''مجھے خوف ہے کہ کہیں ان غاروں میں بھی کوئی واقعہ پیش نہ آ جائے۔''

''تو پھر میں تمہیں واپس لے چلوں!''

''میں ڈرپوک تو نہیں ہوں!''

فریدی کچھ آگے نکل گیا تھا۔ دفعتاً وہ پھر رکا اور جب یہ دونوں قریب پہنچ گئے۔ تو حمید سے بولا......!''میں انہیں اس غار تک لے جانا مناسب نہیں سمجھتا......کیا یہ سڑک پر سے ہی نشاندہی نہ کرسکیں گی!''

''یہ میری رشتہ دار تو ہیں نہیں کہ آپ میرے توسط سے گفتگو فرمانا چاہتے ہیں آپ خود ہی براہ راست پوچھ لیجئے!''

لسلی ہنس پڑی اور بولی۔''برفباری نہ ہوئی ہوتی تو میں یہیں سے نشاندہی کر دیتی لیکن ایسی صورت میں جب کہ زمین نہیں دکھائی دے رہی یہ خطرناک ہوگا......!''

''ویسے بھی یہ خطرناک ہی ہے......آؤ واپس چلیں......!'' فریدی نے کہا اور اب پھر اس کا رخ موٹیل ہی کی طرف تھا......!

''کیا بات ہوئی......!''لسلی بڑبڑائی۔

حمید کچھ نہ بولا......وہ موٹیل میں واپس آ گئے......اکرام ہال میں ٹہلتا ہوا ملا اس کے چہرے پر شدید ترین اذیت کے آثار تھے......!

''کیا ہوا......؟''اس نے زہریلے لہجے میں پوچھا۔

''کچھ بھی نہیں......!'' فریدی کا جواب تھا......''میں نے اس وقت اس طرف جانا مناسب نہیں سمجھا!''

پھر وہ ان دونوں کو متحیر چھوڑ کر اس کمرے میں آ گئے جہاں کی دیوار کاٹی گئی تھی......!

فریدی بستر کے قریب کھڑا تھا......!

''کیا بستر کی شکنیں گن رہے ہیں......!'' حمید نے خشک لہجے میں پوچھا۔

''جی نہیں......!'' فریدی نے کہہ کر کمبل اٹھایا اور اسے ایک طرف جھٹک دیا۔ چوبی فرش پر کسی وزنی چیز نے گر کر آواز پیدا کی۔

یہ بھورے رنگ کا ایک پرس تھا......! حمید جہاں تھا وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا......! فریدی اسے اٹھانے کے لیے جھکا ہی تھا کہ لسلی کمرے میں داخل ہوئی۔

فریدی پرس اٹھا کر اس کی طرف مڑا اور لسلی کے ہاتھ میں اعشاریہ دو پانچ کا ریوالور دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے......!

''پرس زمین پر ڈال دو......!'' وہ سانپ کی طرح پھپھکاری۔

لیکن دوسرے ہی لمحے میں پرس بڑی قوت سے اس کے منہ پر پڑا۔ وہ لڑکھڑائی اور فریدی نے جھپٹ کر پستول اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

نئے مسافر

دوسرے جھٹکے میں وہ مسہری پر جا گری تھی...... پھر فریدی نے بڑے پرسکون لہجے میں حمید سے کہا...... ''دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دو اور کٹی ہوئی دیوار کے قریب ٹھہرو......اگر کوئی ادھر سے اندر آنے کی کوشش کرے تو بے دریغ گولی مار دینا......!''

لسلی کسی سہمے ہوئے پرندے کی طرح فریدی کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔

جب حمید دروازے کی چٹخنی چڑھا کر مڑا تو فریدی پھر بولا۔ ''وہ پرس مجھے اٹھا دو۔!''

حمید نے چپ چاپ تعمیل کی اور کٹی ہوئی دیوار کے قریب جا ٹھہرا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا۔

دفعتاً لسلی نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی طرف لے جانا چاہا......!

''نہیں......!'' فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔'' تم یونہی پڑی رہو گی۔ گھڑی کو ہاتھ نہیں لگاؤ گی!''

''کک......کیوں......؟'' وہ ہکلائی۔

''حمید گھڑی اتارلو......!''

''حمید بے چارہ کہاں کہاں آپ کا ہاتھ بٹائے گا.....اتارنے وغیرہ کا مرحلہ بھی خود طے کیجئے......!''

''بکو نہیں.....چلو......!''

''اچھاں......!'' وہ مردہ سے لہجے مین ناک کے بل کہتا ہوا آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے گھڑی اتارنے لگا۔

لسلی نے آنکھیں بند کرلیں.....وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔

فریدی پرس کا جائزہ لینے لگا تھا.....! حمید نے اس کی آنکھوں میں ویسی ہی چمک دیکھی جیسی عموماً کسی مسئلے کا حل دریافت کر لینے کے بعد پیدا ہوا کرتی تھی۔ بالآخر ایک طویل سانس لے کر اس نے پرس جیب میں ڈال لیا اور تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ لسلی کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا اکرام تمہارے راز سے واقف ہے.....!'' دفعتاً اس نے سوال کیا۔

''نہیں......!'' لسلی بھرائی ہوئی آواز میں بولی..'' میں پوری طرح خود کو تمہارے حوالے کرتی ہوں لیکن اس کی نظروں میں رسوا نہیں ہونا چاہتی.....!''

''وہ اس وقت کیا کر رہا ہے......!''

''میں نے اسے ایسپرین کے بہانے بے ہوشی کی دوا دے دی ہے!''

''یہ ٹرانسمیٹر ہے نا.....؟'' فریدی نے اس کی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا......جو اس نے حمید سے لے لی تھی۔

''ہاں......!''

''کس طرح آپریٹ ہوتا ہے؟''

''چابی کو دبا کر بائیں طرف گھماؤ......!''

''اس پرس کے بارے میں تمہیں اسی کے ذریعے اطلاع ملی تھی؟''

''ہاں......!''

''کیا تم پرس کی اہمیت سے واقف ہو......؟''

''نہیں......!''

''کیا کہا گیا تھا......؟''

''یہی کہ واجد کو اٹھاتے وقت شاید کسی کی جیب سے پرس گر گیا ہے اس کے بستر پر تلاش کیا جائے!''

''اگر تم پرس کی اہمیت سے واقف نہیں تھیں تو تم نے اتنی ذرا سی بات کے لیے پستول کیوں نکال لیا؟''

وہ خشک ہوتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیر کر رہ گئی......! کچھ بولی نہیں۔

فریدی تلخ سے مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔!''میں اتنا احمق نہیں ہوں کہ تمہارے ساتھ ان غاروں تک چلا جاتا......اگر ان لوگوں کو تعاقب کا خدشہ تھا تو صرف گاڑیوں کے پہیے ناکارہ کر دینے پر بھی اکتفا کر سکتے تھے......! اکرام کو گیراج میں لے جا کر اس کا سر پھاڑ دینے کی کیا ضرورت تھی......؟ کیوں؟ کیا یہ سوال نامناسب ہے؟''

وہ خاموش ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا......پھر بولا۔''کیا اس کا مقصد یہی نہیں تھا کہ اکرام ہوش میں آنے کے بعد جھلاہٹ میں ان غاروں کی نشاندہی کرے اور ہم ادھر دوڑے جائیں......!''

حمید لسلی کو گھورے جا رہا تھا۔ وہ دم بخود پڑی تھی۔ فریدی نے اس کی گھڑی کی چابی دبا کر بائیں جانب گھمائی اور گھڑی سے باریک سی آواز آنے لگی۔

''ہلو لسلی ہلو ہلو۔'' اس نے فوراً چابی الٹ دی۔ آواز غائب ہو گئی۔

''اب تم اسے بتاؤ گی کہ تمہیں پرس نہیں مل سکا۔'' فریدی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا......!''اور وہ دونوں اتنے خائف ہیں کہ کسی طرح باہر نکلنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتے......!''

''مم......میں......!'' وہ ہکلا کر رہ گئی۔

''مجھے عورتوں کے آنسو بھی متاثر نہیں کر سکتے۔''

''حالانکہ خود کئی عورتوں کی یاد میں رویا کرتے ہیں......!'' حمید نے ٹکڑا لگایا۔

''خاموش رہو......!'' فریدی ایسے انداز میں غرایا کہ سچ مچ حمید کے رونگٹے کھڑے ہو گئے.....اور وہ بوکھلا کر دیوار کے خلاء سے باہر دیکھنے لگا۔

''میں اس ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کرنے جا رہا ہوں......!'' وہ لسلی کی طرف مڑ کر بولا......!''تم وہی کہو گی جو بتایا گیا ہے!''

دوبارہ سوئچ آن کر کے گھڑی اس کے قریب لے گیا، لسلی کی کال برابر جاری تھی۔ لسلی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہنا شروع کیا۔''پرس اس کمرے میں نہیں مل سکا اور وہ دونوں کسی طرح بھی باہر نکلنے پر آمادہ نظر نہیں آتے.....!''

''اچھی بات ہے۔ انہیں وہیں روکے رکھو.....کوشش کرو کہ رات ہونے سے پہلے کمرے کی دیوار کی مرمت بھی ہو جائے.....اوور....!'' آواز آئی۔

جواب میں لسلی نے کہا....!''یہ قطعی ناممکن ہے.....!ہمارے پاس نہ آدمی ہیں.....اور نہ سامان....!اوور۔''

''ان دونوں پر نظر رکھو.....!'' آواز آئی۔''انہیں تم پر شبہ نہ ہونے پائے...... اوور اینڈ آل.....!''

پھر آواز نہ آئی.....فریدی نے سوئچ آف کر کے گھڑی اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

''مم.....میرا کیا بنے گا....!''لسلی نے روہانسی آواز میں پوچھا۔

''اگر تم میرے کہنے پر عمل کرتی رہیں تو اکرام بھی ان واقعات سے لاعلم رہے گا اور تمہاری پوزیشن میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا! لیکن اگر تم میرے خلاف گئیں تو نہیں کہہ سکتا کہ تمہارا کیا حشر ہو.....!''

لسلی دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے خاموش بیٹھی رہی.....!

پھر فریدی حمید کو وہیں ٹھہرے رہنے کا اشارہ کر کے باہر چلا گیا......!لسلی اب بھی چہرہ چھپائے بیٹھی تھی۔

''شیر چلا گیا اب آنکھیں کھول دو......!'' حمید نے کچھ دیر بعد کہا۔

''میں بڑی دشواری میں پڑ گئی ہوں۔'' وہ چہرے سے ہاتھ اٹھا کر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

''کیا تم اب بھی اس سے لاعلمی ظاہر سکو گی کہ یہاں واجد پر کیا گزری تھی......!''

''یقین کرو کہ میں اس کی دیوانگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی اور وہ لوگ بھی میرے لیے اجنبی ہی تھے جن کے ساتھ وہ یہاں آیا تھا اور میں ان لوگوں سے بھی پوری طرح واقفیت نہیں رکھتی جن کے لیے یہ کام کر رہی ہوں......!''

''یہ بڑی عجیب بات ہے!''

''یقین کرو..... محض اکرام کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لیے میں نے ایسے کسی کام پر آمادگی ظاہر کی تھی جس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی......!''

''تم ان میں شامل کس طرح ہوئی تھیں......!''

''شکاری ناصر کے توسط سے..... مجھے یا تو اس سے ہدایات ملتی ہیں یا اس ننھے ٹرانسمیٹر کے ذریعے.....!''

حمید پائپ میں تمباکو بھرنے لگا...... بظاہر اس کی توجہ لسلی کی طرف نہیں تھی لیکن وہ پوری طرح ہوشیار تھا۔

''تمہارے ذمے کون سا کام ہے.....؟'' حمید نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

''یہاں قیام کرنے والے ان ٹورسٹس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا جو ریگم بالا کی طرف جانا چاہتے ہوں!''

''کس قسم کی معلومات......؟''

''کون ہیں..... کہاں سے آئے ہیں..... قومیت..... عمر..... پیشہ وغیرہ!''

''اس کے لیے تمہیں ان سے کافی گھل مل جانا پڑتا ہوگا.....!''

''ہوں..... یقیناً......!''

''ہم ہی پہلے مسافر ہیں..... جن کے لیے خود تمہیں اطلاع دی گئی تھی..... کیوں؟''

''ہاں..... لیکن نام صرف واجد کا لیا گیا تھا! تمہارے نام نہیں بتائے گئے تھے!''

''ہمارے متعلق کیا ہدایت ملی تھی.....!''

''یہی کہ ہر ممکن آرام و آسائش کا خیال رکھا جائے!''

''اور..... کچھ......!''

''اور ..... یہ کہ.....!'' وہ مسکرائی۔ ''جتنی بے تکلفی سے تم سے گفتگو کر سکتی ہوں..... اس شخص سے نہیں!''

''مجھے اپنی خوش بختی پر ناز کرنا چاہئے.....لیکن فی الحال اس کا موقع نہیں.....!''

''تم بتاؤ اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟''

''یہ میرے فرائض میں داخل نہیں ہے۔''

''میں کیا کروں.....؟'' وہ اپنے بال نوچنے لگی۔

''سب کچھ کرو لیکن اس کا مشورہ میں ہرگز نہ دوں گا۔ تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں...!''

''میرا مذاق نہ اڑاؤ.....!'' وہ روہانسی ہو کر بولی۔

''کھانا کیسا پکاتی ہو.....اب مجھے بھوک لگ رہی ہے!''

''میرا جی چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں۔''

''اتنی ذرا سی بات پر.....!'' حمید نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

''اب میں اکرام کا سامنا کیسے کرسکوں گی!''

''مت کرو..... ہوش آنے سے پہلے ہی بے ہوشی کا دوسرا ڈوز دے دینا وہ تمہیں بہت چاہتا ہے..... چاہنے والوں کو جب تک چاہو بے ہوش رکھ سکتی ہو.....!''

''طنز نہ کرو مجھ پر.....!''

''طنز نہیں..... یہ ایک کائناتی حقیقت ہے!''

''تم مجھے بہت سور معلوم ہوتے ہوں۔!'' دفعتاً وہ اٹھلائی۔

''اسی لیے تو میرا چیف تمہیں میرے سپرد کر گیا ہے!''

''تمہیں اس کی بھی فکر نہیں کہ وہ لوگ تمہارا سامان لے گئے۔ گاڑی لے گئے.....!''

''غیر شادی شدہ زندگی ایسی ہی ہوتی ہے!''

''تمہاری شادی نہیں ہوئی.....؟''

''بیوی کی زبان سے اپنے لیے لفظ سؤر نہیں سن سکتا....! لیکن ابھی تم نے مجھے بڑا سؤر کہا تھا.....سن کر خاصی لذت محسوس کی تھی!''

''کیا بات ہوئی.....؟''

''یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی....! بیوی مرد چاہتی ہے اور محبوبہ.....مردک!''

''پتہ نہیں لاطینی بول رہے ہو یا اب انگریزی بھی میری سمجھ میں نہیں آتی!''

''اچھا تو صاف صاف سنو......! مجھے بدتمیز عورتیں پسند ہیں......! بیوی مجھے دن رات گالیاں نہیں دے سکتی!''

''بڑی عجیب بات ہے!''

''بالکل عجیب بات نہیں......! بچپن میں ماں کی زبان سے ہر وقت گالیاں سنتا تھا۔ لہٰذا مزاج بن گیا ہے.....اب جو گالیوں سے بات نہ کرے.....عورت ہی نہیں لگتی......!''

''نفسیاتی کیس ہے!''

''نفسیاتی......!'' حمید دانت پیس کر غرایا۔

''کیوں......؟ اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے......!''

''سطح سمندر سے اتنی بلندی پر بھی اس منحوس لفظ سے پیچھا نہ چھوٹا........صبح ناشتے میں نفسیات، دوپہر کے کھانے میں نفسیات، رات کے کھانے میں نفسیات، اونگھنے میں نفسیات، چھینکنے میں نفسیات!''

''اوہو تو کیا تمہارے ملک میں اس مضمون سے بہت زیادہ دلچسپی لی جارہی ہے۔!''

''افسانوں سے لے کر گورکنی کے پیشے تک میں گھسی ہوئی ہے! گورکن قبر کھودتے کھودتے سوچ میں گم ہو جاتا ہے کہ آخر عورتوں نے اس پیشے کو کیوں نہیں اپنایا......سمجھ میں نہیں آتا تو قبر ادھوری چھوڑ کر یونیورسٹی کی راہ لیتا ہے!''

''یونیورسٹی......!''

''ہاں یونیورسٹی......! اور وہاں سے فرائڈ فرائڈ کا نعرہ لگاتا ہوا واپس آتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تندہی سے گورکنی میں مصروف ہو جاتا ہے......!''

''بڑی عجیب بات ہے۔''

''اب آؤ اپنی نفسیات کی طرف......!''

''میری نفسیات......!'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

''اس حادثے کے باوجود تم بہت مطمئن نظر آرہی ہو......!''

''ہرگز نہیں......پھر کیا باتیں کریں......!''

''خدا کی پناہ......کیا دنیا کی ہر قوم کی عورت باتوں کی اتنی دلدادہ ہوتی ہے......!''

''اچھی بات ہے اب کچھ نہیں بولوں گی!''

''عورت کی زبان سے یہ جملہ بھی ایسا ہی لگتا ہے جیسے بقیہ مضمون فلاں صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے!''

لسلی ہنس پڑی۔

''بہت دلچسپ آدمی معلوم ہوتے ہو!''

''صرف دلچسپ......آدمی نہیں!''

''میں نہیں سمجھی؟''

''عورت صرف دلچسپی چاہتی ہے......دلچسپی ختم......اور آدمی بوریت کا پٹارہ۔''

''بہت جلے ہوئے ہو......!''

حمید ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔ اتنے میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور فریدی اندر آیا۔

''تم اکرام کی نگہداشت کے لیے اپنے کمروں میں جا سکتی ہو!'' اس نے لسلی سے کہا۔

''شش......شکریہ......!'' لسلی اٹھتی ہوئی بولی اور چپ چاپ کمرے سے نکل گئی۔

''کوئی نیا فتنہ نہ اٹھا دے......!'' حمید آہستہ سے بولا۔

''میں تمہیں اس کے سر پر مسلط ہونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔!'' فریدی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

حمید نے برا سا منہ بنا کر شانوں کو جنبش دی۔

''وہ دراصل ہمیں گھیرنا چاہتے ہیں......!'' فریدی نے کچھ دیر بعد کہا۔

''اگر یہ گھیراؤ لسلی ہی جیسی عورتوں کے ذریعے عمل میں لایا جائے تو انہیں کافی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔!''

''فضول باتیں نہ کرو.....سنو...!''

حمید پوری طرح متوجہ ہو گیا......! فریدی نے بجھے ہوئے سگار کو دیوار کے خلاء سے باہر پھینکتے ہوئے کہا۔ ''واجد نامکمل برین واشنگ کا کیس ہے۔''

''کیا مطلب......!'' حمید چونک پڑا۔

''کسی نے اس کی برین واشنگ کرنی چاہی تھی.....لیکن وہ اس کی تکمیل سے قبل ہی کسی طرح اس کے پنجے سے نکل بھاگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا شعور دو قسم کی لہروں میں تقسیم ہو کر رہ گیا ہے.....کبھی وہ واجد کی حیثیت میں آ جاتا ہے اور کبھی اس حیثیت میں جس میں کسی نے اسے مکمل طور پر تبدیل کر دینا چاہا تھا۔! ٹیکم گڈھ سے وہ میرے پاس ایک کیس ہی کی حیثیت سے روانہ کیا گیا تھا......! لیکن اسے یہی بتایا گیا تھا کہ اس کا تبادلہ کیا جا رہا ہے......! میں نے کچھ دن اسے اپنے ساتھ رکھ کر اچھی طرح اس کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا..... وہاں اس کی بدلتی ہوئی ذہنی کیفیات کا وقفہ طویل ہوتا تھا.....لیکن اس علاقے میں داخل ہوتے ہی ذہنی تبدیلیوں کا وقفہ بہت کم ہو گیا تھا......! یہ علامت امید افزاء تھی۔ میں نے جیپ خراب ہونے کا بہانہ کر کے تم دونوں کو موٹیل سے مدد لانے کے لیے پیدل روانہ کیا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ شاید وہ ان جلد جلد بدلتی ہوئی ذہنی حالتوں کے تحت اس مقام کی طرف ہماری رہنمائی کر سکے جہاں اس کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا تھا....! تم دونوں چلتے رہے اور میں تمہارا تعاقب کرتا رہا۔ لیکن جب وہ ڈھلان میں اترا تو مجھے تشویش ہوئی کہ کہیں دونوں ہی کسی گڑھے میں نہ جا گرو.....لہٰذا وہ اسکیم بدلنی پڑی۔ اسے روکنا پڑا......!''

فریدی خاموش ہو کر نیا سگار سلگانے لگا....!

''میں اپنی ساری جھنجھلاہٹیں واپس لیتا ہوں جناب عالی......!'' حمید نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بڑے ادب سے کہا۔

فریدی دیوار کے خلا سے باہر دیکھ رہا تھا....! دفعتاً حمید کی طرف مڑ کر بولا....''اب حالات نے دوسرا رخ اختیار کیا ہے؟''

حمید سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ فریدی نے سگار کا کش لیتے لیتے رک کر کہا......!''اس بستر پر پائے جانے والے پرس میں زیرو لینڈ کی علامت موجود ہے......! وہ نشان جس کے ذریعے اس تنظیم کے لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں!''

''خدا غارت کرے......!'' حمید پیر پٹخ کر بولا۔

''کیا مطلب......!''

''ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ جانے والے کیسوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔''

''ہونہہ......!''

''کچھ لوگ چاند کی خبر لے آئے اور ہم ابھی تک زیرو لینڈ ہی کا پتہ نہ لگا سکے......!''

فریدی کچھ نہ بولا۔

''لیکن واجد......! وہ بے ہوش کیسے ہوا تھا......!''

''جب تم موٹیل میں داخل ہوئے تھے تو وہ بالکل نارمل تھا......! اپنے خالو اور اس کی بیوی کے متعلق گفتگو کرتے کرتے اچانک پھر دوسری لہر اس کے ذہن کو کسی خوابناک ماحول کی طرف بہا لے گئی تھی اور اس نے بالکل ایسے ہی انداز میں گرد و پیش کا جائزہ لیا تھا جیسے اسے کچھ یاد آ رہا ہو......! بہرحال اسی دوران میں......میں نے یہ بھی محسوس کیا جیسے وہ ایک خاص سمت جانا چاہتا ہو......! جیپ دوبارہ سڑک پر لے گیا اور اس کی مرضی کے مطابق چلتا رہا.....ایک جگہ وہ دفعتاً زور سے چیخا اور بے ہوش ہو گیا......! کچھ دیر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتا رہا تھا.....پھر مجبوراً واپسی کی ٹھہری تھی!''

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔

اب حمید کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی لمحے بھی موت سے سابقہ پڑ سکتا ہے......!

''کیا یہ ضروری ہے کہ واجد کی برین واشنگ کی گئی ہو......!'' اس نے کچھ دیر بعد سوال کیا۔

''اس انکشاف کے بعد تم اس سوال پر حق بجانب ہو.....وہ لوگ اچھے اچھوں کو خرید لینے کی استطاعت رکھتے ہیں......! بیچارہ واجد کس شمار و قطار میں ہے......! بہرحال اب ہمیں اس سے بحث نہ ہونی چاہئے کہ واجد کی کیا حیثیت ہے......! اگر وہ ان کے ہاتھوں بک گیا ہے تب بھی کیا فرق پڑ سکتا ہے!''

حمید پائپ میں تمباکو بھرنے لگا تھا.....فریدی کچھ دیر بعد خاموش رہ کر بولا.....!''تم نے لسلی سے کیا معلومات حاصل کیں!''

حمید نے وہ گفتگو دہرائی جو ان کے درمیان ہوئی تھی......! غیر ضروری حصوں کو حذف کرتا گیا تھا۔

''ہوں.....!'' فریدی نے طویل سانس لی اور حمید سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اس بار ریگم بالا کے مندر......!'' وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر بجھا ہوا سگار سلگانے لگا....!

''لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہئے......!''

''انتظار....اس کے علاوہ اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں......! جیپ وہ لے گئے.....اکرام کی گاڑی بھی گئی......!''

''لیکن یہاں تو ہم بہ آسانی مار لیے جائیں گے......!'' حمید نے کٹی ہوئی دیوار کی طرف دیکھ کر کہا۔

''فکر نہ کرو......!'' فریدی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

''فکر نہ کرو......!'' حمید آنکھیں نکال کر بولا۔''معجزے آپ کے ساتھ ہوتے ہیں میرے ساتھ نہیں!''

''تم خود کو مجھ سے الگ کب سے سمجھنے لگے ہو......!''

''جب کوئی لڑکی مجھ میں دلچسپی لینے لگتی ہے تو میں خود کو آپ سے ایک ہزار میل کے فاصلے پر محسوس کرتا ہوں!''

''بس تو مطمئن رہو کہ تمہاری موت کسی لڑکی ہی کے ہاتھوں واقع ہوگی اس کے علاوہ تم ایک منٹ کے لیے بھی نہیں مر سکتے!''

اچانک قدموں کی چاپ سنائی دی اور وہ دروازے کی طرف متوجہ ہو گئے کمرے میں داخل ہونے والی لسنی تھی۔اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

''مم.....میں دشواری میں پڑ گئی ہوں......!'' وہ ہانپتی ہوتی بولی۔

''کیسی دشواری......!'' فریدی نے نرم لہجے میں پوچھا!

''تین ٹورسٹ آگئے ہیں......! ریگم بالا جائیں گے.....مجھے ان کے متعلق اطلاع دینی ہوگی.....گھڑی آپ کے پاس ہے......!''

''اس میں دشواری کی کیا بات ہے!''

''کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیں گے!''

''صرف اسی حد تک کہ تم انہیں ٹورسٹوں کی آمد سے مطلع کر دو.....لیکن ٹھہرو وہ تینوں

کہاں ہیں......!''

''ہال میں......!''

''تصدیق کرآؤ......!'' فریدی نے حمید کی طرف دیکھ کر کہا۔

حمید کمرے سے نکل کر ہال میں آیا..... یہاں ایک میز کے گرد دو بھکشو اور ایک سفید فام لڑکی گفتگو میں مصروف تھے۔

ان میں سے ایک نے حمید کی طرف دیکھا اور اونچی آواز میں بولا۔

''بھائی ہمیں وہ گرم مشروب کب ملے گا.....ہم سردی سے یخ ہوئے جارہے ہیں!''

''ابھی جناب۔ جلد ہی......!'' حمید نے کہا اور پھر ان کے ساتھ والی لڑکی کو گھورنے لگا.....اس کے چہرے پر اسے عجیب سی معصومیت نظر آئی.....وہ دھیمے لہجے میں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کررہی تھی.....دونوں بھکشوؤں کے درمیان اس کا وجود بڑا پراسرار معلوم ہورہا تھا۔

بے آواز فائر

حمید نے کمرے میں واپس آکر فریدی کو رپورٹ دی.....اور فریدی نے گھڑی جیب سے نکال کر اس کا سوئچ آن کیا......!

لسلی گھڑی کے قریب منہ لے جا کر بولی......''اٹ از لسلی.....ہیلو.....ہیلو.....ہیلو......لسلی......اسپیکنگ......!''

گھڑی سے آواز آئی......''ہیلو.....لسلی......!''

''تین ٹورسٹ ریگم بالا.....دو مرد.....ایک عورت ......!تفصیل کا انتظار کیا جائے......اُوور......!''

''شکریہ لسلی......اُوور اینڈ آل......!''

لسلی نے پیچھے ہٹ کر سوئچ آف کردینے کا اشارہ کیا۔

فریدی سوئچ آف کر کے بولا.....''شکریہ لسلی.....!''

''میں پوری طرح تعاون کر رہی ہوں... جناب....! آپ کو بھی میرا خیال رکھنا پڑے گا!''

''تم بے فکر رہو......!'' فریدی نے کہا۔

لسلی واپس جانے کیلئے مڑی ہی تھی کہ حمید بولا......!''ٹھہرو......! مجھے تم پر رحم آ رہا ہے!''

''پھر تم کیا کر سکو گے میرے لئے......!'' وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

''کچن میں تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا......!''

''شکریہ....ضرور ضرور......!'' کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔

''صرف کہہ کر ہی نہ رہ جاؤ......!'' فریدی آہستہ سے بولا۔

''تو کیا واقعی......!'' حمید کی باچھیں کھل گئیں۔

''میں یہی چاہتا ہوں.....قریب رہ کر اس کی نگرانی کرو!''

''او کے۔ باس......!'' حمید نے فوجیوں کے سے انداز میں ایڑیاں بجائیں اور کمرے سے نکلا چلا آیا۔

ہال کے وسط ہی میں اس نے لسلی کو جا لیا تھا۔

''کیا واقعی تم میری مدد کرو گے......!'' اس نے حیرت سے کہا۔

''یقیناً......! وہ بے چارے کسی گرم مشروب کے لیے بہت بے چین ہیں۔''

وہ دونوں کچن میں آئے اور لسلی نے کہا......!''میں نے آج تک کسی مذہبی زائر کے ساتھ کوئی سفید فام لڑکی نہیں دیکھی!''

''وقت ضائع کر رہی ہے اپنا......!'' حمید نے لاپرواہی سے کہا۔

''وہ دونوں برما کے باشندے معلوم ہوتے ہیں!''

''لڑکی کے معاملے میں جغرافیائی حدود کوئی معنی نہیں رکھتیں.....مثال کے طور پر مجھے امریکن مردوں سے سخت نفرت ہے لیکن امریکن لڑکی کیلئے اپنے دل میں بڑی جگہ پاتا ہوں!''

''تم ایک کمیاب قسم کے سوّر ہو......!''

''مجھے تم سے ہمدردی ہے......! کیا اکرام میری نسل سے تعلق نہیں رکھتا!''

''اکرام بہت اچھا آدمی ہے......!''

''اتنا موٹا ہے کہ اچھائی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں!''

''تم خود کو کیا سمجھتے ہو.....''لسلی بھنا گئی۔

''دلکش لڑکیوں کا خادم......!''

''مجھ پر تمہارا کوئی حربہ کارگر نہ ہوگا.....میں پوری طرح اکرام کی وفادار ہوں!''

''مجھے غلط نہ سمجھو سنہری گڑیا..... میں شادی شدہ خواتین کا بہت احترام کرتا ہوں..... اور.....تم کہاں چلیں.....لاؤ یہ ٹرے مجھے دو..... میں سرو کروں گا۔''

لسلی کچھ نہ بولی اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار تھے، حمید نے کافی کی ٹرے اٹھا کر ہال کا رُخ کیا۔

میز پر ٹرے رکھتے وقت اس نے کنکھیوں سے لڑکی کی طرف دیکھا۔

''کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے......!''ایک بھکشو نے پوچھا......!

''گوشت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے......!''

''آلو.....!بھی نہیں ہے.....!''

''جا کر دیکھتا ہوں.....!''حمید نے کہا اور پھر کچن کی طرف چل پڑا۔لسلی اسٹوو پر پانی رکھ رہی تھی۔

''وہ آلو.... مانگ رہے ہیں.....!''حمید نے کہا۔

''ہمارے پاس گوشت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے!''

''بدھ بھکشو گوشت نہیں کھاتے!''

''پھر میں کیا کروں.....تم ان سے پوچھو.....! کیا وہ قیام کرنا چاہتے ہیں! انہیں ہماری دشواریوں سے آگاہ کر دینا!''

حمید پھر واپس آیا.....انہوں نے کہا کہ وہ رات کو قیام کریں گے۔

''لیکن کھانے کے لیے ہمارے پاس گوشت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔''حمید نے کہا.....!

''ہم بھنے ہوئے اناج پر بھی گزارہ کر سکتے ہیں، جو ہمارے پاس وافر مقدار میں موجود ہے.....!''ایک بھکشو بولا.....!''لیکن ہم الگ الگ کمروں میں قیام کریں گے!''

''آپ بھنے ہوئے اناج پر گزارہ کر لیں.....! لیکن یہ.....؟''حمید لڑکی کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

''میں سکون کی تلاش میں نکلی ہوں.....!'' لڑکی کی مترنم آواز حمید کے کانوں میں رس گھولنے لگی.....!''اور یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک نفس کی غلامی کی جائے..... میں بھوکی بھی رہ سکتی ہوں!''

''تہہ دل سے خوش آمدید محترمہ.....!'' حمید جھک کر بڑے ادب سے بولا۔

پھر وہ کافی پینے لگے تھے اور حمید مؤدبانہ وہیں کھڑا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد لسلی نے کاؤنٹر پر آ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور حمید کو یاد آیا کہ انہوں نے تین الگ الگ کمروں کی فرمائش کی تھی۔

اس نے یہ بات لسلی کو بتائی۔

''دیوار کٹنے کی وجہ سے ایک کمرہ تو بیکار ہو گیا.....!'' لسلی کچھ سوچتی ہوئی بڑبڑائی.....! ''دو کمرے تمہارے پاس ہیں..... ہاں....اچھا ان سے کہہ دو کہ انہیں صرف دو کمرے مل سکیں گے!''

''اوہو.....انہیں کیوں تکلیف پہنچے.....! میں اور میرا چیف ایک ہی کمرے میں رہ لیں گے....تم فکر نہ کرو!''

''جیسی تمہاری مرضی.....! لیکن اب تم وہاں ان کی میز کے قریب نہ کھڑے رہو! انہیں اگر کوئی ضرورت ہو گی تو آواز دے لیں گے!''

''اگر تم مرد ہوتیں تو اس لڑکی سے متعلق تمہارے کیا جذبات ہوتے!''

''میں اگر مرد ہوتی تو سب سے پہلے تمہیں گولی مار دیتی پھر اس لڑکی کے متعلق سوچتی۔ ویسے وہ کوئی بہت نیک لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں دل کی کھڑکیاں ہوتی ہیں نا.....کتنی معصومیت اور پاکیزگی ہے چہرے پر!''

''منہ کا مزہ بگاڑ دیا تم نے....''حمید منہ بنا کر بولا.... اتنے میں اسے فریدی صدر دروازے کی طرف جاتا دکھائی دیا.....وہ ان کی طرف متوجہ نہیں تھا لیکن تینوں نووارد چونک کر اسے دیکھنے لگے تھے۔

وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''تمہارے چیف کو اس طرح تنہا باہر نہ جانا چاہئے.....!'' لسلی آہستہ سے بولی۔

''ہزار آنکھوں سے دیکھتا ہے.....تم اس کی فکر نہ کرو!''

''بڑا عجیب آدمی ہے..... جب نرم لہجے میں گفتگو کرتا ہے تو جی چاہتا ہے کہ اس کے قدموں پر جان دے دو.....اور جب تیور بدلتا ہے تو روح لرزنے لگتی ہے!''

حمید ٹھنڈی سانس لے کر چھت کی طرف دیکھنے لگا۔

''وہ آرہا ہے.....؟''لسلی آہستہ سے بولی اور حمید نے مڑ کر دیکھا۔ ایک بھکشو اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف آرہا تھا.....! قریب پہنچ کر اس نے کہا۔

''ہماری گاڑی میں کچھ سامان ہے!''

''چلئے جناب.....! میں اٹھا لاؤں.....!'' حمید نے جلدی سے کہا اور لسلی کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ لیکن وہ اس کی طرف توجہ دیئے بغیر بھکشو کے ساتھ چل پڑا تھا۔

باہر ایک چمچماتی ہوئی مرسیڈیز کھڑی تھی.....! بھکشو نے اس کا ڈکے اٹھایا...اور حمید کو ان دو سوٹ کیسوں کو اٹھانے کا اشارہ کیا جو اس کے اندر رکھے ہوئے تھے.....!

''کیا گاڑی یہیں کھلے میں کھڑی رکھنی پڑے گی.....!'' اس نے اس وقت پوچھا جب حمید سوٹ کیسوں کو ڈکے سے نکال رہا تھا۔

''نہیں.....! ہمارے پاس گیراج بھی ہے.....!'' حمید جھک کر بولا اور دونوں سوٹ کیس لٹکائے ہوئے عمارت کی طرف چل پڑا۔

لسلی کاؤنٹر پر نہ دکھائی دی..... دونوں ٹورسٹ اپنی جگہوں پر موجود تھے.....! حمید نے سوٹ کیس ان کے قریب رکھ دیئے اور مڑ کر دیکھا۔ دوسرا بھکشو شاید باہر ہی رہ گیا تھا۔

''اور کوئی خدمت جناب!'' حمید آہستہ سے بولا۔

لڑکی سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگی.....! وہ سفید فام تھی لیکن اس کی آنکھوں میں مشرق کے گہرے سائے تھے..... پُراسرار سائے.....سائے جن کی ٹھنڈک اسے اپنی روح کی گہرائیوں میں محسوس ہوئی.....!

''جھوٹ تمہاری پیشانی پر تحریر ہے.....!''لڑکی آہستہ سے بولی۔

''سچائی کہاں ہے محترمہ.....! بس تلاش جاری رکھئے.....!'' حمید نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم مجسم سچائی ہو.....لیکن تمہیں خود کو تلاش کرنا پڑے گا.....زندگی کے اندھیرے جنگل میں گم ہو کر رہ گئے ہو!''

''پچھلے سال کچھ لوگ بن مانس کے دھوکے میں مجھے پکڑ لے گئے تھے۔''

''وہ لوگ جو حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہے ہوں۔ مسکراہٹوں کے ساحل کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔! ہوسکتا ہے تمہارا یہ جملہ دلچسپ رہا ہو.....!''

''کیا میں اور کافی پیش کروں.....!''

''بات نہ اڑاؤ..... مجھے تم سے ہمدردی ہے.....!''

''آپ کو مجھ سے ہمدردی ہونی ہی چاہئے..... کیونکہ میں اندھا ہوں انجام سامنے ہے لیکن سجھائی نہیں دیتا۔''

''بڑی سچی بات کہی تم نے..... پھر سنبھل کیوں نہیں جاتے.....!''

''بس حماقتوں کے سمندر میں غوطے کھا رہا ہوں.....لذت.....لذت، لذت.....خواہ بعد میں گردن ہی کیوں نہ کٹ جائے!''

بھکشو کے انداز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے اس گفتگو سے کوئی سروکار ہی نہ ہو۔ دفعتاً وہ اٹھا اور کچھ کہے بغیر صدر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا.....! لڑکی بدستور بیٹھی رہی.....!

نہ جانے کیوں حمید کے ذہن پر اداسی کے بادل منڈلانے لگے تھے۔

''بیٹھ جاؤ.....!'' لڑکی نے کچھ دیر بعد کہا۔

''شکریہ.....!'' وہ چونک کر بولا اور غیر ارادی طور پر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس سے بھکشو اٹھا تھا!

''کیا تم اس جگہ کے مالک ہو.....!'' لڑکی نے سوال کیا۔

''نہیں.... تمہاری ہی طرح ایک مسافر......! مالک اچانک بیمار پڑ گیا ہے......اس لیے اس کی بیوی کا ہاتھ بٹا رہا ہوں!''

''دوسروں کے کام آنا سب سے بڑی نیکی ہے۔!''

''لیکن کبھی کوئی میرے کام نہ آیا.....!''

''جھوٹ تمہاری پیشانی پر تحریر ہے.....! بہتوں نے تمہارے کام آنا چاہا لیکن تم نے ان کی پروانہ کی.....!''

''تو پھر اب مجھے کیا کرنا چاہئے.....!''

''بیزاری تمہارا مقدر بن چکی ہے....!لہٰذا ساری دلچسپیاں اپنی ہی ذات میں تلاش کرنے کی عادت ڈالو.....!تمہیں کسی دوسرے سے کبھی کوئی سکھ نہ مل سکے گا.....!''

دفعتاً لسلی نے کاؤنٹر سے ہانک لگائی.... ''کیپٹن.....!''اور لڑکی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوگئی۔

''میں ابھی آیا.....!''حمید کہہ کر اٹھا اور کاؤنٹر پر آیا.....!

لسلی آہستہ سے بولی۔''مجھے یاد آ گیا کہ میں نے اس لڑکی کو پہلے کہاں دیکھا تھا!''

حمید اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتا رہا۔

''یہ لڑکی اس قافلے میں شامل تھی.....جو واجد کے ساتھ آیا تھا!''

''اوہ.....وہی تو نہیں جس سے واجد نے بے تکی بکواس کی تھی اور بے ہوش ہو گیا تھا!''

''مجھے ایسے کسی واقعے کا علم نہیں.....!لیکن یہ لڑکی ان میں یقیناً شامل تھی۔''

''خیر.....اب تم خاموشی اختیار کرو!''

''وہ دونوں کہاں گئے؟''

''ایک باہر ہی رہ گیا تھا.....پھر دوسرا بھی چلا گیا!''

''اور تمہارا چیف بھی باہر ہی ہے.....!مجھے الجھن ہو رہی ہے!''

''فکر نہ کرو....اپنے کاموں میں لگی رہو.....ذرا اکرام کو بھی دیکھ لینا.....!''

''وہ گہری نیند سو رہا ہے!''

''میں پھر کافی کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں!''

''ابھی لائی.....!''لسلی نے کہا اور اندر چلی گئی.....حمید پھر اسی میز پر آ گیا۔

''میں نے اور کافی منگوائی ہے.....!''اس نے لڑکی سے کہا۔

''مجھے اب خواہش نہیں.....!''

''کیا تم مجھے اپنا نام بتانا پسند کرو گی!''

''ریما.....اور تم.....!''

''میں ساجد حمید ہوں.....!''

''بدھ مت سے تعلق رکھتے ہو؟''

''نہیں مسلم!''

''بدھ مت کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اسلام کا بھی مطالعہ کروں گی!''

''ضرور کرو!''

''تمہارے یہاں خدا کا کیا تصور ہے؟''

''خالق.....لاشریک.....اور مالک یوم الدّین...!''

''کیا یہ تصور تمہیں مطمئن کرتا ہے!''

''میں نے آج تک اس پر غور ہی نہیں کیا!''

''سکون چاہتے ہو تو ضرور غور کرو!''

''مجھے کبھی سکون کی خواہش نہیں ہوتی!''

''جھوٹ تمہاری پیشانی پر تحریر ہے!''

''اور تم ایک گراموفون ریکارڈ کی طرح بج رہی ہو.....!''

''غصہ آ گیا.....؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

''نہیں قطعی نہیں.....!'' حمید جواباً مسکرایا۔

''جس جملے پر غصہ آیا تھا وہی پھر دہرانا پڑے گا!''

''چھوڑو.....اس ذکر کو.....کیا یہ دونوں بھکشو برمیز ہیں!''

''ہاں...!''

''ان کلوٹوں کے ساتھ تم کچھ اچھی نہیں لگتیں.....!''

''یہ میرے استاد ہیں.....! ان سے میں بدھ ازم کا درس لے رہی ہوں۔''

''ریگم بالا کیوں جا رہی ہو.....!''

''وہاں کے بدھ مندروں کی زیارت کے لیے.....قدیم تحریروں میں پتھروں پر تراشی ہوئی بدھ تعلیمات کو حفظ کرنے.....!''

''اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا۔!''

''بے چین آدمی...... مجھے سکون کی تلاش ہے!''

''دوسرے لفظوں میں تم بھی بے چین ہو......!''

''یہی سمجھ لو.....لیکن میری بے چینی کا حاصل سکون ہی ہو گا.....!''

اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور دونوں بھکشو ہال میں داخل ہوئے.....! قریب پہنچ کر ایک بولا.....!''ہماری گاڑی گیراج میں رکھوا دو......بلا کی سردی ہے۔؟''

''کافی آ رہی ہے.....آپ لوگ ایک ایک کپ اور پیجئے.....! پھر گاڑی بھی رکھوا دوں گا.....!'' حمید نے کہا۔

دونوں بیٹھ گئے.....! لڑکی نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔

کچھ دیر بعد لسلی نے کافی کی ٹرے کاؤنٹر پر لا رکھی اور حمید اسے اٹھا لایا۔

کافی پینے کا وقفہ بھی خاموشی ہی میں گزرا تھا.....اس کے بعد حمید نے لسلی سے گیراج کی کنجی مانگی تھی۔

''ہوشیار رہنا!'' وہ آہستہ سے بولی۔''یہ لوگ وہ نہیں معلوم ہوتے، جو ظاہر کر رہے ہیں!''

''شکریہ......! میں ہوشیار ہوں!''

اس بار دونوں بھکشو حمید کے ساتھ باہر آئے تھے......! حمید فریدی کے متعلق سوچ رہا تھا۔ آخر وہ کہاں چلا گیا۔

وہ دونوں گاڑی کی طرف جا رہے تھے اور حمید کا رخ گیراج کی طرف تھا۔

وہ جھک کر قفل کھول ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے قریب ہی کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور وہ بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

''کھٹاک......!'' بھکشو کا وار گیراج کے دروازے پر پڑا......!

اس نے لوہے کی ایک وزنی سلاخ سے حمید کے سر پر ضرب لگانی چاہی تھی۔

حمید جوابی حملے کیلئے سنبھلا ہی تھا کہ دوسرے بھکشو کی آواز آئی۔''اپنی جگہ سے جنبش نہ کرنا!''

اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر حمید نے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے......!

اب پوزیشن یہ تھی کہ ایک طرف ریوالور تھا......اور دوسری طرف لوہے کی سلاخ جس کی ایک بھرپور ضرب کھوپڑی کو کئی حصوں میں تقسیم کر سکتی تھی......!

''میری کسی غلطی کی سزا اتنی بھیانک تو نہ ہونی چاہئے!'' دفعتاً حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم ہماری شاگرد کو بری نظروں سے دیکھ رہے تھے......!'' ریوالور والا غرایا۔

''کس شیطان نے ورغلایا ہے تمہیں....!میں نے تو ابھی اسے اچھی طرح دیکھا ہی نہیں ہے!''

''بکواس بند کرو......!''

''ارے تو کیا تم مجھے گولی مار دو گے......!اگر ایک بار بری نظر سے دیکھا تھا تو اب دس بار اچھی نظر سے دیکھنے کو تیار ہوں......!اتنے ظالم نہ بنو!''

ریوالور والے نے سنی ان سنی کر کے اپنے ساتھی سے کہا۔

''اسے گیراج میں بند کر دو......!لیکن یہ دیکھ لینا کہ کسی دوسری طرف سے نکل جانے کا امکان نہ رہے!''

''وہ لڑکی سکون کی تلاش میں ہے مجھے گیراج میں بند نہ کرو......!''

دفعتاً ریوالور والا چیخ مار کر اچھل پڑا.....ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

دوسرا بھکشو اس کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ حمید نے اس پر چھلانگ لگا دی....!بھکشو نے سلاخ کا سہارا لینا چاہا لیکن حمید نے ایک نہ چلنے دی۔ سب سے پہلے اس نے سلاخ ہی اس کے ہاتھ سے چھینی تھی......!لیکن وہ خود اس کے ہاتھ بھی نہ آسکی.....دونوں گتھے ہوئے برف پر گرے اور حمید بڑی پھرتی سے اس کی گردن میں قینچی ڈال کر چڑھ گیا۔ اسے اچھی طرح گھڑ لینے کے بعد وہ دوسرے بھکشو کی طرف متوجہ ہوا......!

بھکشو جہاں تھا وہیں کھڑا اداہنے ہاتھ سے بہتی ہوئی خون کی دھار کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا!

''اگر تم نے ریوالور اٹھانے کی کوشش کی تو...... ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جاؤ گے......!'' حمید نے اسے متنبہ کیا۔

وہ دم بخود کھڑا رہا۔ ادھر حمید اپنے شکار کی گردن پر سارا زور صرف کئے دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ برف میں دفن ہو کر رہ گیا تھا......!

دفعتاً اس نے ریما کی مترنم اور پرسکون آواز سنی......!''یہ کیا ہو رہا ہے!''

''سکون کی تلاش جاری ہے....؟'' حمید غرایا....''تم بھی اپنے اس گرو کا حشر دیکھ لو......اگر تم نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا.....آج آسمان سے بے آواز گولیاں برس رہی ہیں......!''

''اوہ.... یہ خون......!'' وہ دوسرے بھکشو کی طرف جھپٹی۔

بھکشو چیخنے لگا تھا..... ''یہ لوگ لٹیرے ہیں..... یہاں سے نکل چلو..... جتنی جلدی ممکن ہو..... مجھ پر بے آواز فائر ہوا تھا......!''

''کدھر سے..... کدھر سے......!'' ریما کے لہجے کا سکون غائب ہو چکا تھا۔

''پتہ نہیں......!'' وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اور پھر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''چلو..... اندر چلو..... میں ڈریسنگ کروں گی..... کیا گولی اندر رہ گئی ہے!''

''نہیں..... کھال پھاڑتی ہوئی اوپر سے گزر گئی ہے......!''

''چلو..... چلو......!''

''نہیں....!'' حمید پھر دہاڑا..... ''اب یہاں سے کوئی بھی نہ ہٹے ورنہ انجام بخیر نہ ہوگا....!''

''کیوں لٹیرے......!'' وہ اس کی طرف مڑی۔

''میں نے آج تک کسی بھکشو کے پاس ریوالور نہیں دیکھا......!'' حمید بولا......!

''تم کیا کہنا چاہتے ہو......!''

''ان دونوں نے مجھ پر حملہ کیا تھا......!''

''یہ جھوٹ ہے..... سفید جھوٹ....!'' زخمی بھکشو کراہا۔

''وہ دیکھو بائیں جانب چند قدم کے فاصلے پر اس کا ریوالور پڑا ہوا ہے..... ہاں..... اسی چھوٹے سے گڑھے میں جو برف پر نظر آ رہا ہے......!''

وہ اس طرف بڑھی ہی تھی کہ اس کے قدموں کے قریب برف اڑ کر رہ گئی۔ قدم رک گئے..... اور اس نے مڑ کر حمید کی طرف دیکھا۔

''خطرناک......!'' حمید نے وارننگ دی۔

ریما پھر آگے نہیں بڑھی تھی..... اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے۔! پھر وہ زخمی ساتھی کی طرف پلٹ گئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر عمارت کی طرف چلنے کو کہا۔

''پپ..... پہلے..... وہ......!'' زخمی بھکشو حمید کی گرفت میں آئے ہوئے ساتھی کی طرف ہاتھ اٹھا کر رہ گیا تھا۔

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے......!'' ریما بولی۔ حمید اپنے حریف کا

چہرہ برف پر رگڑے ڈال رہا تھا۔

دفعتاً اس نے پاگلوں کی طرح چیخنا شروع کر دیا..... ''چھوڑ دو، چھوڑ دو..... خدا کے لیے چھوڑ دو...... ورنہ میرا چہرہ.... مسخ ہو جائے گا......!''

پھر اس کے حلق سے بے معنی آواز نکلنے لگی تھی..... اس کے بعد سناٹا چھا گیا۔

حمید نے اسے چھوڑ کر اٹھتے ہوئے ریما کو مخاطب کیا۔

''یہ دونوں فراڈ ہیں....! تم جیسی معصوم لڑکیوں کو ان سے دور رہنا چاہئے......! میرا خیال ہے کہ انہیں میرے متعلق غلط فہمی ہوئی تھی......!''

''کچھ بھی ہو.....!'' ریما مضطربانہ انداز میں بولی......! ''یہ آدمی ہے.... اسے اس طرح برف پر نہ پڑا رہنے دو..... اٹھا کر اندر لے چلو میں سمجھنے کی کوشش کروں گی کہ یہ سب کچھ کیا ہے.....؟''

''تم کہتی ہو تو..... یہ بھی سہی......! میں تمہیں ان کے چنگل سے چھڑانے کی کوشش کروں گا......!'' حمید نے کہا اور جھک کر بے ہوش بھکشو کو ہاتھوں میں اٹھا لیا۔

دوسرے بھکشو نے دوبارہ ریوالور اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی...... چپ چاپ ان کے پیچھے چلنے لگا تھا۔

وہ ہال میں داخل ہوئے..... لسلی کاؤنٹر پر موجود نہیں تھی......! حمید نے بھکشو کو فرش پر ڈال دیا اور ان سے کہا کہ وہ وہیں ٹھہریں اور خود رہائشی کمروں کی طرف چل پڑا۔ دراصل وہ ...یہ والے کمرے سے آتشدان لینے جا رہا تھا......! جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھا..... ٹوٹی ہوئی دیوار کے راستے فریدی بھی اندر داخل ہوا۔

''بہت اچھے جا رہے ہو......!'' اس نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔

''لڑکی پر یہی ظاہر کرتے رہو کہ تم اسے ان لوگوں کے جال میں پھنسی ہوئی ایک معصوم ہستی سمجھتے ہو!''

چیخیں

حمید اوپری ہونٹ بھینچے اسے کڑوی نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔ ''مجھے اس سے کیا فائدہ پہنچے گا اور اگر پہنچنے بھی لگا تو آپ اسے سود قرار دے کر مجھے پر حرام کر دیں گے۔!''

''تم شاید آتشدان لینے آئے تھے......؟'' فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

حمید نے جھک کر آتشدان اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

''دس منٹ بعد لسلی کو یہاں بھیج دینا......!'' فریدی بولا۔

حمید رک کر اس کی طرف مڑا اور معنی خیز انداز میں مسکرا کر سوال کیا۔ ''اور دس منٹ تک آپ کیا کرتے رہیں گے.....!''

''شٹ اَپ اینڈ گٹ آؤٹ.....!''

حمید آتشدان اٹھائے ہوئے دروازے سے گزر گیا......! سامنے سے لسلی آتی دکھائی دی.....اس کا چہرہ فق ہو رہا تھا۔

''ٹھہرو.....ابھی نہیں.....دس منٹ بعد......!'' حمید نے کہا۔

''کیا مطلب.....؟'' وہ رک گئی۔

''واپس چلو.....ٹھیک دس منٹ بعد میرے چیف سے اسی کمرے میں مل لینا.....!''

''انہیں کیا ہوا ہے.....ایک زخمی ہے اور دوسرا بے ہوش۔!'' لسلی کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔

''جب تم جانتی ہو کہ ایک زخمی ہے اور دوسرا بے ہوش تو پھر کیوں پوچھتی ہو کہ.....کیا ہوا.....چلتی رہو.....!''

وہ ہال میں آئے حمید نے بے ہوش آدمی کے قریب آتشدان رکھ دیا ریما ایک سوٹ کیس کھولے بیٹھی تھی۔ اس نے اس میں سے فرسٹ ایڈ کا سامان نکالا.....اور زخمی کی مرہم پٹی کرنے لگی.....انہماک کا یہ عالم تھا جیسے دوسروں کی موجودگی فراموش کر بیٹھی ہو......!

لسلی اور حمید دوسرے کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگے۔ دفعتاً ریما ان کی طرف مڑکر بولی..... ''انہیں ان کے کمروں میں پہنچانا ہے۔''

حمید نے لسلی سے کہا..... ''تم جاکر تین کمرے ٹھیک کر دو......!'' جب وہ جانے لگی تو آہستہ سے بولا......!'' دس منٹ بعد چیف سے ملنا نہ بھولنا.....!''

ریما نے لسلی کی واپسی سے پہلے ہی زخمی کی ڈریسنگ کردی تھی اور اب بے ہوش بھکشو کے قریب آ بیٹھی تھی۔

''اکڑوں بیٹھنے سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔کرسی لے لو!'' حمید نے اس سے کہا۔

''تم نے اس نیک آدمی کے ساتھ زیادتی کی ہے......!'' وہ سنی ان سنی کر کے بولی......!'' دیکھو کب ہوش آتا ہے......!''

''میں تمہیں کس طرح یقین دلاؤں کہ میں بے قصور تھا.....اگر میرے ساتھی نے چھپ کر میری نگرانی نہ کی ہوتی تو پتہ نہیں یہ دونوں مجھے کہاں پہنچا دیتے!''

''تمہارا ساتھی کہاں ہے.....؟''

''میں نہیں جانتا......! اس وقت وہ یقیناً کسی چٹان کی اوٹ میں موجود تھا......!''

''کیا وہ ایک ماہر نشانہ باز ہے......!''

''میری دانست میں لاجواب ہے......!'' حمید بولا۔

''میرے پیروں سے صرف ایک بالشت کے فاصلے پر اس کی گولی پڑی تھی......!''

''وہ ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کو اڑا سکتا ہے.....ناک بر حال میں محفوظ رہے گی......!''

دفعتاً زخمی بھکشو کراہا......!'' میں بڑی کمزوری محسوس کر رہا ہوں، مجھے لیٹ جانا چاہئے۔''

''ہاں..... ہاں.....'' ریما اٹھتی ہوئی بولی.....'' وہ واپس آ رہی ہو گی۔''

حمید سوچ رہا تھا کہ کس طرح اسے ان دونوں سے الگ کر لے۔! اتنے میں لسلی واپس آ گئی۔

''چلو..... میں تمہیں کمرے میں پہنچاؤں گا.....!'' حمید اٹھتا ہوا بولا۔

''نہیں......! مجھے سہارے کی ضرورت نہیں......!'' بھکشو نے غصیلے لہجے میں کہا......! اور لسلی سے بولا......!'' چلو......!''

''میں اتنا نیک نہیں ہوں کہ اس عورت کو تمہارے ساتھ تنہا جانے دوں۔!'' حمید نے کہا اور لسلی کے ساتھ چلنے لگا۔

بھکشو کی آنکھیں خونخوار نظر آنے لگی تھیں لیکن اس سے کوئی غیر معمولی حرکت سرزد نہیں ہوئی تھی۔

لسلی نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور وہیں سے پلٹ گئی۔

حمید کے اندازے کے مطابق وہ فریدی سے پہلے ہی مل چکی ہو گی لہذا اب پھر ڈائننگ ہال ہی میں واپس گئی ہو گی۔

دروازے کو دھکا دے کر وہ پیچھے ہٹ آیا اور بھکشو کو اندر جانے کا اشارہ کرتا ہوا بولا......!''اب تم مجھے بتاؤ گے کہ مجھ پر حملہ کیوں کیا گیا تھا۔''

''اس کا جواب وہی دے سکے گا جو بے ہوش پڑا ہوا ہے......!'' بھکشو نے کسی چڑچڑے آدمی کی طرح نتھنے پھلائے۔

''تم لوگ آخر ہو کیا بلا.....چلو اندر چلو......!'' حمید اس کی گردن پکڑ کر دھکا دیتا ہوا بولا۔

اندر پہنچ کر بھکشو جارحانہ انداز میں پلٹا تھا......! لیکن حمید کے تیور دیکھ کر آگے نہ بڑھ سکا۔

''میں نے آج تک کسی بھکشو کے پاس ریوالور نہیں دیکھا......!'' حمید اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

''ان اطراف میں لٹ جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے!'' بھرائی ہوئی آواز میں جواب ملا۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ نیک لڑکی تمہارے اس عذر کو تسلیم کر لے گی!'' حمید طنزیہ انداز میں مسکرایا......! پھر سخت لہجے میں بولا!''ریوالور رکھنے کا اجازت نامہ ہے تمہارے پاس؟''

بھکشو کچھ نہ بولا......! تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا......!''میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی نے تم پر حملہ کیوں کیا تھا۔ صرف بات بڑھ جانے کے خدشے کے تحت میں نے ریوالور نکال کر تم دونوں کو الگ الگ کر دینا چاہا تھا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہتا تھا کہ ہنگامہ فرو ہو جائے......!''

''اچھی بات ہے......! میں اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کروں گا......!'' حمید نے کہا اور واپسی کے لیے مڑنے لگا۔

''ٹھہرو......!'' بھکشو ہاتھ اٹھا کر بولا......!'' دنیا کی ہر عورت اس لیے نہیں ہوتی کہ تباہ کر دی جائے اس کا خیال رکھنا......ورنہ تم آسمانی عذاب سے نہیں بچ سکو گے......!''

''بیٹے......! میں تو عورت ہی کو عذاب سمجھتا ہوں......! چاہے وہ آسمان سے ٹپکی ہو چاہے زمین کا سینہ چیر کر برآمد ہوئی ہو......ٹاٹا......!''

اب اس کا رخ پھر ڈائننگ ہال ہی کی طرف تھا......! وہاں پہنچا تو ریما بے ہوش بھکشو کی طرف اشارہ کر کے بولی۔ ''اسے بھی کمرے میں پہنچاؤ!''

''اس عذاب سے چھٹکارا ممکن نہیں......! آدمی چاہے کتنی ہی شیخیاں بگھارے......!'' حمید کے لہجے میں بے بسی تھی۔

''کیا مطلب......!'' ریما اسے گھورتی ہوئی بولی۔

''کچھ نہیں......!'' حمید کراہتا ہوا جھکا اور اسے پھر ہاتھوں پر اٹھا لیا۔

ریما اس کے پیچھے چل رہی تھی......زخمی کے برابر والے کمرے میں دوسرے بھکشو کو پہنچا کر اس نے اس سے کہا......!'' چلو اب تمہیں تمہارے کمرے میں پہنچا دوں......!''

''نہیں بس اب تم جاؤ......!'' پشت سے آواز آئی اور حمید بڑی پھرتی سے دروازے کی طرف مڑا......وہاں زخمی بھکشو کھڑا تھا۔

''تم یہاں کیوں آئے......!'' حمید اسے گھورتا ہوا غرایا......!

''دوبارہ تنبیہہ کرنے......!''

''دفع ہو جاؤ......! یہ سیدھی سادھی لڑکی اب تمہارے فریب میں نہیں آئے گی......!''

''ایسا نہ کہو......!'' ریما نرم لہجے میں بولی......! ''یہ دونوں میرے روحانی استاد ہیں انہیں نہایت بدترین برائیوں میں مبتلا دیکھ کر بھی میرا اعتماد متزلزل نہیں ہوگا......! میں اسے فریب نظر سمجھوں گی......!''

''تم ہمارے ملک میں مہمان ہو......! اس لیے تمہاری حفاظت مجھ پر واجب و لازم ہے۔ لہٰذا میں تمہاری طرف سے لاپروا نہیں ہو سکتا!''

''میں کہتا ہوں چلے جاؤ یہاں سے......!'' بھکشو کی آواز بلند ہو گئی۔

''میں بہرا نہیں ہوں......حلق نہ پھاڑو......!''

''میں آرام کرنا چاہتی ہوں.....!''

''ضرور کرو.....لیکن میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی تمہارے کمرے میں داخل نہ ہونے دوں گا.....! یہ میرا فیصلہ ہے.....!''

''اچھا یہی سہی.....! کسی طرح یہ بات ختم ہو.....!'' وہ طویل سانس لے کر بولی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی.....بھکشو پیچھے ہٹ گیا تھا۔! حمید ریما کے ساتھ تیسرے کمرے تک آیا.....اور اسے اندر جانے کو کہہ کر دروازہ اندر سے بند رکھنے کی تاکید کی۔

زخمی بھکشو بھی حمید کے قریب ہی موجود تھا اس نے ایک بار پھر حمید کو سمجھانے کی کوشش کر ڈالی کہ وہ ان کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔

''تم اپنی زبان بند کرو جی اور چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے جاؤ۔ میں اسے باہر سے بولٹ کروں گا.....!'' حمید جواباً غرایا۔

اب ان کے درمیان اس نئے مسئلے پر بحث شروع ہوگئی تھی۔ آخر ریما کو دخل اندازی کرنی پڑی۔

''تم آخر اتنے ضدی کیوں ہو.....!'' اس نے حمید سے پوچھا۔

''تم بھی مجھے دوسری ہی دنیا کی مخلوق معلوم ہوتی ہو.....! ارے تم نے دیکھا نہیں کہ کچھ ہی دیر پہلے انہوں نے مجھے مار ڈالنے کی کوشش کی تھی.....!''

''یقیناً وہ سب کچھ کسی غلط فہمی پر مبنی تھا.....! ہمیں بھلا اس قسم کے ہنگاموں سے کیا سروکار.....اگر ان میں سے کسی کے پاس ریوالور موجود بھی تھا تو میں اسے ایک احتیاطی تدبیر کے علاوہ اور کچھ سمجھنے پر تیار نہیں.....!''

''تم لوگ غیر ملکی ہو.....!'' حمید اسے گھورتا ہو بولا.....! ''اور ہماری حکومت کی اجازت کے بغیر اس قسم کا کوئی اسلحہ نہیں رکھ سکتے!''

''میرے پاس اجازت نامہ موجود ہے۔!'' بھکشو نے کہا۔

''بیکار بحثوں میں نہ پڑو.....!'' ریما مسکرا کر حمید سے بولی۔! ''ہمارے سوٹ کیس بھی لے آؤ.....شکریہ.....!''

''بہت اچھا محترمہ۔ لیکن پھر کہتا ہوں کہ ان دونوں خبیثوں سے ہوشیار رہنا.....!'' ریما

نے اپنے دونوں کان بند کر لیے۔ غالباً یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ ان کے لیے اس قسم کے الفاظ سننا پسند نہیں کرتی۔

حمید پھر ہال میں واپس آیا۔ لسلی سوٹ کیسوں کے قریب بیٹھی آتشدان میں دہکتی ہوئی آگ پر نظریں جمائے کسی سوچ میں غرق تھی۔

''میرے چیف سے ملی تھیں......!'' حمید نے پوچھا۔

لسلی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسے غور سے دیکھتی رہی۔

''کیوں بلایا تھا......!''

''مجھ سے اس حادثے کی اطلاع اس آدمی کو دلوائی تھی جو مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرتا ہے......!''

حمید نے طویل سانس لی اور سوٹ کیس اٹھانے لگا۔

''مجھے افسوس ہے کہ تمہیں یہ سب کچھ کرنا پڑ رہا ہے......!'' لسلی نے مغموم لہجے میں کہا!

''اگر تم اسی طرح بیٹھی افسوس کرتی رہیں تو ہم بھوکے مر جائیں گے۔ جاؤ رات کے کھانے کا انتظام کرو۔ اکرام کا کیا حال ہے......!''

''بدستور سو رہا ہے......!''

''کیا تم ان حالات کی بناء پر خائف ہو......!''

''کیا نہ ہونا چاہئے......!'' اس نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔

''جب تک ہم دونوں زندہ ہیں......! خود کو ہر طرح محفوظ سمجھو......!''

''تمہاری زندگی کا بھی کیا بھروسہ......! وہ لڑکی بہت حسین ہے؟''

''یہ اس کے والدین کا قصور ہے......مجھے الزام نہ دو......!''

اس نے سوٹ کیس اٹھائے اور چل پڑا......ریما کے کمرے کے سامنے اس کے قدم رک گئے۔ اندر سے ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے کچھ لوگ اچھل کود مچا رہے ہوں۔ ساتھ ہی ریما کہتی سنائی دی۔ ''نہیں......نہیں...... مجھے جانے دو......تم واقعی برے ہو...... بہت برے۔''

''میں تمہیں جان سے مار دوں گا......!'' بھکشو کی آواز آئی۔

پھر دروازہ ہلنے لگا..... جیسے اسے کھولنے کی کوشش کی جارہی ہو لیکن کسی وجہ سے کامیابی نہ ہو رہی ہو۔

حمید نے سوٹ کیس ایک طرف رکھ دیئے۔ اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی وہ سوچ رہا تھا۔ یہ کرنل فریدی سچ مچ جن ہی ہے جس پر بھی آ جائے..... اب یہ لوگ وہی کر رہے تھے، جو اس نے چاہا تھا..... واہ......!

دفعتاً دروازہ کھلا اور ریما اس پر آ گری......! بھکشو سامنے کھڑا ہانپ رہا تھا۔

''دیکھ لیا تم نے......!'' حمید ریما کو ایک طرف ہٹاتا ہوا بولا......! پھر بھکشو کی گردن دبوچی اور دھکے دیتا ہوا اس کو اس کمرے میں لایا..... جہاں اسے رہنا تھا۔

بستر پر دھکیلتے ہوئے حمید نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا تھا، جیسے کچا ہی چبا جائے گا۔

''اب یہیں پڑے رہو..... اور خود کو قیدی سمجھو.....!'' اس نے اس سے کہا اور پھرتی سے باہر نکل کر دروازے کو بولٹ کر دیا..... ریما اب بھی وہیں کھڑی تھی..... جہاں اسے چھوڑا تھا۔

''تت..... تم ٹھیک کہہ رہے تھے.....!'' وہ ہانپتی ہوئی بولی۔ ''میں تمہیں اچھا آدمی نہیں سمجھتی تھی..... سچ مچ..... یہ دنیا فریب نظر ہے..... اب کہاں جاؤں سکون کی تلاش میں.....!''

''سکون صرف ماں کی گود میں ملتا ہے..... یا بچے کو گود میں لے کر..... بہت تھوڑا ہے سکون کا وقفہ..... خیر تم فکر نہ کرو..... اب ہمیں اس بے ہوش خبیث کی خبر لینی چاہیے.....!''

زخمی بھکشو دروازہ پیٹ پیٹ کر چیخ رہا تھا۔ شاید اسی شور کی بناء پر لسلی وہاں دوڑی آئی تھی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے......؟'' اس نے متحیرانہ لہجے میں حمید سے پوچھا۔

''دنیا والوں کے لیے سکون بہم پہنچا رہا ہے......!''

''بتاؤ نا......؟'' وہ جھنجھلا کر بولی۔

''اس نے ریما پر بالآخر حملہ کر ہی دیا۔ میں نے فی الحال اس پاگل کتے کو بند کر دیا ہے!''

''اوہو......!'' اس نے ریما کو غور سے دیکھا......! وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہ بچا ہو۔

''تم چلو میرے ساتھ......!'' لسلی نے آگے بڑھ کر ہمدردانہ لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہال کی طرف چل پڑی۔

بھکشواب بھی چیخے جا رہا تھا......!

''خاموش رہو.....ورنہ گلا گھونٹ دوں گا......!''حمید نے دروازے پر ہاتھ مار کر کہا اور دفعتاً وہ خاموش ہو گیا......! پھر بھرائی ہوئی آواز آئی......!''سمجھوتہ کر لو......!''

''کس بات پر بھائی......!'' حمید نے پوچھا۔

''میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا کہ کیا چکر ہے......!''

''پہلے کیوں نہیں بتا دیا تھا......؟''

''تم دروازہ تو کھولو.....!''

دروازہ باہر ہی کی سمت کھلتا تھا......! حمید نے سٹکنی کھسکائی اور خود دروازے کی اوٹ میں ہوتا چلا گیا۔

بھکشو اچھل کر باہر آ چکا تھا، حمید نے بغلی ہولسٹر سے ریوالور نکال لینے میں دیر نہ لگائی۔

لیکن بھکشو تو خالی ہاتھ تھا.....اور اس کے چہرے پر خوف کے آثار بھی تھے.....!

''اوہ..... میں سمجھا تھا، شاید پھر کوئی فراڈ کرنا چاہتے ہو.....!'' حمید نے طویل سانس لے کر کہا اور ریوالور دوبارہ ہولسٹر میں ڈال دیا......!

''اس کمرے کو پھر اسی طرح بند کر دو......!'' وہ جلدی جلدی بولا......!''اور ہم دوسرے کمرے میں چلیں جہاں میرا ساتھی ہے......!''

حمید نے اس کے مشورے پر عمل کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ اس کا ساتھی اب بھی بے ہوش تھا.....بھکشو نے اس پر نظر ڈالتے ہوئے ایک طویل سانس لی اور بولا۔''میرے ساتھی کو تمہارے متعلق غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ غالباً وہ سمجھا تھا کہ تم ریما کو دوست بنانا چاہتے ہو اور ہم کسی چوتھے آدمی کا وجود برداشت نہیں کر سکتے تھے اور اب اس وقت تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے!''

''کیا مطلب......!''

''جو تم سمجھے ہو.....وہ بات نہیں تھی.....! میں اس سے یہ چھین لینا چاہتا تھا......!'' بھکشو نے اپنی جھولی سے چمڑے کا ایک تہہ کیا ہوا کرم خوردہ ٹکڑا نکالا۔ یہ بہت پرانا معلوم ہوتا تھا......!

''یہ کیا ہے......؟'' حمید نے ہاتھ بڑھایا۔

''نہیں......!'' وہ اسے دوبارہ جھولی میں ڈالتا ہوا بولا۔''پہلے اس کی کہانی سن لو ورنہ تم

اسے بھی فراڈ ہی سمجھو گے......!''

''سناؤ......!'' حمید ٹھنڈی سانس لے کر ڈھیلی ڈھالی آواز میں بولا۔

''ریما فرنچ انڈو چائنیز ہے......!فرانس ہی میں پیدا ہوئی تھی۔ وہیں پلی بڑھی اس کا باپ بدھ مت کا پیرو تھا۔ ریما کی تعلیم و تربیت اسی کے ہاتھوں میں ہوئی تھی۔ اس نے اسے بدھ مت ہی کے راستے پر ڈالا...... ریما اس کی موت کے بعد بھی اسی پر قائم رہی اور بدھ مت کے متعلق مزید ریسرچ کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا.....اسی دوران میں اس کو ایک قدیم کتاب مل گئی جسے چمڑے پر تحریر کیا گیا تھا۔ اس میں ایک خزانے کا سراغ تھا۔لیکن نقشے میں کچھ ایسی علامات تھیں جنہیں وہ سمجھ نہ پائی۔ بدھ مت کے بعض عالموں سے صرف اتنا پتہ چل سکا کہ ان علامات کا تعلق قدیم ترین مذہبی رسوم سے تھا۔ بدھ مت کے یہ عالم اتفاق سے یورپین ہی تھے۔ ان میں سے ایک نے اسے ہمارا پتہ بتایا اور کہا کہ شاید ہم اسے ان علامات کا مفہوم سمجھا سکیں.....وہ ہمارے پاس رنگون پہنچی......! ہم نے بڑی دقت سے ان علامات کو معنی پہنائے یہ علامات بتاتی ہیں کہ خزانہ ریگم بالا کے قدیم مندروں میں ایک جگہ پوشیدہ ہے......!'' وہ خاموش ہو گیا اور حمید آنکھیں پھاڑے دیکھتا رہا۔

''لیکن ہم دونوں کی مدد کے بغیر کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔'' بھکشو نے تنبیہ کرنے کے سے انداز میں ہاتھ اٹھا کر کہا۔

حمید نے تھوک نگل کر ہونٹوں پر زبان پھیری......اس کی یہ اداکاری سو فیصد حقیقت معلوم ہوئی تھی۔ پھر گہرا سناٹا طاری ہو گیا تھا۔ بھکشو اپنے بے ہوش ساتھی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔

''اب میرا سر چکرا رہا ہے۔ کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں!'' وہ حمید کی طرف مڑ کر بولا۔

''ضرور.....ضرور......چلو......!''

''ایک بار پھر سن لو......کہ ہماری مدد کے بغیر یہ قدیم نقشہ تمہارے لیے بالکل بیکار ہو گا.....لڑکی کو ہم نے وہ نہیں بتایا جو خود سمجھے ہیں صرف ریگم بالا کی نشاندہی کی ہے....!''

''میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا جس سے مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے......!''

''ذہین اور سمجھدار معلوم ہوتے ہو......!'' بھکشو کہتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔

''اگر تم میرے ساتھی کی خبر گیری کر سکو تو تمہارے لیے دولت ہی دولت ہو گی......!''

''چلو بے فکر رہو...!'' وہ اسے آگے بڑھاتا ہوا بولا۔

اپنے کمرے میں داخل ہو کر بھکشو نے کہا......!''بہتر یہی ہو گا کہ تم دروازے کو باہر سے بند کر دو......!''

''جیسا کہو......!''

''ہاں...... ہاں......یہی مناسب ہے......!'' بھکشو بولا۔

اس وقت حمید بالکل ہونقوں کی سی اداکاری کر رہا تھا۔اس نے دروازہ بند کر کے بولٹ کر دیا۔

اب ضروری تھا کہ وہ بھکشو کی کہانی ریما کو بھی سنا دیتا محض اس لیے کہ ان لوگوں کو اپنی کامیابی کا یقین ہو جائے...... غالباً ان کی اسکیم اب یہ تھی کہ لڑکی کو ان کے سروں پر مسلّط کر کے خود غائب ہو جائیں......اور انہیں یہ اسکیم مرتب کرنے کا موقع فریدی ہی نے دیا تھا!

اس نے ریما کو چرمی دستاویز کی کہانی سنائی اور پہلی بار اس کی آنکھوں میں نفرت آمیز غصے کی چنگاریاں دیکھیں۔اس کیفیت میں وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین نظر آنے لگی تھی......!

''ذلیل کمینے......سب کتے ہیں......نیکی اور سچائی کی تلاش بیکار ہے......وہ مجھے اس ویرانے میں اسی لئے لائے تھے۔انہیں ڈر تھا کہ تم کہیں مجھے اپنی طرف مائل نہ کر لو اسی لیے انہوں نے تمہیں راستے سے ہٹا دینا چاہا تھا۔اب یہ بات پوری طرح میری سمجھ میں آ گئی۔''

''تو وہ خزانہ......!''

''بالکل بکواس ہے......! مجھے بدھ مت سے متعلق تعلیمات کی اوریجنل تحریر اکٹھا کرنے کا شوق ہے......! اسی سلسلے میں برما گئی تھی۔ وہاں ان لوگوں سے ملاقات ہو گئی۔ یہ ادھر کا سفر کرنے والے تھے۔ میں نے سوچا میں بھی ان کے علمی ذخیرے سے فائدے اٹھاؤں...... ریگم بالا مندروں میں بھی بے شمار منقش تحریریں موجود ہیں....!''

''سمجھا......!'' حمید سر ہلا کر بولا...''اچھی بات ہے......! تم آرام کرو..... میں انہیں دیکھ لوں گا....! ایک تو بے ہوش پڑا ہے اور دوسرا اپنے کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا......! اسے تو قیدی ہی سمجھو......!''

حمید وہاں سے پھر ان کمروں تک آیا..... بے ہوش بھکشو اب بھی پہلی ہی سی حالت میں پڑا ہوا تھا.....! اس نے اس کے کمرے کا دروازہ بھی بند کر کے باہر سے بولٹ کر دیا۔

پھر اس نے سوچا کہ فریدی کو بھی ان حالات سے مطلع کر دینا چاہئے۔

وہ اپنے کمرے میں ملا.....اور حمید کی داستان سن کر کہنے لگا۔

''اگر وہ بھکشو نکل بھاگنا چاہیں تو انہیں نظر انداز کر دینا!''

''سوال یہ ہے کہ ہم ہی کیوں نہ ان کی گاڑی لے کر نکل بھاگیں۔ آخر ہم بھی تو اپنی جیپ ضائع کر چکے ہیں.....!''

''اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا.....!'' فریدی کچھ سوچتا ہوا بولا۔ ''لیکن ان کے ساتھ والی لڑکی ہمیں منزل مقصود تک پہنچا سکے گی.....!''

''میں دیکھتا ہوں کہ اب آپ کو بھی لڑکیوں سے کچھ کچھ دلچسپی ہو چکی ہے.....!''

''تمہاری صحبت میں خراب ہو رہا ہوں.....!'' فریدی نے لاپروائی سے کہا اور بجھا ہوا سگار سلگانے لگا۔

آہستہ آہستہ اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا.....حمید نے سوچا کہ کمروں کے لیے روشنی کا انتظام بھی ہونا چاہئے.....! لسلی تنہا ہے اس سلسلے میں بھی اس کا ہاتھ بٹایا جائے۔

ابھی وہ ہال میں پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس نے بہت ہی دلدوز قسم کی نسوانی چیخیں سنیں۔

اور ہال میں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ لسلی فرش پر پڑی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہے..... یہ اسی کی مسلسل چیخیں تھیں۔

سفر جاری رہے گا

حمید جہاں تھا وہیں رک گیا کیونکہ اس کے ساتھ ہی اس کی نظر اکرام پر بھی پڑی تھی..... وہ لسلی سے تھوڑے ہی فاصلے پر بے حس و حرکت کھڑا اسی طرح آنکھیں پھاڑ رہا تھا جیسے خود کو اپنی بیداری کا یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''تم کھڑے کیا دیکھ رہے ہو!'' دفعتاً حمید نے اسے للکارا۔!'' بڑھ کر اٹھاؤ اسے....!''

لسلی بدستور تڑپ تڑپ کر چیخے جا رہی تھی......! اکرام چندھیائی ہوئی آنکھوں سے اب حمید کی طرف دیکھنے لگا۔

''اسے کیا ہوا ہے......!'' حمید نے پوچھا۔

''مم.....میں.....کچھ نہیں جانتا..... گہری نیند سو رہا تھا......!''

''ارے.....تو دیکھو نا.....!''

اکرام لسلی کی طرف بڑھا اور جھک کر دیکھنے لگا۔ پھر اچھل کر پیچھے ہٹ آیا..... اتنے موٹے آدمی کا اس طرح اچھلنا حمید کو بڑا غیر فطری سا لگا تھا..... بالکل ایسا ہی معلوم ہوا تھا جیسے بجلی کے کرنٹ نے اسے اچھال پھینکا ہو۔

''کیا بات ہے......!'' حمید اس طرح بڑھتا ہوا بولا۔

''ریشے ریشے..... خدا کی پناہ..... انہوں نے اسے جکڑ رکھا ہے!'' اکرام ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپتا ہوا بولا۔

''کیسے ریشے..... تم ہوش میں ہو یا نہیں......!'' حمید کہتا ہوا خود لسلی کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ پشت سے فریدی کی گرج سنائی دی......!''ٹھہرو......!''

حمید الٹے پاؤں پیچھے لوٹ آیا۔

لسلی کی چیخوں کے درمیان بتدریج وقفہ بڑھتا جا رہا تھا..... بالکل ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے وہ آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہو۔

''ہٹو......! تم دونوں پیچھے ہٹ جاؤ......!'' فریدی کہتا ہوا آگے بڑھا۔

''یہ کیا ہوا..... یہ کیا ہو رہا ہے......!'' حمید نے ریما کی آواز سنی اور مڑ کر دیکھا..... وہ پیچھے کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اس سے پہلے حمید کو اس کا دھیان ہی نہیں آیا تھا اور وہ اسے وہاں دکھائی بھی نہیں دی تھی۔

''پتہ نہیں..... میں کچھ نہیں جانتا......!''

لسلی کا جسم اب آہستہ آہستہ حرکت کر رہا تھا۔ جیسے سسک رہی ہو۔

اچانک فریدی پیچھے ہٹ آیا..... اور بے بسی سے ہاتھ ملتا ہوا بڑبڑایا..... ''کچھ نہیں ہو

سکتا۔ دنیا کی کوئی قوت اسے نہیں بچا سکتی......!''

پھر حمید سے بولا......''برف......جتنی جلد ممکن ہو سکے......اس کے چاروں طرف برف کی دیواریں اٹھا دو......!''

''برف کی دیواریں......!'' حمید نے احمقانہ انداز میں دہرایا۔

''اوہ......!'' فریدی پیر پٹخ کر بولا اور تیزی سے صدر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ کیا ہے......آخر کیا ہے......!'' اکرام حمید کے شانے پر ہاتھ رکھ کر سسکیاں لیتا ہوا بولا۔

لسلی اب بالکل ساکت ہو گئی تھی۔

''میں کیا بتاؤں......!'' حمید نے کہا پھر چونک کر ریما کی طرف مڑا......وہ دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائے کھڑی تھی۔

''تم کہاں تھیں......! میں تمہیں اس کے پاس چھوڑ کر گیا تھا!''

''مم......میں اپنے کمرے سے بھنے ہوئے غلے کا تھیلا لینے گئی تھی۔ واپس آئی تو یہ......میرے خدا......آخر اسے کیا ہوا......کب تک اس طرح پڑی رہے گی......!''

حمید کچھ نہ بولا۔ اکرام نے لسلی کی طرف بڑھنا چاہا تھا لیکن حمید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''ٹھہرو......چیف نے اس سے دور رہنے کو کہا تھا......!'' اس نے جھٹکا دے کر اسے پیچھے کھینچتے ہوئے کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا......مجھے چھوڑ دو......!''

''ٹھہرو......! اگر تم سے کوئی حماقت سرزد ہوئی تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا......!'' فریدی کی آواز آئی۔

پھر وہ ان کے قریب پہنچ گیا......! وہ ایک چادر میں بہت سی برف سمیٹ لایا تھا۔ لسلی سے تھوڑے فاصلے پر اس نے وہ برف ڈال دی۔

''کیا تم پاگل ہو گئے ہو......!'' اکرام حلق پھاڑ کر چیخا اور حمید سے اپنا ہاتھ چھڑا لینے کی کوشش کرنے لگا۔

''اکرام......!'' فریدی اس کے قریب آ کر نرم لہجے میں بولا......''وہ مر چکی ہے......!''

''نہیں......؟'' اکرام حلق پھاڑ کر چیخا۔

''ہاں.....تمہیں ..... سے کام لینا چاہئے......!'' فریدی اس کا شانہ تھپک کر بولا....''اور یہ سب کچھ تمہارے شکاری دوستوں کی عنایت ہے.....اب.....اس کے گرد برف ڈھیر کرنے دو.....ورنہ موت چاروں طرف پھیل جائے گی......!''

پھر دس منٹ کے اندر اندر لسلی کی لاش کے گرد برف کی ایک ایک فٹ اونچی دیواریں نظر آئی تھیں۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے.....میری سمجھ میں تو نہیں آتا......!'' ریما حمید سے بولی۔

حمید اس کی طرف مڑا اور آہستہ سے بولا......!''میرا ساتھی موت کا ہرکارہ ہے..... جہاں اس کے قدم جاتے ہیں وہاں موت.....شادیانے بجاتی ہے......! اوہو مجھے ان لوگوں کی خبر بھی لینی چاہئے۔''

فریدی کو ہال میں چھوڑ کر وہ بھکشوؤں کے کمروں کی طرف چل پڑا۔لیکن ریما جھپٹ کر اس کا راستہ روکتی ہوئی بولی۔''وہاں نہ جاؤ.....یہ انہیں کی شیطانی قوت کا کوئی کھیل ہے!''

''اگر یہ انہیں کی حرکت ہے تو ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا......!''

''تمہیں تنہا نہیں جانے دوں گی......!''

''تمہاری مرضی......! میں تو چاہتا تھا کہ تم بدستور سکون کی تلاش میں رہو......!''

''آخر اس بیچاری عورت کو کیا ہوا......!''

حمید کچھ نہ بولا......! ریما اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

زخمی بھکشو کا دروازہ ٹوٹا ہوا ملا......! وہ کمرے میں نہیں تھا اور بے ہوش بھکشو کا دروازہ بدستور باہر سے بولٹ کیا ہوا تھا۔

''دیکھا تم نے......!'' ریما بولی۔

حمید خاموشی سے دوسرے کمرے کی طرف بڑھا..... بولٹ کھسکا کر دروازے کو دھکا دیا۔

بھکشو بستر پر موجود تھا......! لیکن حمید کو اس میں زندگی کے آثار نظر نہ آئے.....وہ آگے بڑھا، جھک کر دیکھا۔

اس کی سانس رک چکی تھی.....ایک مردہ جسم.....سیدھے کھڑے ہو کر اس نے ریما کو باہر جانے کا اشارہ کیا......! وہ دروازے کے قریب کھڑی تھی۔

''کک..... کیا بات ہے.....!'' وہ ہکلائی۔

''موت......! ایسی ہی درندوں وارداتوں کی منتظر رہو!''

حمید نے باہر نکل کر دروازہ دوبارہ بولٹ کر دیا۔

''میں اس قسم کے صدمے برداشت نہیں کر سکتی.....میرا دل ڈوب رہا ہے......!'' ریما بولی۔

''تو کیا اب تم بھی مر جانے کا ارادہ رکھتی ہو.....میں بالکل تنہا رہ جاؤں گا......!''

''مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا.....لیکن اس طرح مر جانا......!''

''خیر.....خیر.....چلو واپس چلیں مجھے اپنے ساتھی کو اس واقعے سے آگاہ کرنا ہے...!''

''وہ تمہارا ساتھی......وہ.....وہ......!''

''کیا تمہیں پسند آیا ہے......!''

''تم درندے ہو......کیا دو موتیں بھی تمہیں کچھ دیر خاموش نہیں رکھ سکتیں......!''

''موت تو میرے لیے صرف ایک تبدیلی کا نام ہے......!''

''ان چار گھنٹوں میں میں نے جتنی تعلیم حاصل کی ہے اس پر ایک عمر گزر جاتی......!''

وہ ہال میں واپس آئے..... یہاں اکرام ایک میز پر سر اوندھائے بیٹھا تھا.....اور فریدی سلمیٰ کی لاش کے قریب برف کی حد بندی سے باہر کھڑا لاش کو گھورے جا رہا تھا......!

وہ دونوں اس کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

''ایک دروازہ توڑ کر فرار ہو گیا.....اور دوسرا مر چکا ہے...!'' حمید نے اسے اطلاع دی۔

اس نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور آہستہ سے بولا۔''پہلا بھی مر چکا ہے......!''

''کیا مطلب.....!''

''گاڑی کے قریب اس کی لاش پڑی ہوئی ہے.....!''

''وہ کیسے مرا.....؟''

''بکواس مت کرو..... جا کر دیکھو گاڑی استعمال کے قابل ہے یا نہیں۔!'' ریما بت بنی ہوئی کھڑی تھی۔

حمید پھر دروازے کی طرف مڑا.....ریما نے بھی شاید اس کے ساتھ جانا چاہا تھا.....لیکن فریدی ہاتھ اٹھا کر بولا.....!''تم یہیں ٹھہرو گی.....!''

وہ رک گئی اور خوفزدہ نظروں سے حمید کی طرف دیکھنے لگی۔

''کوئی بات نہیں.... یہ مجھ سے بھی زیادہ بے ضرر آدمی ہیں۔'' حمید کہتا ہوا آگے بڑھ گیا.... دروازہ کھول کر باہر نکلا..... چاروں طرف پھیلی ہوئی برف اندھیرے میں بھی چمک رہی تھی.....اور گاڑی واضح طور پر نظر آ رہی تھی.....اس نے جیب سے ٹارچ نکالی اور گاڑی کی طرف بڑھتا رہا۔

گاڑی کے قریب اسے کوئی لاش نظر نہ آئی..... احتیاطا اس نے چاروں طرف سے گاڑی کا جائزہ لیا..... اندر ڈیش بورڈ پر اگنیشن میں کنجی موجود نہ ہونے کی بناء پر وہ اسے اسٹارٹ کر کے نہ دیکھ سکا..... وہ سوچ رہا تھا پٹرول تو اتنا موجود ہی ہوگا کہ وہ آگے جا سکیں۔ ان بھکشوؤں کی منزل ریلم بالا تھی۔ شاید ڈکے میں فالتو پٹرول بھی موجود ہو۔

اس نے ایک بار پھر بھکشو کی لاش ڈھونڈ نکالنے کی کوشش شروع کر دی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر یہ معلوم کرنے کے لیے کہ فالتو پٹرول موجود ہے یا نہیں.....! اس نے ڈکے کو کھولا اور چونک کر پیچھے ہٹ گیا.....! ٹارچ کی روشنی کا دائرہ بھکشو کی لاش پر تھا.....! سرد سی لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی..... بھکشو کی گردن سے خون بہا تھا۔ غالبًا کوئی گولی لگی تھی۔

ڈکے بند کر کے وہ ہال کی طرف چل پڑا۔

اب ریما بھی اکرام کے پاس بیٹھی نظر آئی.....اس کے چہرے پر بلا کا سوگ طاری تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے لسلی اس کی سگی بہن رہی ہو..... اکرام نے ابھی تک سر نہیں اٹھایا تھا!

حمید سیدھا فریدی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب بھی وہیں کھڑا تھا۔ لسلی کی لاش کے قریب..... دفعتاً حمید کی نظر لاش پر پڑی۔ اسکے چاروں طرف فرش پر گہرا سرخ رنگ لہریں لے رہا تھا۔ سرخ چادر سی بچھی ہوئی تھی اور اس چادر کی سطح پر عجیب سی کلبلاہٹ نظر آ رہی تھی۔

''خون.....!'' حمید نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''نہیں یہ موت کے ہرکارے ہیں.....! ہزاروں کی تعداد میں لیکن برف کی اس دیوار کو پار کر کے چاروں طرف نہیں پھیل سکتے..... دیکھو..... جھک کر ذرا قریب سے دیکھو.....!''

حمید جھکا..... اور اس کے سارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ باریک باریک سرخ ریشے کیچوؤں کی طرح کلبلا رہے تھے۔

''یہ کیا مصیبت ہے.....؟'' وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

''خشکی کی جونکیں.....امیزن کے جنگلوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی لمبائی چھ انچ سے سوا فٹ تک ہوتی ہے.....ایک جونک کے دس ٹکڑے کردو دس جونکیں تیار ہو جائیں گی..... یقین کرو.....دس الگ الگ جونکیں .....اگر آج برفباری نہ ہوگئی ہوتی تو انہیں کسی خاص جگہ پر محدود کر دینا بے حد مشکل کام ہوتا.....!''

''ان کا خاتمہ کس طرح ہوگا.....!''

''ان کی گاڑی کی ڈکے میں کئی گیلن پٹرول موجود ہے.....لیکن ان کے درمیان سے لسلی کی لاش اٹھا لینا آسان نہ ہوگا..... یہ اس وقت تک اپنے شکار کو نہیں چھوڑتیں جب تک کہ وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے۔''

''لیکن اتنی تعداد میں یہ آئیں کہاں سے.....!''

''پھر کبھی بتاؤں گا.....جتنی جلدی ممکن ہو ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے.....! میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ میں ٹیکم گڑھ یا ریگم بالا کے حکام سے رابطہ قائم کرسکوں۔ ٹرانسمیٹر جیپ ہی میں رہ گیا تھا۔ جسے وہ ساتھ لے گئے.....!''

''اور اس لڑکی کا کیا ہوگا.....!''

''یہ ساتھ رہے گی اور میں فی الحال اکرام کو بھی یہاں سے ہٹا دینا چاہتا ہوں۔ اسے بھی ساتھ لے جاؤں گا.....!''

''کیا بھکشو کو آپ نے گولی ماری تھی.....!''

''ہاں.....اس نے نکل جانا چاہا تھا.....! اس کے تھیلے میں پلاسٹک کے ایک جار میں ایسی لاتعداد جونکیں اور بھی موجود ہیں۔''

''لیکن میں تو اسے اس کے کمرے میں بند کر آیا تھا.....میرا خیال ہے کہ اس نے لسلی کی چیخیں سننے کے بعد ہی دروازہ توڑا ہوگا!''

''تمہارا خیال درست ہے.....میری دانست میں لسلی کی موت کا باعث یہ لڑکی بنی ہے.....انہیں شبہ ہو گیا تھا کہ لسلی نے راز افشاء کر دیا ہے.....!''

حمید کچھ نہ بولا......!فریدی وہاں سے ہٹ کر اکرام کے پاس جا کھڑا ہوا اور اس کے

شانے پر ہاتھ رکھ کر بے حد نرم لہجے میں بولا۔ ''یہاں اس طرح بیٹھے رہ کر ہم اس بے چاری کی تدفین کا بھی انتظام نہ کر سکیں گے..... میرے ساتھ ٹیکم گڑھ چلو.....!''

''آخر اسے ہوا کیا.....؟'' وہ سر اٹھا کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''میں نہیں چاہتا کہ تم وہ ڈراؤنا منظر دیکھو۔ جس طرح بیٹھے ہو اٹھو اور میرے ساتھ چلو!''

''میرا ذہن کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں رہا.....!'' اکرام اٹھتا ہوا بولا۔

''چلو.....!''

''ٹھہرو.....!'' ابھی بیٹھ جاؤ..... جو کچھ بھی کر رہا ہوں تمہارے لیے وہی بہتر ہے.....!'' فریدی نے کہا اور پھر حمید کی طرف پلٹ آیا۔ آہستہ سے بولا۔ ''جب ہم گاڑی میں بیٹھ جائیں تو تم ڈکے سے پٹرول کا ڈبہ نکال کر یہاں واپس آنا اور اسے لاش کے گرد انڈیل دینا..... اکرام کی موجودگی میں اگر یہ کیا گیا تو وہ وجہ پوچھے گا اور میں تفصیل میں جانے کے موڈ میں نہیں ہوں..... خاموش رہ کر سوچنا چاہتا ہوں.....!''

پھر اکرام تو اٹھ گیا تھا لیکن ریما ظاہر کر رہی تھی جیسے ان کی بات اس کی سمجھ ہی میں نہ آ رہی ہو.....! تب حمید نے آگے بڑھ کر اپنے مخصوص انداز میں اسے سمجھانا شروع کیا کہ پہلے وہ کسی محفوظ مقام پر جائیں گے اور پھر اس کے لیے بھی کچھ کریں گے۔

''ان لاشوں کا کیا ہوگا.....!'' ریما نے سوال کیا۔

''یہ ہم پر چھوڑ دو..... ظاہر ہے کہ ہم کسی آبادی میں پہنچ کر پولیس ہی سے رابطہ قائم کریں گے...!''

''میں دشواری میں پڑ جاؤں گی۔ آخر میں انہیں شیاطین کے ساتھ تو تھی۔''

''تمہیں بچائے رکھنا بھی ہماری ذمہ داری ہے.....! تم اس الجھن میں نہ پڑو، اچھی لڑکی.....!''

''میرا سوٹ کیس.....!''

''تم دونوں میرے ساتھی کے ہمراہ چلو..... میں تمہارا سوٹ کیس بھی نکال لاؤں گا...!''

وہ باہر نکلے..... لیکن حمید بھی پیچھے پیچھے چل رہا تھا..... جب وہ گاڑی میں بیٹھ گئے اس نے ڈکے اٹھائی اور پٹرول کا ٹن نکال کر پھر عمارت کی طرف مڑا۔

فریدی کی ہدایت کے مطابق ٹن خالی کرنے کے بعد وہ کمروں کی طرف آیا اور ریما کے

کمرے سے سوٹ کیس نکال کر باہر نکل ہی جانا چاہا تھا کہ کسی قسم کی آواز سن کر رک گیا.... ایسا محسوس ہوا جیسے آس پاس کوئی موجود ہو۔ آواز کو فوری طور پر کوئی معنی نہ پہنا سکا۔ لیکن خطرے کا احساس بدستور موجود تھا۔ سوٹ کیس فرش پر رکھ کر اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

چند لمحے انتظار کرتا رہا پھر سوٹ کیس کو اٹھا کر راہداری میں پھینک دیا اور خود بھی بڑی پھرتی سے راہداری میں چھلانگ لگائی۔

لیکن یہاں دونوں اطراف میں کوئی بھی نہ دکھائی دیا۔ اس نے پھر سوٹ کیس اٹھایا اور بڑی احتیاط سے قدم رکھتا ہوا ہال کی طرف چل پڑا..... یہ اور بات ہے کہ ہال میں پہنچ کر ایک لمحہ کے لیے ٹھہرے بغیر بے تحاشہ دوڑتا ہوا باہر آ گیا ہے۔ کیونکہ لسلی کی لاش پر شعلے بھڑک رہے تھے۔ گرتا پڑتا گاڑی تک پہنچا..... اور اگلی سیٹ پر گھس کر آہستہ سے بولا۔

''کسی نے پٹرول میں آگ لگا دی.....!''

''بیٹھو جلدی کرو۔!'' فریدی دوسری طرف کا دروازہ کھولتا ہوا بولا۔

اب حمید کو احساس ہوا کہ گاڑی کا انجن پہلے ہی سے جاگا ہوا تھا......! اس کے بیٹھتے ہی گاڑی حرکت میں آ گئی۔

''فرش لکڑی کا ہے پوری عمارت خاک ہو جائے گی......!'' حمید نے کہا۔ آواز سرگوشی کی حدود سے آگے نہیں بڑھی تھی۔

''یہ بھی ممکن ہے کہ برف کی دیوار اسے آگے نہ بڑھنے دے......!'' فریدی نے لاپرواہی سے کہا۔

گاڑی جیسے ہی سڑک پر پہنچ کر دائیں جانب مڑنے لگی..... بیک وقت کئی فائر ہوئے اور فریدی نے بڑی پھرتی سے بریک لگا کر اسے کسی قدر پیچھے لایا اور پھر بائیں جانب موڑتا ہوا بولا.... ''ہمیں ٹیکم گڈھ نہیں جانے دیں گے......! اچھی بات ہے... ریگم بالا ہی سہی....!''

''آپ کوشش تو کیجئے......!''

''نہیں......! بے بسی کی موت مجھے پسند نہیں......!''

''خدا انہیں غارت کرے......!'' اکرام پچھلی سیٹ سے روہانسی آواز میں بولا۔ ساتھ ہی ریما کہتی سنائی دی......!'' یہ کیا ہو رہا ہے..... یہ سب کیا ہو رہا ہے.....؟''

''فکر نہ کرو......!'' حمید بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔ ''لومڑیوں کے شکاری ہیں ہمیں لوٹنا چاہتے ہیں......!''

''احسان فراموشی..... کتوں سے بدتر۔'' اکرام کراہا۔ ''میں نے ان کے لیے کیا نہیں کیا.....اوہ لسلی..... لسلی..... میری بدنصیب لسلی......!''

اور پھر رونے لگا تھا۔ مرسیڈیز سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی اور سڑک دور تک روشنی میں نہائی ہوئی تھی......! حمید نے عقب نما آئینے میں کسی دوسری گاڑی کے ہیڈ لیمپ دیکھے۔

''کیا خیال ہے......؟'' وہ بڑبڑایا۔

''کچھ بھی نہیں بس آستین کی اس ناگن سے ہوشیار رہنا.....'' فریدی بولا۔

''خوب..... آستین کا سانپ تو سنا تھا..... ادب میں اضافہ فرما رہے ہیں جناب!''

''میں یہی چاہتا ہوں کہ تم چہکتے رہو......!''

دفعتاً حمید چونک پڑا..... اسے یاد آیا کہ جب اس نے ڈکے سے پٹرول کاٹن نکالا تھا تو اس میں بھکشو کی لاش موجود نہیں تھی۔

''وہ..... وہ لاش......!'' وہ آہستہ سے بولا۔

''کونسی لاش......!''

''میرا خیال ہے کہ جب میں نے ڈکے سے پٹرول کاٹن نکالا تھا اس وقت اس میں لاش نہیں تھی......!''

''ہمارے پہنچنے سے قبل ہی انہوں نے لاش نکال لی ہوگی......! حمید ہم چاروں طرف سے گھر گئے ہیں......! وہ دیکھو نیچے بائیں جانب....!''

حمید نے نشیب میں دیکھا..... دور آگ کی لپٹیں آسمان کو چھوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

''پورا موٹیل آگ کی لپیٹ میں ہے۔ تینوں لاشیں جل کر خاک ہو جائیں گی۔ وہ اکرام کو بھی زندہ نہ چھوڑتے.....اوہ..... تم پچھلی نشست پر چلے جاؤ۔ اکرام کو یہاں میرے پاس بھیج دو۔''

''اب آپ مجھ کو ناگن کی آستین میں پہنچانا چاہتے ہیں......!''

''ہوشیار رہنا..... شکاریوں کے خلاف ہر ثبوت کا نشان وہ مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اکرام کی طرف سے یوں غفلت برت رہے ہیں کہ لڑکی تو موجود ہی ہے اس کے لیے......!''

فریدی نے خاموش ہو کر گاڑی کی رفتار کم کر دی......! پچھلی گاڑی کی روشنی اب نظر نہیں آ رہی تھی.... غالباً اب وہ کسی پچھلے نشیب میں تھی۔

''اکرام......!'' دفعتاً فریدی اونچی آواز میں بولا۔ ''تم یہاں میرے پاس آ جاؤ۔ کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔''

''میرا دماغ قابو میں نہیں......!'' جواب ملا۔

''تم آؤ تو......!''

گاڑی رک گئی۔ حمید نے اگلی سیٹ سے اتر کر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اکرام کو نیچے اترنے میں مدد دی..... ویسے وہ مڑ مڑ کر پچھلی گاڑی کی روشنی تلاش کرتا رہا تھا۔! اکرام کو اگلی سیٹ پر بٹھا کر وہ ریما کے برابر آ بیٹھا۔

''یہ تم نے بہت اچھا کیا۔!'' ریما طویل سانس لے کر بولی۔ ''اس مظلوم آدمی کے ساتھ میرا دم گھٹ رہا تھا۔ اس کے لیے کچھ بھی تو نہیں کر سکتی!''

''میری تمباکو نوشی تمہیں گراں تو نہیں گزرے گی۔!'' حمید جیب سے پائپ نکالتا ہوا بولا۔

''نہیں......! شیشے چڑھا دو..... سرد ہوا میری ہڈیوں میں پیوست ہوتی جا رہی ہے۔ آج کا دن کتنا بھیانک تھا۔! مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کبھی اسے اپنی یادداشت سے نہ جھٹک سکوں گی۔ مجھے بتاؤ اس کی موت کیونکر ہوئی تھی....!''

''کیڑے..... خوفناک کیڑے..... ہزاروں کی تعداد میں اس کے جسم سے چمٹے ہوئے تھے..... باریک باریک ریشوں کی شکل کے کیڑے..... خدا کی پناہ.... میرے ساتھی کی ذہانت کام آئی ورنہ وہ اس کا خون چوسنے کے بعد پوری عمارت میں پھیل جاتے اور تلاش کر کے ختم کرنا مشکل ہوتا......!''

''کتنی عجیب بات ہے....! کچھ ہی دیر پہلے وہ مجھ سے ہنس ہنس کر باتیں کرتی رہی تھی.... آخر وہ کیڑے کہاں سے اس پر نازل ہوئے......!''

''میرا ساتھی کہہ رہا تھا کہ کیڑے امپورٹڈ ہیں..... یہاں ان کا وجود نہیں پایا جاتا۔''

''میری سمجھ میں نہیں آیا....!''

''بھول جاؤ.... بور ہوتے رہنے سے کیا فائدہ......!''

''ایسے انداز گفتگو نہ کرو.....اس کے متعلق......!''

پچھلی گاڑی کی روشنی پھر دکھائی دینے لگی تھی......! حمید پائپ سلگانے لگا.....ریمااپنی طرف کی کھڑکی کا شیشہ چڑھا رہی تھی۔

''تم لوگ شراب تو نہیں پیتے......!'' دفعتاً اس نے حمید سے پوچھا۔!

''اگر کوئی خوبصورت سی لڑکی ساتھ ہو تو کبھی نہیں پیتے۔ پھر ضرورت ہی نہیں محسوس ہوتی۔''

''میں تمہیں ابھی تک نہیں سمجھ سکی....!''

''ایک عمر چاہئے مجھے سمجھنے کیلئے.......میری پیدائش سے پہلے ہی سے لوگوں نے مجھے سمجھنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔''

ریما کچھ نہ بولی......! فریدی اور اکرام کے درمیان آہستہ آہستہ گفتگو ہو رہی تھی....حمید اندازہ نہ کر سکا کہ موضوع کیا ہے۔

دوسری گاڑی اب زیادہ دور نہیں معلوم ہو رہی تھی۔ حمید سوچ رہا تھا کہ فریدی گفتگو میں محو ہو کر غیر شعوری طور پر گاڑی کی رفتار کم کرتا جا رہا ہے۔

دفعتاً گاڑی کے ڈیش بورڈ سے آواز آئی۔ ''وارننگ....وارننگ گاڑی روک دو....ورنہ اگر ہم نے پہیوں پر فائر کیے تو کسی کھڈ میں جا پڑو گے......وارننگ......وارننگ......! گاڑی روکو اور اکرام کو ہمارے حوالے کر دو۔''

دفعتاً فریدی نے رفتار تیز کر دی اور اونچی آواز میں بولا۔''میں اپنی مشاقی کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں، ضرور فائر کرو۔ اکرام میری محافظت میں ہے۔ اسے کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔''

''خدا کی پناہ......!'' حمید بڑبڑایا......!''تو اس گاڑی میں ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے......! ریما ڈیئر یہ کیا قصہ ہے!''

''میں کچھ نہیں جانتی.....کچھ بھی تو نہیں۔!'' وہ روہانسی ہو کر بولی۔

''حمید محتاط رہو......!'' فریدی کی آواز آئی۔ ''ہماری اب تک کی گفتگو انہوں نے سنی ہو گی۔!'' ڈیش بورڈ سے پھر آواز آئی۔ ''ہمیں تمہاری گفتگو سے کوئی سروکار نہیں۔ اکرام کو ہمارے حوالے کر دو۔ گاڑی روکو.....ورنہ پچھتانے کے لیے زندہ نہیں بچو گے....!''

''کوشش کرو......!'' فریدی کی آواز تھی۔

''آخر..... یہ میرے دشمن کیوں ہو گئے ہیں۔!'' اکرام بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

''میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے۔ زیادہ تر ان کے کام ہی آتا رہتا تھا!''

''تم فکر نہ کرو۔ وہ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کرسکیں گے......!''

''کیا یہ سب کچھ واجد ہی کے سلسلے میں ہو رہا ہے؟''

''خدا جانے......!'' فریدی کا جواب تھا۔

پھر انہوں نے پے در پے فائروں کی آوازیں سنیں۔ حمید سوچ رہا تھا اگر اس رفتار پر کوئی ٹائر فلیٹ ہوا تو سچ مچ تباہی کا سامنا ہوگا۔

''ارے ظالمو......! ہمارے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی بھی ہے......!'' دفعتاً حمید نے بلند آواز میں کہا۔

''حمید خاموش بیٹھو......!'' فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔

''آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ فائروں کی آوازیں کیسی ہیں......! کیا پچھلی گاڑی سے فائر ہو رہے ہیں۔!'' ریما نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے!۔

''وہ ہماری گاڑی روکنا چاہتے ہیں......!'' حمید ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

''تو روک دو.....ورنہ اگر کوئی ٹائر فلیٹ ہوا تو گاڑی کسی کھڈ میں جا پڑے گی!''

''میرے ساتھی کو.....اتنی ذرا ذرا سی باتوں کی پروا نہیں ہوتی!''

''میں کیا کروں.....میں کیا کروں......!'' وہ مضطربانہ انداز میں بڑبڑائی۔

دفعتاً......! فریدی نے پھر رفتار کم کر دی......! بریک لگائے اور انجن بند کرتے ہوئے.....گاڑی سے چھلانگ لگا دی۔

حمید ''ارے ارے'' ہی کرتا رہ گیا تھا۔

اکرام کی گھگھی بندھ گئی تھی اور اس کے حلق سے بے ہنگم آوازیں نکل رہی تھیں۔

حمید کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے! فریدی اب کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔!

دفعتاً اس نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اکرام کے برابر اسٹیرنگ کے سامنے جا بیٹھا۔

اتنے میں دوسری گاڑی پیچھے آ رکی......! اور اس میں سے کسی نے گرج کر کہا۔ ''خبردار کوئی اپنی جگہ سے جنبش نہ کرے ورنہ گولی ماردی جائے گی.....!''

''ارے.....خدا....ارے مالک.....!'' اکرام بری طرح ہانپ رہا تھا۔

''مجھے بھی تو بتاؤ یہ کیا ہو رہا ہے۔!'' ریما حمید کے شانے پر ہاتھ مار کر بولی۔

''وہ تمہیں پکڑ لے جانا چاہتے ہیں!''

''کیوں.....؟ میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے!''

''بگاڑ ہی لیتیں تو اچھا تھا.....!''

اتنے میں دو آدمی ان کی گاڑی کے قریب آئے اور ایک نے گاڑی کے اندر ٹارچ کی روشنی ڈالی۔

''وہ تو نہیں ہے...؟'' اس نے اپنے ساتھی کی طرف مڑے بغیر گرج کر کہا۔! پھر حمید سے پوچھا.....!''فریدی کہاں ہے؟''

''وہ تو موٹیل میں رہ گئے تھے...!''

''بکواس ہے۔؟'' دوسرا گرج کر بولا۔

''پھر بکواس ہی ہو گی.....!'' حمید کے لہجے میں لاپروائی تھی۔

''کھینچ کر نیچے اتارلو.....!''

ٹھیک اسی وقت وہ چیخ مار کر ڈھیر ہو گیا جس نے ٹارچ سنبھال رکھی تھی۔ دوسرا آدمی اچھل کر پیچھے ہٹتا ہوا چیخا...''کیا ہے....کیا ہے؟''

لیکن اسے جواب نہ مل سکا....پھر وہ بھی کراہتا ہوا لڑکھڑایا اور ایک طرف لڑھک گیا۔

پچھلی گاڑی سے کسی کی آواز آئی ''وہ سائیلنسر لگا ہوا ریوالور استعمال کر رہا ہے۔ بھاگو...!''

پچھلی گاڑی کا انجن اسٹارٹ ہوا.....اور وہ ریورس گیئر میں ڈالی گئی۔ پھر کسی قدر ترچھی ہوئی اور مرسیڈیز کے قریب سے گزرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

ختم شد